پیش لفظ

نَحُمَدُهُ وَنُصَلِّئُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّابَعُدُفَاعُوُدُبِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطِنِ الرَّجِيْم

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحْمُنِ الرَّحِيْمِ

الله باک نے جس طرح اپنے محبوب علیہ کوسب سے معظم اور مکرم پیدا فرما یا، اسی طرح آپ کے تمام آ باؤا جداد، والدین اور خاندان کو بھی معظم ومکرم پیدافر ما یا۔ آپ علیہ کے تمام آ باؤا جدا دطیب وطاہر تھے بیعنی

شرک و گفر کی غلاظتوں سے پاک اور صاف تھے۔ آپ علیہ کے والدین مریمین بھی طیب وطاہر تھے۔موحد ،مومن اور مسلمان تھے۔

آ پ علیہ کا خاندان بڑا عالیثان خاندان ہے۔آ پ علیہ کی تمام از داج مطہرات بہت فضیلت والیاں تھیں اور پھران سے جو اولا دیں

ہوئیں، وہ بھی بہت فضیلت اور شان والی ہیں،خصوصا حضرت سیدہ خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللّٰدعنہا کے عظیم گھرانے کی گیابات ہے جسے دنیااہل

ہیت کے نام سے جانتی اور بہجانتی ہے جس گھرانے کی شان رب تعالی نے قرآن مجید میں بیان فر مائی اور آیت تطهیر نازل فر مائی جسے مولا ناحسن رضا

كشتئ نوح عليه الرحمه البيخ كلام مين يون بيان فرمات بين:

جن کی یا کی کا خدائے یاک کرتا ہے بیان

آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہلبیت

زیرنظر کتاب "وعظمت وشان اہلبیت" کے عنوان سے تحریر کی ہے جس میں شانِ اہلیبیت قرآن وحدیث کی روشنی میں،فضائل مولاعلی شیرخدا

رضى الله عنه، شان خاتون جنت حضرت بي بي فاطمه رضي الله عنها، فضائل و

منا قب امام حسن وامام حسين رضى الله عنهماا ورخصوصاامام زين العابدين ،امام بإقر، امام جعفر صادق، امام مولى كاظم، امام على رضا، امام محد تقي، امام على

المعروف على النقى ،امام حسن عسكرى اورامام مهدى رضى التعنهم اجمعين وغيرتهم

کی سیرت وعظمت مستند حوالوں کے ساتھ ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کواپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اوراس کتاب کو بوری اُمّت کے لئے نافع بنائے۔ آمین ثم آمین احقر محمد شهزاد قادری نژابی

<u>ٱۿؙڶٲڶؠۜؽؙؾؚۅٙؽؙڟڦۣڗڴؙؗؗؗؗٙؖ؞ڗٞڟڡۣؽؖڗؖٵ</u>

(سورة احزاب، آيت 33، پاره 22)

ترجمہ:اے نبی کے گھروالو!اللہ تو یہی چاہتا ہے کہتم سے ہرنا یا کی دور

1 حضرت ابوسعید خدری، حضرت انس بن ما لک، حضرت عا کشه

صدیقه اور حضرت ام سلمه رضی الله عنهم سے منقول ہے کہ اس سے مراد

حضرت على،حضرت فاطمه،حضرت حسن اورحضرت امام حسين رضى التعنهم

2.....حضرت ابن عباس اورحضرت عکرمه رضی الله عنهمانے کہا کہ اس

3حضرت ضحاک نے کہا کہاس سے مراد آپ کے اہل اور آپ کی

اور فرما یاتم سے ہرفشم کی نجاست دور فرمادے لیعنی گناہوں اور برائیوں

فرمادےاور تمہیں پاک کرکے خوب تھرا کر دے۔

☆اس آیت کی تفسیر میں تنین اقوال ہیں۔

سے مراد نبی پاک علیہ کی از واج مطہرات ہیں۔

قرآن مجيدا درشانِ اہلبيت

کشتئ دوح کی آلودگی سے حفاظت فرمائے گا اور فرمایا تم کو خوب ستھرا اور یا کیزہ

کردے، لیعنی بری خواہشات، دنیا کے میل کچیل اور دنیا کی طرف رغبت

سے تم کودورر کھے گا اور تمہارے دلوں میں بخل اور طمع نہ آنے دیے گا اور تم کو سخاوت اور ایٹارکے ذریعہ پاک اور صاف رکھے گا۔
سخاوت اور ایٹارکے ذریعہ پاک اور صاف رکھے گا۔
(النکت والعیون جلد 4، ص 400، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ،

از داج رسول بھی اہل بیت میں ہیں:

ار وارب رسوں ہی اہل ہیت میں نبی پاک علیقہ کی ازواج اہلسنت کے نزد یک اہل ہیت میں نبی پاک علیقے کی ازواج

مطہرات، آپ کی اولا داور آپ کے رشتہ دارسب داخل ہیں اور بیت سے مراد عام ہےخواہ ہیت سکنی ہویا ہیت نسب، بیت سکنی میں از واج مطهرات

داخل ہیں اور بیت نسب میں آپ علیہ کی اولا داور رشتہ دار داخل ہیں۔ حکے تا یہ وقطیمہ سیرا ہل رہیں تا کیا میں اوجو دا

ہے آ بت تطہیر سے اہل بیت کا مراد ہونا: 1.....حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ علیہ اللہ علیہ سنو اے لوگو! میں صرف ایک بشر ہوں، عنقریب میرے پاس اللہ تعالیٰ کا سفیر آئے گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا

میرے پاس اللہ تعالی کا سفیر آئے گا اور میں اس کی دعوت لوفیول کروں گا (بعنی دنیا سے رخصت ہوجا وُں گا) میں تم میں دو بھاری چیزیں جھوڑنے والا اللّٰد کی کتاب کو بکڑلواوراس کا دامن تھام لو، پھر آپ علی ہے گئاب اللّٰہ پر برا پیختہ کیا اور اس کی طرف راغب کیا اور فر ما یا دوسری بھاری چیز میرے اہل

ہیت ہیں۔ میں تم کواپنے اہل ہیت کے متعلق اللہ کی یا دولا تا ہول۔ حصین نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھااے زید! آپ علیہ کے

اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ علیہ کی از واح مطہرات آپ کی اہلبیت نہیں ہیں؟ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ علیہ کی از واج

مطہرات بھی اہلیبیت سے ہیں لیکن (اس ارشاد سورۂ احزاب آیت 33 میں) آ ب کے اہل بیت سے مراد و ولوگ ہیں جن برآ ب کے بعد صدقہ کرنا

میں) آپ کے اہل بیت سے مرادوہ لوگ ہیں جن پرآپ کے بعد صدقہ کرنا حرام ہے۔اس نے پوچھاوہ کون ہیں؟ انہوں نے کہاوہ آلِ علی، آلِ عقیل

آ لِ جعفراور آ لِ عباس ہیں۔اس نے پوچھا ان سب پرصدقہ حرام ہے؟ فرما یاہاں حرام ہے۔(صحیح مسلم حدیث نمبر 2408 ،السنن الکبری للنسائی ،

حدیث نمبر 8175) 2....حضرت الوسعید خدری ضی الله عزیر ملان کری تر ہیں کر ہے ہیں

2حضرت ابوسعيد خدرى رضى الله عنه بيان كرتے ہيں كه بيآيت ''إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُنَهِ هِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ آهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

تنظیمیگا'' حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی الله عنهم کے متعلق نازل ہوئی ہے (مسندالبز ار، حدیث نمبر 2611، تاریخ الله عنهم کے تعلق نازل ہوئی ہے (مسندالبز ار، حدیث نمبر 2611، تاریخ

الله ہم کے مسل مارک ہوئی ہے (مسکد ابنز ار بھدیت جر ۱۱ کا 20 ہماری دمشق الکبیر جلد 63،ص 66، حدیث نمبر 2611،مطبوعہ دارا حیاء التر اث كشتئ بوح العربي، بيروت 1421ھ)

الله عليلة مرروز حصرت على اور حضرت فاطمه رضى الله عنهما كے دروا زے پر

ابوالحمراء بلال بن حارث رضی الله عنه بیان کرتے ہیں که رسول

اِنَّمَا يُرِيْنُ اللَّهُ لِيُنْهِبَ عَنَكُمُ الرِّجْسَ آهُلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيُرًا

الصلاة الصلاة (نمازك لئے اٹھو) پھرية يت پڑھتے

صبح کے وقت ایک اونی منقش چادراوڑھے ہوئے باہرتشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللّدعنہ آئے تو آپ علیہ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللّدعنہ آئے اور وہ بھی ان کے

ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ علی منابقہ نے انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا پھر مولاعلی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نائبد بھی اسلم میں اللہ کا سے مطابقہ نا میں معرفی اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ معرف اللہ م

آپ نے انہیں بھی چاور میں لے لیا۔ پھر آپ علیہ نے بیر آیت پڑھی:

اے نبی کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہتم سے ہرنا پاکی دور فر مادے اور تنہ ہیں ہے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہتم سے ہرنا پاکی دور فر مادے النبی ، تنہ ہیں پاک کرکے خوب سخرا کر دے۔ (مسلم باب فضائل اہل ہیت النبی ، حدیث نمبر 2424) حدیث نمبر 2424) میں اللہ عنہ 5 ۔۔۔۔۔ حضور علیہ ہے لے پالک حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب ام المونین ام سلمہ رضی اللّٰدعنہا کے گھر حضور علیہ ہیں ہے۔ آیت ''ابے نبی کے گھر والو! اللّٰہ بہی چاہتا ہے کہتم سے ہر نایا کی دور

فرماد ہےاور تمہیں پاک کرکے خوب سخرا کردیے' نازل ہوئی تو آپ علیہ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں ڈھانپ لیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ حلیلتہ کے بیچھے تھے۔ آپ حلیلتہ نے انہیں بھی اپنے چا در میں ڈھانپ لیا۔ پھرفر مایا:اے اللہ! بیمیرے اہلیبیت ہیں۔ پس

، پ ب ہوشم کی آلودگی دورفر مااورانہیں خوب پاک وصاف کردے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے

ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہواورتم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔ (ترمذی کتاب تفسیرالقرآن، حدیث نمبر 3205) ان کی یا کی کا خدائے یاک کرتا ہے بیاں

آیت تظہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلیت

محترم حضرات! سورهٔ احزاب کی آیت نمبر 33 کوآیت تظهیر بھی کہا

کشتی دوح جاتاہے کیونکہ اس میں اہلیبیتِ اطہار کی پاکیز گی کا بیان ہے۔ دوسری طرف

جا تا ہے کیونکہاس میں اہلیبیتِ اطہار کی یا لیز کی کا بیان ہے۔دوسری طرف ایک قابلِغور ہات میکھی ہے کہ بیآ بت قرآن مجید میں اہلیبیت کی شان میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں ایک خاص عرض کرتا چلوں کہ دشمنان صحابہ

مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں ایک خاص عرض کرتا چلوں کہ دشمنان صحابہ ا پنی کتابوں میں بیہ پرو پیگنڈہ کرتے ہیں کہ موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ موجودہ قرآن میں ہے ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ نے اہلیبیت کی شان میں

موجود آیات نکال دی ہیں۔ دشمنانِ صحابہ کے مطابق اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام آیات نکال دیں تو پھر پیہ جومرکزی آیت ہے جواہل ہیت کی

شان میں ہے وہ کیسے قرآن مجید میں رہ گئی؟لہذامعلوم ہوا کہ دشمنانِ صحابہ جھوٹے ہیں۔الحمد للد قرآن مجید مکمل ہے اور آج تک بلکہ مبح قیامت تک

کوئیاس کا ایک حرف بھی نہ کم کرسکتا ہے، نہ بڑھا سکتا ہے۔ کہ رسول پاک علیستاہ کے قرابت دارکون ہیں؟

جطرت عبداللدابن عباس رضى الله عنهما سے مروى ہے كہ جب بيآيت قُلُ لَّلا ٱسْئَلْكُمْر عَلَيْهِ ٱجُرًّا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبِي نازلِ قُلُ لَّلا ٱسْئَلْكُمْر عَلَيْهِ ٱجُرًّا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبِي نازل

ہوئی توصحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ علیہ اس آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پرواجب ہے؟ تو آپ علیہ نے فر ما یا:علی فاطر اور لادر سر بیٹر (حسن حسین) (طریانی مجھرالکہ علیہ کے جار 23 س 48 م

فاطمہ اوران کے بیٹے (حسن وحسین) (طبرانی مجم الکبیر، جلد 3،ص 48، حدیث نمبر 2641، مجمع الزوا کہ جلد 9،ص 168) علمائے اُمّت فر ماتے ہیں کہ اہلِ بیت اطہار سے محبت بیرا بمان والوں پر واجب ہے لہذا ہرمسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہلیبیتِ اطہار سے

> سچی محبت وعقبدت رکھے۔ کہ میری قرابت سے محبت کرو:

﴿ ﴿ مَمْ مِنْ مِنْ الْبُنْ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ عِبَاكُهُ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهِ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهُ عِبَاكُهُ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهِ عِبَاكُهُ اللَّهُ عِبَاكُمُ اللَّهُ عِبَاكُهُ اللَّهُ عِبَاكُمُ اللَّهُ عِبَاكُمُ اللَّهُ عِبَاكُمُ اللَّهُ عِبَاكُمُ اللَّهُ عِلَالِهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَاللَّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُولُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ عَلَيْكُولُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُولُ اللّهُ اللّهُ

المَنْوُا وَ عَمِلُوا الطّٰلِحٰتِ-قُلُ لَّا ٱسْتَلُكُمْ عَلَيْهِ المَنْوُا وَ عَمِلُوا الطّٰلِحٰتِ-قُلُ لَّا ٱسْتَلُكُمْ عَلَيْهِ

اَجُرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْلِي - وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً

نَّزِ دُلَهُ فِيْهَا حُسَنًا -إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ (سورهٔ شوری آیت نمبر 23، پاره 25)

ترجمہ: یہی ہے وہ جس کی اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کوخوشخبری دیتا ہے۔تم فر مادو! میں اس پرتم سے کوئی معاوضہ طل نہیں کہ دوگر قریب کی مرجمہ میں جب بی سمام کے سرجم دسسے کی

طلب نہیں کر تا مگر قرابت کی محبت، اور جو نیک کام کرے، ہم اس کے لئے اس میں اور خو کی بڑھا دیں گے۔ بے شک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا

۔ اس آیت کے تحت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں نقل

اں ایت ہے جت امام سر الدین زاری علیہ الرحمہ سیر بیر ہیں ہی فر ماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب

آ قا كريم علي من منوره تشريف لائے اور انصار نے ديكھا كه آقا کریم علی کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے بہت سامال جمع کر کے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا اور عرض گزار ہوئے: یارسول الله علی الله علی بدولت جمیں بدایت ملی اور ہم نے گراہی سے نجات یائی۔ بیرمال آپ کی نذر ہے قبول فرمائے۔ نبی یاک علیہ نے وہ

اموال واپس فرماد ہے اور فرمایا: میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگریہ کہتم میرے قرابت داروں سے محبت کرو،اس پرقر آن مجید سورۂ شوریٰ کی آیت نمبر23 نازل ہوئی۔

شانِ اہلیت احادیث کی روشنی میں:

1:عمر میں برکت اور نعمتوں میں اضافیہ حدیث شریف = نبی پاک علیہ نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہوکہ اس

کی عمر میں برکت ہوا در اللہ پاک اے اپنی دی ہوئی نعمت سے فائدہ دیتو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے جوابیا

نه کرے گااس کی عمر میں برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا

منہ لے کرآئے (کنزالعمال،جلد 12 بس 46،حدیث نمبر 34166)

2:ایک سال کی عبادت سے بہتر

کشتی نوح

حدیث شریف = حضرت عبدالله این مسعود رضی الله عنه سے روایت

ہے کہ رسول اللہ علیہ فی نے ارشاد فرمایا: اہلِ بیت کی ایک دن کی محبت

پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جواسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت

میں داخل ہو گیا۔ (مندالفرووس جلد 2ہے 142 ،حدیث نمبر 2821)

3: شفاعت كاحصول

حدیث شریف = مولاعلی رضی الله عنه مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول یاک علیہ نے فرمایا: چاراشخاص ایسے ہیں قیامت کے دن جن کے

لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ بیرہیں) میری اولا د کی عزت و

تکریم کرنے والا اوران کی حاجات کو بورا کر نیوالا اوران کے معاملات کے لئے تگ و دوکرنے والا ، جب وہ مجبور ہوکراس کے پاس آئیں اور دل وجان

سے ان سے محبت کرنے والا۔ (كنزالعمال جلد 12 بس 100 ، حديث نمبر 34180)

4: جنت میں داخلہ

حديث شريف =حضرت عبدالله ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعاً روايت كرتے ہيں كہ نبى ياك عليہ نے فرمايا: ميں درخت ہوں اور فاطمہ اس

کے پچل کی ابتدائی حالت ہے اورعلی اس کے پھول کوئنتال کرنے والا ہے اور

5: اہلِ بیت بردرودنہ جیجنے والے کی نماز ناقص حدیث شریف = حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

حدیث شریف = حضرت ابومسعود انصاری رضی اللّدعنه سے روایت ہے کہ رسول اللّدعلیٰ نے فر مایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میر ہے

، اہلِ بیت پر درود نہ پڑھااس کی نماز قبول نہ ہوگی ۔حضرت ابومسعودانصاری رضی اللّٰدعنہ فر ماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اوراس میں حضور علیہ ہے ہیر درود

یا ک نه پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی (سنن دارقطنی ،جلد 1 ،ص 355، حدیث 6، بیہقی سنن الکبر کی جلد 2،ص 530، حدیث نمبر

(3969)

6: اہلِ بیت سے محبت پر انعام

مدیث شریف = حضرت ابورافع رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ

رسول الله عليه في خضرت على رضى الله عنه سے فر ما يا: بے شک پہلے چار انتخاص جو جنت میں داخل ہوں گے، وہ میں ،تم ،حسن اور حسین ہوں گے اور

انشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے، وہ میں ہم ،حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولا دہمارے پیچھے ہوگی (لیعنی ہمارے بعدوہ داخل ہوگی)اور ہماری کشتی نوح

ہیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (لیعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہئے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔ (طبرانی مجم الکبیر، جلد 1،ص 319، حدیث نمبر 950، مجمع الزوائد، جلد 9، ص 131)

7:سادات کے ساتھ بھلائی پرانعام

حدیث شریف = حضرت ابان بن عثمان رضی الله عنه بیان کرتے ہیں که میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کوفر ماتے ہوئے سنا کہ

حضور علیہ نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکا نا

کل (قیامت کے دن) میرے ذمہ ہے، جب وہ مجھ سے ملاقات کر ہے گا۔ (طبرانی مجم الاوسط، جلد2، ص 120، حدیث نمبر 1446)

8: اہلِ بیت سے محبت رسول اللہ علیہ کی خاطر حدیث شریف = حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ علیہ فی نے فر ما یا: اللہ تعالیٰ سے محبت کروان نعمتوں کی وجہ سے جواس نے تنہیں عطا فر مائیس اور مجھ سے محبت کرواللہ کے سبب اور

میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔ (ترمذی کتاب

كشائى دوح المناقب، حديث نمبر 3789، متدرك جلد 3، ص 162، حديث نمبر

9: اہلِ بیت سے اپنے اہلِ خانہ سے برط صر محبت

ے دریث شریف = حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیال رضی اللّٰدعنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰدعائیے نے فر مایا: کوئی بندہ اس وفت

محبوب ترنہ ہوجاؤں اور میرے اہلیبت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہوجائیں اور میری اولا داسے اپنی اولا دسے بڑھ کرمحبوب نہ ہوجائے اور

میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہوجائے (طبرانی مجم الکبیرجلد 7مبری دات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہوجائے (طبرانی مجم الکبیرجلد 7مبر 75مدیث نمبر 6416،طبرانی مجم الاوسط جلد 6،ص 59،حدیث

نمبر 5790)

10: اہلیب کی مثال کشتی نوح: حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ علیت نے فر ما یا: میر سے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی تی ہے جواس میں سوار ہو گیا، وہ نجات پا گیا جواس سے

السلام کی سسی کی سی ہے جوا آر پیچھےرہ گیاوہ غرق ہو گیا۔ كشتئ نوح

(طبراني مجم الكبيرُ جلد 12 ص 34 مديث 2388)

محترم حضرات! ان تمام احادیث کو پڑھ کر آپ نے جان لیا ہوگا کہ

اہلِ بیت سے محبت جناب رسول اللہ علیہ سے محبت ہے۔ اہلِ بیت سے

عداوت جنابِ رسول الله عليه عليه سے عداوت ہے۔ يہاں أيك خاص بات

بھی آ پ کی نذر کرتا چلوں کہ اہلِ بیت سے حقیقی محبت اس وفت کہلائے گی

جب رسول الله عليسة كم تمام اصحاب كى محمى محبت دل ميں موجود ہو، وہ تخص

مجھی بھی ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا اور نہ ہی ایمان والا ہوسکتا ہے جس کے ول میں اصحابِ رسول میں سے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی عداوت

ہو، اہلیبت اطہارا گرکشتی نوح ہیں توصحابہ کرام علیہم الرضوان ستارے ہیں،

جب تک کشتی میں بیٹھ کر ستاروں سے رہنمائی نہیں لی جائے گی ،سوار بھی بھی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ حقیقی ایمان والا وہی ہےجس کے دل میں صحابہ کرام

عليهم الرضوان اوراہلبیت اطہار علیهم الرضوان دونوں کی محبت ہو۔

تاجدارِ بریلی امام احدرضا خال محدث بریلی علیه الرحمه نے کیا خوب

اہلسنت کا ہے بیڑا یار اصحاب حضور بخم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

الل بيت اطبهار سے بغض وعداوت:

1: دوزخ میں ڈال دیاجائے گا

حدیث شریف = حضرت ابوسعید خدری رضی اللّه عنه بیان کرتے ہیں که نبی پاک علیقے نے فرمایا: اس ذات کی قشم جس کے قبضہ ٔ قدرت میں

رہ بی پات عصفہ سے مرہ یا اس دائے گا ہی نفرت نہیں کرتا مگریہ کہ اللہ تعالی میری جان ہے ہم اہلِ بیت سے کوئی آ دمی نفرت نہیں کرتا مگریہ کہ اللہ تعالی اسے دوز خ میں ڈال دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان جلد 15 مس 435، حدیث نمبر 6978، حدیث نمبر 6978)

2: يہود بول كے ساتھ جمع كيا جائے گا حديث شريف=حضرت جابر بن عبد اللّدرضي اللّه عنه بيان كرتے ہيں

گہایک دفعہ حضور علیقہ ہم سے مخاطب ہوئے ، پس میں نے آپ علیقہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے، اللہ

تعالی روزِ قیامت اسے بہودیوں کے ساتھ جمع کرے گاتو میں نے عرض گیا: پارسول اللہ علیہ اگر چہروہ نماز ، روزہ کا پابند کیوں نہ ہواور اپنے آپ کو مسلم ان گان ہی کیوں : کم تاہو؟ تو آپ عافیہ کی نے بالہ ان کا گرے وہ

مسلمان مگان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ علیہ نے فرمایا (ہاں) اگر چپہوہ

کشائی نوح نماز اور روزه کا پابند ہی کیوں نہ ہواور خود کومسلمان تصور کرتا ہو۔ (طبر انی مجم

الاوسط، جلد 4، ص 212، حديث 4002، مجمع الزوائد، جلد 9، ص 172)

3: حوض کونڑ سے دھتار دیاجائے گا

مدیث شریف = حضرت حسن بن علی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں

حدیث مریف سے معاویہ بن خدت کے سے کہا: اے معاویہ بن خدت کی جمارے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدت کی جمارے

(اہلِ بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور علیہ نے فر ما یا کہ ہم (اہلِ بیت) سے گوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر بیر کہ قیامت

(اہلِ بیت) سے لولی بھی ہیں رکھتا اور لولی حسد ہیں کرتا مکر ہیہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چا بکول سے حوشِ کوٹر سے دھنگار دیا جائے گا۔

ت را في مجم الاوسط، جلد 3، ص 39، حديث نمبر 2405، مجمع الزوائد جلد 9 ص 172)

4: حضرت على رضى الله عنه سے عداوت:

حدیث شریف = حضرت زید بن ارقم رضی الله عنه سے ایک طویل روایت کرتے ہیں کہ رسول الله علیہ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور فر مایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو بیعلی اس کا مولا ہے۔

چل بیل جس می جان سے بڑھ کراسے عزیز ہوں تو بیٹی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! جوعلی کواپنا دوست رکھتا ہے تُو اسے اپنا دوست رکھاور جوعلی سے عداوت رکھتا ہے تُو اس سے عداوت رکھ۔

، در المستوروب مرور. (طبراني معجم الكبير، جلد 5،ص 166 ، حديث نمبر 4971)

🛠 حضرت على رضى الله عنه سے عداوت رکھنے والے پروبال:

حدیث شریف = حضرت ابورافع رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ

حضور علی فی خضرت علی رضی الله عنه سے فر ما یا: اے علی! تو اور تیرے

(چاہنے والے) مددگار (قیامت کے دن)میرے پاس حوش کور پر چیرے

کی شادابی اورسیراب ہوکرآئیں گے اوران کے چہرے (نورکی وجہسے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے شمن (قیامت کے دن) میرے حوضِ

کوٹر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے

(طبراني معجم الكبير، جلد 1، ص 319، حديث نمبر 948، مجمع الزوائد، جلد 9،

محترم حضرات! آپ نے اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھے والوں کے متعلق وعیدیں رسول اللہ علیہ کی احادیث کی روشنی

میں پڑھیں۔ دورِ حاضر میں ایک ناصبی فرقہ ہے جواہلییتِ اطہار سے بغض و عداوت رکھتا ہے۔ان کے گمراہ کن عقا کدیہ ہیں:

1 اہلیبیت اطہار سے حسد دکھنا۔

2....اہلبیتِ اطہاری شان گھٹانے کی ناکام کوشش کرنا۔

3....حضرت على رضى الله عنه ہے مكمل بغض وعداوت ركھنا اور جنگ جمل کی آٹر لے کر حضرت علی رضی اللّٰدعنہ کی ذات پر تنبرا کرنا۔

4....واقعهٔ كربلاكا انكاركرنا_

5.....حضرت امام حسین رضی الله عنه پرالزام لگانا که وه کرسی کے لئے جنگ کرنے گئے تھے۔

6....حسينيت يريزيديت كوفو قيت دينا 7..... يزيد كوحضرت يزيدا ورامير المونين كهنا_

8.... يزيد كوجنتي كهنا_

9......يده خاتون جنت بي بي فاطمه رضي الله عنها پرطعنه زني كرنا_

10 نبی یا ک علیہ کی مجھاز واج مطہرات پر بے ہودہ الزامات

لگانا_

المركبي المارك بي باره امام بين؟

بإرہ امام سے مراد اہلیبیتِ اطہار کے بارہ امام ہیں۔ ہمارے نزدیک لیعنی اہلسنت کے نزویک فقہ کے چارامام ہیں جن کے نام بیرہیں: حضرت

امام اعظم ابوحنیفه، امام شافعی ، امام ما لک اورامام احمد ابن حنبل رضی الله عنهم _ اسی طرح بارہ امام بیائمہ اہلیت میں سے ہیں۔

اب سوال بیہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہیہ ہمارے بھی امام ہیں؟ تو یا درہے کہ

یہ ہمارے ہی بارہ امام ہیں۔ ہمارے ہی پیشوا ہیں اور ہماری ہی عقیدتوں کا مرکز ہیں۔ دشمنانِ صحابہ نے توصرف اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔صحابہ

كرام عليهم الرضوان كى نفرت كودل ميں ركھ كربارہ امام سے محبتوں كا حجموثا دعویٰ ان کا طریقہ ووطیرہ ہے۔

المحكياباره امام معصوم بين؟ سب سے پہلے اسلامی عقیدہ پڑھیئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور

فرشتوں کے سواکوئی بھی معصوم (یعنی جس سے گناہ ممکن ہی نہ ہو) ہے ہی نہیں ۔معصوم صرف ملائکہ اور انبیاء کرام علیہم السلام ہیں بقیہ جتنی ہستیاں ہیں ،

وہ معصوم نہیں مگررب تعالی انہیں اپنے ضل سے گنا ہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

اس عقیدے پر بوری اُمّت کا اجماع ہے چنانچہ اکابر علمائے اُمّت کے ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ کہ شبعول کا اہلیت کے معصوم ہونے کا عقیدہ:

کے شیعوں کا اہلیت کے معصوم ہونے کا عقیدہ: شیعہ فرقے کا عقیدہ ونظریہ اہلیت کے متعلق یہ ہے کہ اہلیت تمام

سیعہ قرفے کا تقیدہ و طریہ اہمبیت ہے کی بیہ ہے کہ اہمبیت ما گنا ہوں اور خطاء اجتہادی) گنا ہوں اور خطاء کی تمام اقسام سے محفوظ ہیں۔ (بشمول خطاء اجتہادی) ایک فیصل میں عربی کا کہ میں مال کیا فیقا کی الکی ایس

اور شیعہ فرتے ہیں وعویٰ کرتے ہیں کہ اہل ہیت اطہار کا فتویٰ بالکل ایسے ہی ہے جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کا فر مان ہوتا ہے یعنی جس طرح انبیاء کے

ہی ہے جیسے انبیاء کرام عیہم السلام کا فر مان ہوتا ہے بینی جس طرح انبیاء کے قول کی پیروی لازم ہوتی ہے اور انبیاء کا قول رب نغالیٰ کی طرف سے ہوتا

ہے۔(اہل ہیت کا قول بھی اسی طرح ہے) اور اہلبیت کا رسول اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونا ایسے ہی ہے جیسے وہ انبیاء تورات پرممل کرنے والے

تھے۔ 1۔ حضور داتا تا تنج بخش لا ہوری علیہ الرحمہ المتوفی 465ھ:

معتوروا ما ن به س لا بهوری علیبه الرحمه المهوی و 400 ه. "اولیاء معصوم نباشد که عصمت شرط نبوت است " (کشف الحجوب ص 242)

ر حس ہوتے ترجمہ: اولیاء (خواہ صحابہ ہوں یا اہلبیت یا دیگر) معصوم نہیں ہوتے کیونکہ عصمت (گنا ہوں سے معصوم) نبوت کے لئے شرط ہے۔ 2۔ امام سید شریف علی بن محمد الجرجانی علیہ الرحمہ المتوفی:
حضور علیہ کا ارشاد ہے کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے (اس حدیث

حضور علی کا ارشاد ہے کہ فاظمہ میر سے جلر کا گلڑا ہے (اس حدیث سے بعض بے وقوف بینا بت کرنے کی کوشش کرنے ہیں کہ جب حضور علیہ کے معصوم ہیں تو جگر کا ٹکڑا جو آ ب کے جسم سے ہے، وہ بھی معصوم ہونا جاسئے۔

معصوم ہیں توجگر کا ٹکڑا جو آپ کے جسم سے ہے، وہ بھی معصوم ہونا چاہئے۔ اس کا جواب امام سید شریف یوں دیتے ہیں۔ '' قطعی طور پرمجاز پرمحمول ہے، حقیقتاً پرنہیں'لہذ ااس سے بی بی فاطمہ

یں اللہ عنہا کا معصوم ہونا لازم نہیں آتا اور نیز ریہ بات بھی ہے کہ نبی یاک علیلیہ کی عصمت میں جو چیزیں ضروری ہیں، وہ روایتوں میں موجود یاک علیلیہ کی عصمت میں جو چیزیں ضروری ہیں، وہ روایتوں میں موجود

پاک علی کے علیہ کی عظمت میں جو چیزیں صروری ہیں، وہ روایتوں میں موجود ہیں اور بعض یعنی جزء کا تمام باتوں میں تمام احکام میں کل کے برابر ہونا ضروری نہیں ہے۔شایداس سے مرادیہ ہے کہ فاطمہ میر سے جگر کے ٹکڑیے

کی مثل ہے۔ان باتوں میں جو بھلائی اور پیار ومحبت کی طرف لوٹتی ہے۔'' (شرح مواقف جلد 8،ص 387،مطبوعہ نور بیرضو بیرلا ہور)

3_علامه عبدالعزيز برباروي عليه الرحمه:

شیعہ کا بیاعتراض کرنا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہانے فدک کا دعویٰ کیا اور ان کے لئے اہلبیت نے گواہی دی اور اہلبیت گذب اور خطاء

ہے۔ معصوم ہیں لہذاان کی گواہی دعویٰ کے برحق ہونے کی واضح دلیل ہے۔

دليل كاجواب:

اہلسنت و جماعت کےعلماءاً مّت کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے کہ

ہم اہلبیت کومعصوم عن الخطاء نہیں مانتے۔ (النبر اس ص 532، مطبوعہ

4_علامة توريشتى عليه الرحمه متوفى 661ھ:

کا دعویٰ کرنے کوعلاء کرام معمولی فتنہ شار نہیں کرتے۔اس لئے کہ بیرامام

معصوم، ایک ڈھال ہے کہ جس کوفرقۂ باطلہ (شیعہ) احکام شرع کو دور کرنے

اورمسلمانوں (صحابہ کرام) کے فیصلوں کی تو ہین کرنے اور اہلسنت کے

لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے گھڑا ہے اور بیرلفظ (عصمت یعنی معصوم) بولنا

ان لوگوں کی اپنی بنائی ہوئی من گھڑت اصطلاح ہے۔ دین کے پاسداروں

کو چاہئے کہ اپنی زبان اور اپنے کا نوں کو اس بدعت کی بلید یوں سے محفوظ

5_ بحرالعلوم علامه عبدالعلى عليه الرحمه متوفى 1225 هـ:

ہونے) پر کچھشبہات ہیں۔ان میں سے اکثر اور بڑے بڑے فضول قشم

فرماتے ہیں: شیعوں کے اس مقام (عصمت لیعنی اہلبیت کے معصوم

ركيس _(المعتقد في المنتقد ،ص192 ،مطبوعه نوربيرضوبيلا هور)

فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کےعلاوہ انسانوں میں معصومیت

سب سے پختہ ان میں سے رب تعالیٰ کے فرمان' ﴿ إِنَّمَا يُوِيْلُ اللَّهُ لِللَّهُ اللَّهُ لِللَّهُ اللَّهُ لِي اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ الللللْمُ اللللللْمُ اللللْمُ الللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ الللللللللللْمُ الللللللللللْمُ اللللللللللْمُ اللللللللللللْمُ الللللللْمُ الللللللِمُ الللللْمُ اللللللللْمُ اللللللللللللْمُ اللللللللْمُ اللللللللللللللِمُ الللل

واقع ہوئی لہذاتطہیر ثابت ہوگئ اور پلیدی اور خطاء کا دور ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ ہوگیا۔ لہ ا

دليل كاجواب:

اہلسنت اس بات کوئہیں مانتے کہ بیآ یت صرف بارہ امام اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خاص ہے بلکہ بیآ یت تمام ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے سندسی کے ساتھ بیہ بات ثابت ہے، اگر چیہ آیت مبارکہ میں ان کے علاوہ اہل بیت اطہار (از واج) بھی شامل ہیں جبیبا کہ مختار قول یہی ہے۔

، ایا بیرآیت ان شخصیات کے بارے میں نازل ہوئی جن پر صدقات حرام ہیں جیسا کہ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ پس اگرآیت

مبارکہ عصمت لیتن اہلبیت کے معصوم ہونے پرشیعہ دلیل بناتے ہیں تو پھر شیعوں کو تمام از واج مطہرات کو بھی معصوم ماننا پڑے گا اور وہ ایسا تبھی نہ

سیعوں لوتمام از وائ مطهرات لوجی مطوم ماننا پڑنے کا اور وہ ایسا جمی نہ کریں گے بینی تمام از واج کومعصوم نہیں مانیں گے کیونکہ بیران کے مذہب کشتی نوح کے خلاف ہے۔ (فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، جلد 2،ص 278، کے خلاف ہے۔ (فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، جلد 2،ص 278،

مطبوعه مکتبه رشید بیر)

6_امام سبكى عليه الرحمه:

فرماتے ہیں کہ شیعہ آیت تطہیر کو بنیاد بنا کر اہلبیت کومعصوم کہتے ہیں حالانکہ جماراعقیدہ بیہ ہے کہ اہل ہیت اطہار طیب وطاہر ضرور ہیں مگر اہلبیت

خطا (خطاءاجتها دی) ہے معصوم نہیں ہیں۔

(الابهاج شرح منهاج صفح نمبر 408) 7_امام ابلسنت امام احمد رضاخان محدث بریلی علیه الرحمه:

فرماتے ہیں کہ اجماع اہلسنت ہے۔ انسانوں میں انبیاء کرام کے سوا کوئی معصوم (گناہوں سے پاک) نہیں جو انبیاء کرام کے علاوہ کسی

دوسرے انسان کومعصوم مانے ، وہ اہلسنت سے خارج ہے۔ (فنّاوی رضویہ جلد 14 ہص 187)

8۔ حضرت بیرسیدمہر علی گولڑ وی علیہ الرحمہ: فرماتے ہیں کہ آیت تظہیر کا ہرگزیہ مطلب نہیں کہ (اہلبیت) کا پاک

قرمائے ہیں لہ ایت ہمیرہ ہر تر بیہ طلب ہیں لہ (اہمبیت) 6 پاک گروہ معصوم ہے اور ان سے کسی قشم کی خطاء کا سرز د ہونا ناممکن ہے۔ (بیہ مطلب نہیں بلکہ ان سے خطاء ہموسکتی ہے۔) كشائي نوح

(تصفيه ما بين سني وشيعه ، 46)

9_مفتى امجد على اعظمى عليه الرحمه:

فرماتے ہیں کہ معصوم ہونا (گناہوں سے پاک ہونا) انبیاء کرام اور

فرشتوں کا خاصہ ہے (یعنی ان کے سوا کوئی معصوم نہیں) اماموں کو معصوم ماننا

شیعوں کا مذہب ہے۔ (بہارشریعت جلد 1 ہس 239)

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ اسلامی عقیدے کے مطابق صرف اور

صرف انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ معصوم ہیں ،کسی دوسرے کومعصوم کہنا

ممراہی اور بے دیتی ہے۔

فضائل ومنا قب سيره خاتون جنت

حضرت بي بي فاطمه

☆ولادت:

اعلانِ نبوت سے 5 سال قبل حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش ہوئی۔ (مواہب اللد نیدمع شرح زرقانی ،جلد 4،ص 331)

القابات:

حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کئی القابات ہیں جیسے سیدہ، طبیبہ،

حضرت ني ني فاطمه رضى الله عنها كے لئى القابات ہيں جيسے سيدہ، طيب، طاہرہ، زہرا، بتول، عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، سيدۃ النساء، خيرالنساء، خاتونِ

جنت اور مخدومهٔ کا ئنات وغیره۔

آپ کی ایک خاص کنیت''ام ابیها'' بھی ہے۔(طبرانی مجمّ کبیر، جلد) 361)

کولادت کے وقت جبرائیل کی آمد: 1: نبی پاک علیہ نے ارشاد فرمایا (جب میری بیٹی فاطمہ پیدا

ہوئیں) تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: اے محمد (علیقہ) آپ کا رب فاطمہ سے محمد (علیقہ) سجدہ سیجئے تو میں کا رب فاطمہ سے محبت فرما تا ہے (اس کے شکرانے میں) سجدہ سیجئے تو میں نے سجدہ ادا کیا۔ (لسان المیز ان، جلد 3، مصر 275، مطبوعہ حیدر آباد) میں نے سجدہ ادا کیا۔ (لسان المیز ان، جلد 3، مصر 275، مطبوعہ حیدر آباد)

2: جب بی بی فاطمه رضی الله عنها کی ولادت ہوئی توحضرت جبرائیل

رب آپ علی اور آپ کی بیٹی کوسلام فرما تاہے (میزان الاعتدال، جلد 1،

ص26، مكتبة القاهره)

کر رسول الله علی کی سب سے جیموٹی شہز ادی: رسول پاک علیہ کی جارشہز ادیاں تھیں۔ حضرت بی بی فاطمہ، حضرت بی بی زینب، حضرت بی بی رقیہ اور حضرت اُم کلثوم رضی الله عنهن ۔

نتمام شہزاد بال حضرت ام المونین بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں ان میں شہزادی کونین سیدہ پاک حضرت بی بی فاطمہ رضی

الله عنهاسب سے جھوٹی تھیں (گرمر تبہ میں سب سے بلندو بالاتھیں۔) کہ رسول اللہ علیہ کی کئی صاحبزاد بال تھیں ، نبوت

قر آن مجید ہے: دشمنانِ صحابہ صرف اور صرف سیدہ پاک حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ

عنها ہی کورسول اللہ علیہ کی بیٹی مانتے ہیں جبکہ قرآن مجیدان کے اس من گھڑت عقید ہے کاردگرتا ہے۔ القرآن: وَبَنْیَتِكَ وَیْسَاّءِ الْہُوَمِینِیْنَ

مران و بلین و پساءِ الهوهِمِدِین ترجمہ: اور اپنی بیٹیول اور عور تول سے فر مادو (سور هٔ احزاب، آیت (5)

اس آیت میں جمع کا صیغہ بیان ہوا ''**و بنت** کئی '' اور اپنی بیٹیوں سے کہددو۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ علیہ کی ایک بیٹی سیدہ پاک حضرت بی بی فاظمہ رضی اللہ عنہا ہی نہیں تھیں بلکہ چارصا حبزاد بال تھیں۔ حدید نہا ہی نہیں تھیں بلکہ چارصا حبزاد بال تھیں۔

کے فضا نور سے منور ہوگئی: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تو آپ کے رخ انور

کے نور سے ساری فضا منور ہوگئ۔ (الروض الفائق، انجلس الثامن والعشر ون فی ازواج علی بن ابی طالب،ص 274)

کے فاطمہ نام رکھنے کی وجہ تسمیہ: 1: حدیث شریف = رسول اللہ علیہ فیصلے نے ارشاد فرمایا کہ اس (لیعنی

میری بیٹی) کا نام فاطمہ اس کئے رکھا گیا کیونکہ رب تعالیٰ نے اس کواور اس سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے آزاد کیا ہے (کنز العمال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی، جلد 12 مس 50، حدیث 34222)

 نے اس کی اولا دکودوزخ پرحرام فر مادیا ہے۔(متدرک جلد 4،ص 135، حدیث 4779)

ال کے پیٹ میں کرامت:

جب کفار نے معجز وشق القمر (چاند کے دوٹکڑ ہے کرنے) کا مطالبہ کیا، میں حصر مدینہ سے ضمی لاڑ عنہ العمل سے تنقیل میں مدینہ سے ضمی لاڑ عنہ ا

ان دنول حضرت خدیج رضی الله عنها امید سے تھیں ۔ سیدہ خدیج رضی الله عنها منابعہ میں اللہ عنها اللہ عنها اللہ عنها اللہ عنها اللہ عنها اللہ عنها

نے فرمایا: وہ کتنا ذکیل ورسوا ہے جس نے ہمارے آ قاومولا علیہ کو جھٹلا یا۔ میں متاللتہ میں سے بریز نبی و سول ہیں تو میں ویا کی حضہ تاری کی فاطمہ

آپ علی اللہ عنہا نے مال کے ببیٹ میں ندادی ''اے ای جان! آپ غمز دہ نہ رضی اللہ عنہا نے مال کے ببیث میں ندادی ''اے ای جان! آپ غمز دہ نہ

رضی القدعنہا نے مال نے ببیٹ میں ندادی شائے ای جان! اپ عمز دہ نہ ہوں، بے شک رب تعالی میرے بابا کا مددگار ہے۔ (الروض الفائق،

المجلس الثامن والعشر ون في از واج على بن ابي طالب بص 274) محبلس الثامن والعشر ون في از واج على بن ابي طالب بص 274)

کے حیض ونفاس سے پاک: فری ایسول اللہ علیہ فرف ان میری بیٹی فاطر از اڈ

حدیث شریف = رسول الله علیه فی نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ انسانی

شکل میں حوروں کی طرح حیض ونفاس سے پاک ہے۔(کنز العمال، کتاب الفضائل فضل اہل ہیت، جلد 12 ،ص 50، حدیث 34221)

کے حضور علی ہے کے سب سے زیادہ مشابہ: من میں میں ایک میں اس میں میں میں میں میں میں ایک میں

حديث شريف = حضرت ام المونين عائشه صديقه رضى الله عنها فرماتي

ہیں کہ میں نے چال ڈھال،شکل وشاہت اور بات چیت میں فاطمہ عفیفہ سے بڑھ کرکسی کو سرور کو نین علیہ کے مشابہ ہیں دیکھا اور جب بی بی فاطمہ رضی اللّہ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو تیں تو آپ علیہ ان کے استفال

رضی اللہ عنہا ہارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو آپ علیہ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے ، ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب سرورِ کونین علیہ تشریف لے جاتے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اس طرح

سرورِ کوئین علی اللہ عنہا اس طرح کے جاتے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اس طرح کے رتبی (یعنی استقبال کے لئے تعظیماً کھڑی ہوجا تیں، دستِ پاک کو بوسہ دینیں اورا پنی جگہ بٹھا تیں)۔(ابوداؤ دحدیث 5217)

ریین اورا پن جله به هاین) ـ (ابوداو دحدیث ۱۱ عن) مولا کی رضا: الله عنها کی رضا میں مولا کی رضا:

عدیث شریف = حضرت مولاعلی رضی اللد عنه سے روایت ہے کہ نبی ماللہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فر مایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری

ناراضگی پرناراض ہوتا ہےاور تیری رضا پرراضی ہوتا ہے(متدرک جلد 3، ص 173، حدیث نمبر 4751، طبر انی مجم کبیر، جلد 1 ص 108، حدیث ۲۹۵۷

کے فاطمہ رضی اللہ عنہا میر ہے جسم کا ٹکڑا ہے: حدیث شریف = حضرت مسرورین مخر مدرضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کدرسول الله علی نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری ٹہنی ہے جس چیز سے

اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچی ہے۔ (مندامام احمد

ابن حنبل، جلد 4،ص 332، حدیث 1347، منندرک جلد 3،ص 168، اس حدیث شریف کو بنیاد بنا کرصحابه کرام ملیهم الرضوان کے دشمن کہتے

ہیں کہ حضور علیت کے وصال کے بعد جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہانے حضرت ابو بکرصد بق رضی الله عنه ہے باغ فدک کا مطالبہ کیا توحضرت ابو بگر

صدیق رضی الله عنه نے اُنہیں صاف منع کردیا جس سے سیدہ فاطمہ رضی الله عنها كوتكليف ببنجي اورسيره فاطمه رضى الله عنها كوتكليف دينانبي بإك عليسة كو تكليف ديناہے۔

اس اعتراض کامکمل جواب میری کتاب "صحابه کرام کی حقانیت" کے صفح نمبر 46 تا82 پرتفصیل سے دیا گیا ہے، وہ تحریر وہال ضرور پڑھیئے،ان

شاءاللدا يمان تازه بوجائے گا۔

كر حضور عليك في محبوب بهستيال: حدیث شریف = حضرت جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھو پھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر موا اور بوجها: نبي پأک عليه كوكون زياده محبوب نها؟ ام المونين حضرت

عائشه رضى الله عنها نے فرمایا واطمه رضى الله عنهاعرض كيا كيا: مردول میں سے (کون زیادہ محبوب تفا؟) فرمایا: ان کے شوہر (مولاعلی رضی اللہ عنہ) جہاں تک میں جانتی ہوں، وہ بہت زیادہ روز ہے رکھنے والے اور راتوں کوعبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، حديث 3874، متدرك جلد 2، ص 171، حديث 4744)

اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقه رضی الله عنها کی زبانی حضرت سیدہ فاطمہ اور مولاعلی رضی اللہ عنہا کی شان بیان کی گئی ہے۔ دشمنان صحابہ

میشها ز ہرلوگوں کو دیتے ہیں کہ حضرت عائشہرضی اللہ عنہا حضرت بی بی فاطمہ اورمولاعلیٰ رضی اللہ عنہ کو بسندنہیں کرتی تھیں بلکہ ان سے بغض رکھتی تھیں

(معاذ الله) بیرحدیث شریف انہیں جھوٹا ثابت کررہی ہے کیونکہ اگر حضرت عا ئشەرضى اللەعنها كے دل میں ذرہ برابر بھى مولاعلى شير خدا اورسيدہ پاک كا

بغض ہوتا تو بھی بھی اس طرح ان ہستیوں کی شان وعظمت ا جا گرنہ کرتیں۔ المسفر سے واپسی پر پہلے سیدہ کے گھر:

حدیث شریف = حضور علیت کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی الله عنه نے فرما یا کہ حضور علیہ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعدجس سے گفتگوفر ما کرسفر پرروانہ ہوتے۔وہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہونیں اور سفر سے واپسی پرسب سے پہلےجس کے

كشتئ نوح

یاس تشریف لاتے، وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔

🖈 سیده بیاری اور تم عزیز هو:

(ابوداؤ دحديث 4213،مندامام احمدا بن عنبل، جلد 5،ص 275)

حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

رسول الله عليسة كى بارگاه ميں مولاعلى رضى الله عنه نے عرض كيا: يارسول

الله عليه الله عليه المرحضرت فاطمه ميں ہے كون زيادہ محبوب ہے؟ آ پ سالی نے فرمایا: فاطمہ مجھےتم سے زیادہ پیاری ہے اور تم میرے

نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔ (طبرانی مجم اوسط جلد 7،ص 343،

حديث 7675، مجمع الزوائد، جلد 9، ص 173)

اس حدیث شریف کے را دی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اگر (معاذ الله) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت مولاعلی اور

حضرت بی بی فاطمه اوراہلیب اطہار رضوان علیهم اجمعین کی نفرت ہوتی تو کیا وہ اس حدیث شریف کوروایت کرتے؟ ہرگزنہیں کرتے ۔لہذامعلوم ہوآ کہ

اصحاب رسول ، اہلبیتِ اطہار سے محبت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بكرصد بق رضى الله عنه فرمات بين كه مجھے رسول الله عليہ کا بستر ، چیڑے کا دستر خوان ، چیڑے کا تکبیجس میں تھجور کے پتے بھرے

ہوئے تھے۔ پانی کے لئے ایک مشکیزہ ادر کوزہ (لیعنی مٹی کا آب خورہ) اور نرم اون کا ایک پردہ خریدا (بیسیدہ پاک بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہز تھا۔)

پھر میں، حضرت سلمان فارس اور حضرت بلال رضی اللہ عنہانے تھوڑا تھوڑا کرکے بیرسامان اٹھالیا اور آپ علیہ کی خدمت میں حاضر کردیا۔ حدید ہے۔ عالیہ نے دو مکھا توں وی نہ لگہاور آ سان کی طرف ڈگاواٹھا کر

جب آپ علی فی نے دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر عرض کی: اے مالک ومولا! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شعار (یعنی طریقہ) ہی تجھ سے ڈرنا ہے (الروض الفائق، المجلس الثامن

والاربعون، ص 275)

🖈 شادی کی رات دعا:

حدیث نثریف = حضرت بریده رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول الله علیقی نے مولاعلی رضی الله عنه اور سیره فاطمه رضی الله عنها کی شادی کی

رات مولاعلی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ علی نے پانی منگوایا،اس سے وضو کیا پھر مولاعلی رضی اللہ عنہ پر پانی

ڈال کرفر مایا: اے مالک ومولا!ان دونوں کے تن میں برکت اور دونوں پر

☆شادی کی چہلی رات عبادت:

(سنن الكبرى جلد 6، ص 76، حديث 10088)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصتی کے بعد جب رات کا اندھیرا جھا یا تو آپ رضی اللہ عنہارونے لگیں۔حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ نے بوچھا:اپ

تمام عورتوں کی سردار! کیاتم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شو ہراورتم میری زوجہ ہو؟ کہنے گئیں'' میں کیونکر راضی نہ ہوں گی' آپ تو میری رضا بلکہ

اس سے بھی بڑھ کر ہیں ، میں توا بنی اس حالت ومعاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر ہیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا'' آج میراعزت وفخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند

ہے۔ آج رات ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہوکرعبادت کریں گے کہ وہی عبادیت کازیاد وحق رکھتا ہے۔

کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہوکر بوری رات رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے (الروض الفائق، الجبلس والثامن

> والا بعون ص278) ﷺ شادی کے بعد سیرہ سے بوچھا:

کشتی دوح مولاعلی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک انتہائی ٹھنڈی اور شدید سرد صبح مسالله بیم

مولاتی رسی اللہ عنہ فرمائے ہیں کہ ایک انتہای مصندی اور شدید ترمردن رسول اللہ علیہ میں دعائے میں دعائے رسول اللہ علیہ میں دعائے میں دعائے خیر سے نواز ااور پھر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے تنہائی میں یو جھا:

حیر سے توازا اور چرخضرت کی کی فاظمہ رضی اللہ عنہا سے تنہائی میں پوچھا: اے میری بیٹی! تونے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ جواب دیا" وہ بہترین شوہر ہیں''

ہیں'' پھرآپ علی نے مولاعلی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ارشا دفر ما یا: اپنی زوجہ سے نرمی سے پیش آنا، بے شک فاطمہ میر سے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے دکھ

دے گی، مجھے بھی دکھ دے گی اور جو اسے خوش کرے گی، مجھے بھی خوش کرے گی۔ میں تم دونوں کو اللہ پاک کے سپر دکرتا ہوں اور تم کو اس کی

حفاظت میں ویتا ہوں۔ اس نے تم سے نایا کی دور کردی اور تمہیں یاک کر سے خوب تفرا کردیا۔ مولاعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ یاک کی قشم! اس حکم رسول کے

بعد میں نے نہ تو بھی حضرت فاطمہ پر غصہ کیا اور نہ ہی کسی بات پر انہیں نا ببند کیا۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے ان کوا پنے پاس بلالیا، بلکہ وہ بھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہوئیں اور نہ ہی کسی بات میں میری نافر مانی کی اور جب بھی ان کودیکھتا تو وہ میر سے دکھ در د دور کرتی دکھائی دیتیں۔

(الروض الفائق ، الجلس الثامن والا برعون ، ص278)

🖈 سیرہ کے ذمہ گھریلوکام:

حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ

نے امورخانہ داری (مثلا چکی پینے، جھاڑودینے ، کھانا پکانے کے کام وغیرہ) ا بنی بیٹی سیدہ فاطمہ کے سپر دفر مائے اور گھر سے باہر کے کام (مثلا بازار سے

سودا سلف لانا، اونٹ کو پانی بلانا وغیرہ) مولاعلی رضی اللہ عنہ کے ذمہ

(مصنف ابن الي شيبه، كمّاب الزبد، جلد 8، ص157 ، حديث 14)

🖈 غلام كي جُكُه نيج فاطمه عطاكي:

حدیث شریف = مولاعلی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت فاطمه رضی الله عنها رسول الله علیه کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس

تکلیف کی شکایت کرنے جوان کے ہاتھ کو چکی سے پہنچی تھی ،انہیں جب خبر ملی تھی کہ رسول اللہ علیہ کے پاس غلام آئے ہیں۔ انہوں نے رسول

الله عليه ونه يا يا توحضرت عائشه رضى الله عنها عن قصه عرض كيا: فرمات ہیں کہرسول اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم بستر پکڑ چکے تھے

تو ہم الحصنے لگے تو فرمایا: اپنی جگہ رہو، تشریف لائے میرے اور حضرت

فاطمه رضی الله عنها کے درمیان بیٹھ گئے۔حتی کہ میں نے رسول الله علیہ

کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پرمحسوس کی ،فر مایا: میں تمہیں تمہار ہے سوال سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ جب تم اپنے بستر لوتو، 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتنبہ الحمدللداور 34 مرتنبہ اللہ اکبر پڑھاو۔ بیتمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، جلد 1،ص 446، حدیث

🖈 سيره کي غربت:

رسول الله عليه ايك دن سيره فاطمه رضى الله عنها كے گفر تشريف لائے اورسلام کے بعد بوجھا: بیٹی! کیسی ہو؟ توحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے اپنی

غربت اور بیاری کی حالت بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اے بابا جان! میں

دو ہری تکلیف میں مبتلا ہوں۔ایک تو بیاری کی تکلیف اور دوسری بھوک کی تکلیف! اورمیرے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہیں جسے کھا کر بھوک مٹاسکوں۔

بين كررسول الله عليسة اشك بار مو گئے اور اپنے اختیاری فاقول كی خبر اورتسلی دیتے ہوئے ارشا دفر مایا: بیٹی! گھبراؤنہیں رب تعالیٰ کی مقسم!

میں نے تنین دن سے کچھ ہیں کھا یا، حالانکہ بارگاہ رب العزت میں میراتم

سے زیادہ مرتبہ ہے، اگر میں مانگوں تو وہ مجھے ضرور کھلائے گا مگر میں نے دنیا پرآخرت کوتر جیح دی۔ كشائ نوح

رسول الله عليه في سيره فاطمه رضى الله عنها كے كندھے پر ہاتھ ركھ كر

مزید محبنوں، شفقنوں اور بشارتوں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا ''خوش ہوجاؤ کہتم جنتی عورتوں کی سر دار ہواورتم جنت کے ایسے محلات میں رہوگی ،

جن میں کوئی عیب ہوگا نہ دکھ اور نہ ہی کوئی تکلیف'

پھرفر مایا: اپنے جچازاد کے ساتھ خوش رہو، میں نے دنیاو آخرت کے سردار کے ساتھ تمہارا نکاح کیا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص 180،مطبوعہ مكتبة المدينه)

المسيره نے تين پتھر باندھے:

حضرت انس بن ما لک رضی الله عندروایت کرتے ہیں کہ ایک دن الله یاک کے حبیب علیہ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف

لے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے اپنے فاقے کا عالم بیان کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اپنے پیٹ پرتین پتھر باندھ رکھے ہیں اور ہر پتھر

ایک دن کی بھوک کی وجہ سے باندھا ہے۔جواب میں رسول اللہ علیہ نے ا پنے پیٹ پر چار پھر بندھے ہوئے دکھائے۔(بریفتہ محمودیہ، جز 4، ص

65، مكتبه شامله)

الله على بردعائة

بیٹی کا حال ملاحظہ فر ما یا کہ شدت بھوک کی وجہ سے چہرے سے خون ختم اور

رنگ زرد پڑچکا ہے۔رسول اللہ علیہ فیصلہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنها کوقریب

بلا یا اور بارگاہ رب العزت میں عرض کی : اے بھوکوں کوسیر کرنے والے اور

پہنوں کو بلند کرنے والے پروردگار! فاطمہ بنت محمد سے بھوک کی شدت

بعد میں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چیرے کی زردی پرخون

غالب آگیااور پھرکسی موقع پر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملا قات

ہوئی تو پوچھنے پر بتا یا کہاں دعاکے بعد مجھے (شدید) بھوک نہ لگی۔(دلائل

الله عليسة مرسول الله عليسة:

حضرت فاطمه رضی الله عنها کے پاس تشریف لائے تو آپ رضی الله عنها نے

ا پنی گردن میں پہنا ہوا سونے کا ہار پکڑ کرعرض کی: بیابوالحسن (یعنی مولاعلی)

نے مجھے تحفے میں دیا ہے۔ (بین کر) رسول اللہ علیہ فی نے فرمایا: اے

حضرت ثوبان رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول الله علیسی

النبوة، جلد6، ص108)

حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ دعائے مصطفی کے

فاطمه رضی الله عنها بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔آپ علی نے اپنی

حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ

کے گلے میں آگ کا ہارہے؟ سیکہ کرآپ علی ہیٹے بغیر تشریف لے گئے،اس کے بعد سیدہ فاطمہ

رضی اللہ عنہانے وہ ہار بیچ کرایک غلام خریدااوراسے آزاد کردیا۔ جب بیخبر نبی پاک علیہ کی پہنچی تو آپ نے ارشاد فر مایا: تمام خوبیاں

الله بإك كوجس نے فاطمہ كوآگ سے نجات عطافر مائی۔ (منتدرک، كتاب معرفة الصحابہ، جلد 4، ص 134، حدیث 4778) محت حدیث اللہ مارک میں میں ایک اس میں میں کا سامہ

محترم حضرات! سونے کا ہار پہننا عورت کے لئے جائز ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللّٰدعنہا چونکہ ایک عظیم مرتبہ کی ما لکہ تھیں، اس لئے رسول اللّٰدعلیٰ نے ان کی تربیت فرماتے ہوئے انہیں پہننے سے منع فرمایا۔

المسيده كى أمن سے محبت:

امام حسن رضی الله عنه فر ماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ خاتون جنت رضی الله عنہا کو دیکھا کہ رات کومسجد ہیت کی محراب (گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز بڑھتی رہتیں۔ یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہوجا تا۔

میں نے والدہ کومسلمان مردوں اورعورتوں کے لئے بہت دعائیں گرتے سنا۔ آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دعا نہ کرتیں۔ میں نے عرض کی: امی

جان! آپ اپنے لئے دعانہیں کرتیں، اُمّت کے لئے کرتی ہیں؟ تو فرمایا:

بیٹا! پہلے پڑوں، پھرگھر۔(مدارج النبوت، ص250) محترم حضرات! جب سيره فاطمه رضى الله عنها جميس نه بھولتی تھیں توہمیں

بهي سيده كوروز ايصال ثواب كرنا چاہئے۔الحمدللد! مجھے بيرسعادت حاصل ہے کہ میں دن میں دومر تنبہ سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کا نام لے کرانہیں ایصال

نواب كرتا ہوں۔

🖈 سيره فاطمه رضى الله عنها كى دعوت:

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی الله عنه نے رسول یاک علیہ کی دعوت کی۔ جب حضور علی ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان پر رونق

افروز ہوئے تو آپ علیہ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسول الله عليسة اميرے مال باپ آپ برقربان،ميرى تمناہے كه حضور عليسة ك

آیک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے ایک ایک غلام

آ زاد کروں چنانچے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان تک،جس قدر حضور علی کے قدم پڑے تھے،حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اتنی ہی

تعداد ميں غلاموں كوخر يدكر آ زاد كيا۔ مولاعلی رضی الله عندنے اس دعوت سے متاثر ہو کرسیدہ فاطمہ رضی الله

عنہا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دینی بھائی حضرت عثان غنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ کی بڑی شاندار دعوت کی ہے اور حضور علیہ کے ہر ہرقدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے۔میری بھی تمناہے کہ کاش! ہم بھی

حضور علیہ کی اس طرح شاندار دعوت کر سکتے۔

سیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہانے اپنے شوہر مولاعلی رضی اللہ عنہ کے اس جوشِ تا ترسے متا تر ہو کر کہا: بہت اچھا، جائے آپ بھی حضور علی کواسی قشم

کی دعوت دیتے آ ہے۔ان شاء اللہ ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا انتظام

چنانچے مولاعلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر دعوت دی اور رسول الله عليسة البيخ صحابه كي ايك كثير جماعت كوساتھ لے كرا بني بيٹي

کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تنہائی میں تشریف لے جا کرخدائے رحمٰن کی بارگاہ میں سربسجود ہو گئیں اور بیددعا ما نگی: یاللہ! تیری

بندی فاطمہ نے تیرے محبوب علیہ اور ان کے اصحاب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ پر ہی بھروسہ ہے لہٰذا اے میرے رب! تُو آج

میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کاغیب سے انتظام فرما۔ بدعا ما نگ کرسیدہ فاطمہ رضی الله عنها نے ہانڈیوں کو چولہوں پررکھ دیا۔ خدائے رحمٰن کا دریائے کرم ایک دم جوش میں آ گیا اور اس کریم

پروردگارنے ان ہانڈیوں کو جنت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرت فاطمه رضی الله عنها نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع

کیکن خدا کی شان که مانڈیوں میں سے کھانا پچھ بھی کم نہ ہوااور صحابہ کرام ان

کھانوں کی خوشبو اور لذت سے جبران رہ گئے۔حضور علیہ نے اپنے اصحاب کوجیران دیکھ کرفر مایا: کیاتم لوگ جانتے ہو کہ بیکھاٹا کہاں ہے آیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں آب علیہ نے فرمایا: بید کھانا رب

تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جنت سے بھیجا ہے۔ يجرسيده فاطمه رضى الله عنها گوشه تنهائي ميں جا كرسجيده ريز ہوگئيں اور دعا

ما تکنے لگیں۔ یااللہ کریم! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے محبوب عليسة كوابك ايك قدم كے عوض ايك ايك غلام آزاد كيا ہے كيكن تيري

بندی فاطمہ کواننی استطاعت نہیں ہے لہذااے مالک ومولا! جہال تُونے میری خاطر جنت سے کھانا بھیج کرمیری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُومیری خاطر ا پنے حبیب علیہ کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر

تشریف لائے ہیں، اپنے حبیب علیہ کی اُمت کے گناہ گار بندوں کوجہنم ہے آزادفر ماوے۔

سیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جول ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں۔ ایک دم ا چانک حضرت جبرائیل علیہ السلام بیہ بشارت لے کر بارگاہ رسالت میں

حاضر ہوئے کہ بارسول الله علیہ ! حضرت فاطمه رضی الله عنها کی دعا بإرگاه

رب العزت میں مقبول ہوئی۔ رب تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ علیہ کے ہرقدم کے بدلے میں ایک ایک ہزار گنہگاروں کوجہنم سے آزاد کردیا۔ (کتاب جامع المعجز ات ہی 66، کرامات صحابہ ی 330) کے زاد کردیا۔ (کتاب جامع المعجز ات ہی 66، کرامات صحابہ ی 330) کے خرامت نظمہ رضی اللہ عنہا کی کرامت :

زمانہ قبط میں رسول اللہ عقیقہ نے بھوک محسوں کی توسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (سینی میں) ایک بوٹی اور دو روٹیاں ایثار کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں بھیج دیں۔ رسول اللہ عقیقہ اس تحفہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی

اللّٰدعنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فر مایا: اے میری بیٹی!ادھر آؤ، سیدہ فاطمہ رضی اللّٰدعنہانے اس سینی کو کھولا تو آپ بیدد بکھے کر جیران رہ گئیں کہ وہ سن

سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ نے بیہ جان لیا کہ بیکھا نا رب تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ میں سال سال مطالقی نے مناط ضری سے عن مستن فی اس

رسول الله علی نے سیرہ فاطمہ رضی الله عنہا سے استفسار فر ما یا کہ بیہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا ہے۔ اللہ یاک کی سب تمہارے لئے کہاں سے آیا ہے توسیدہ فاطمہ نے عرض کیا: اللہ یاک کی طرف سے آیا ہے اور بے شک اللہ یاک جسے چاہتا ہے، بے حساب دیتا

ہے۔ بین کررسول اللہ علیہ نے فرمایا: نمام تعریفیں رب تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے تخصے بنی اسرائیل کی سروار حضرت مریم کے مشابہ بنایا۔ ہیں جس نے تخصے بنی اسرائیل کی سروار حضرت مریم کے مشابہ بنایا۔ پھر رسول اللہ علیہ فی مولاعلی رضی اللہ عنہ، امام حسن وحسین رضوان

سے) کھانا تناول فرمایا اور سب سیر ہو گئے پھر بھی کھانا اس قدر باقی تھا اور اس کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلا یا۔ (تفسیر روح البیان، سورۂ آل عمران، آیت تمبر 37 کے تحت)

ائی کاصدمہ:

ہے جدای کا صدمہ: رسول اللہ علیہ ہے ظاہری وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

رسوں اللہ علی ہے۔ سے طاہر ہی وصال سے بعد صرف کا سمیر ہی اللہ مہا پر جدائی کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے لیوں سے مسکرا ہے ہی ختم ہوگئی ، اپنے وصال سے قبل صرف ایک بار ہی مسکراتی دیکھی گئیں۔ (جذب

ہوگئ، اپنے وصال سے جمل صرف ایک بار ہی مسلرانی دیکھی کنئیں۔(جذب القلوب(مترجم)ص231) حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بابا جان کے غم و جدائی کی

مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی اللہ عہا آپ بابا جان سے م وجدای کی مصیبت کے زمانہ میں لوگوں کی صحبت سے پریشان ہوکر تنہائی اختیار کرکے بیت الحزن میں قیام پذیر ہوگئ تھیں۔

(مدارج النبوت (مترجم) جلد 2، ص625) الله عند الى كاغم والم:

جھ جدای کا م وام: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول

الله علی کا وصال ہوا تو سیرہ فاطمہ رضی الله عنہا (شدت عم کے سبب)

فرمانے لکیں۔ ہائے باباجان! آپ علیہ نے اپنے رب تعالیٰ کے بلاوے كو قبول كرليا، مائے بابا جان! جنت الفردوس آپ كا مقام ہوگيا، مائے بابا

جان! ہم جبرائیل علیہ السلام کوتعزیت دیتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان ، کتاب اليَّارِيِّ مُن 1765 مديث 6622)

الله عنها كالبيره خاتون جنت رضى الله عنها كى قلبى كيفيت:

مولاعلی رضی اللہ عنہ فر ماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اور آپ علی کو قبرِ انور میں رکھ دیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مزار پر

حاضر ہوئیں۔خاک اقدس کی مٹھی بھری، آ تکھوں پرلگائی، آ تکھوں سے آ نسورواں ہو گئے اور زبانِ اقدس غم دل کوان الفاظ میں ڈھالنے گئی۔

1اس شخص بر کیا ملامت ہوسکتی ہے جس نے تربتِ رسول کوسونگھا

ہے کہ وہ رہتی دنیا تک قیمتی سے قیمتی خوشبوؤں کونہ سو تکھے۔رسول اللہ علیہ کے جسدِ اطہر سے خاک ٹربت میں بسنے والی خوشبواس کو ہمیشہ ہمیشہ کے

لئے دوسری خوشبوؤں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔ 2..... مجھ برمصائب کی وہ سیاہ را تیں آن پڑی ہیں کہان کو دنوں پر

ڈالا جا تاتوراتوں میں تبدیل ہوجائے۔

(الوفاباحوال المصطفى (مترجم) چاليسوال باب ص831)

ایک بارمسکرائیں:

حضور علی کے وصال ظاہری کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پرغم مصطفی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے لبوں کی مسکرا ہے ہی ختم

ہوگئی۔اپنے وصال سے قبل صرف ایک ہی بارمسکراتی دیکھی گئیں۔اس کا رہ سے میں سے دور مناط ضربارہ عندا کی تذہر کھی عوم میں تانع

وا قعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بیشو بیش تھی کہ عمر بھر توغیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے۔اب کہیں انتقال کے بعد میری کفن بوش لاش ہی پرلوگوں کی نظر نہ پڑجائے۔ ایک موقع پر حضرت اساء

سے بین لاک ہی پر تو توں کی تطریبہ پر جائے۔ ایک سوں پر سفرت اساء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں یا ندھ کرایک ڈولی کی سی صورت بنا کراس پر پردہ ڈال

دیتے ہیں۔ پھرانہوں نے تھجور کی شاخیں منگوا کرانہیں جوڑ کراس پر کپڑا تان کرسیدہ فاطمہ جنت رضی اللہ عنہا کو دکھا یا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور '' میں سے میں سے اس میں میں تھے۔ جو متالیقوں

لبوں پر مسکرا ہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکرا ہٹ تھی جو حضور علیہ کے ظاہری وصال کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب (مترجم)ص 231)

محترم حضرات! بیرحضرت اساء بنت عمیس رضی اللّه عنها کون تھیں؟ بیہ حضرت سید ناصدیق اکبررضی اللّه عنه کی زوجہ تھیں جن کے سبب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مشکل آسان ہوئی اور بیر بھی یاد رہے کہ جب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا بیار ہوئیں تو سیدنا صدیق اکبررضی اللہ عنہ نے ان کی تیاداری کے لئے اپنی زوجہ کو بھیجا جو کہ آخر تک خاتونِ جنت کی

اب اپ وربیله ترین که اسرت به استرت با کا مه سے دل بین اسرت بی کا میده سے دل بین اسیده صدیق اگرین اللہ عنه کا بغض ہوتا تو کیا وہ بھی ان کی زوجہ کو گھر میں آنے دیتیں ؟ دینیں اور تیاداری کی اجازت دیتیں؟

دیبیں اور تیا داری بی ا جازت دیبیں؟ اور اگر حضرت سیرنا صدیق اکبر رضی الله عنه کے دل میں سیرہ پاک کا بغض ہوتا تو کیاوہ اپنی بیوی کو جھیجتے اور تیا داری کی ا جازت دیتے؟

معلوم ہوا کہ سیدہ پاک کا دل سیدنا صدیق اکبررضی اللہ عنہ کے لئے صاف تھا اور اسی طرح سیدنا صدیق اکبررضی اللہ عنہ کا دل بھی سیدہ پاک

کے سید ناصد بن اکبر رضی اللہ عنہ، سیدہ باک کے گھر: حضور علیقی کے وصال کے جیو ماہ بعد سیدہ باک رضی اللہ عنہا مرضِ

وصال میں مبتلا ہوئیں تو سیرنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لائے اور مولاعلی رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی۔ مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے تشریف لائے ہیں۔اگرتم کہوتو

میں انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دے دوں۔سیدہ پاک رضی اللہ عنہا

نے اجازت دے دی اور آپ نے سیدہ پاک بی فی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کا حال احوال دریا فت کیا اور فر مایا: اللہ کریم کی قشم! میں نے اپنے گھر، ان کا حال اور اپنے خاندان کو اللہ کریم اور اس کے رسول علیہ کی رضا اور حین مال اور اپنے خاندان کو اللہ کریم اور اس کے رسول علیہ کی رضا اور حین مالیہ کی سے ایر جی میں ایر جی میں اور اس کے رسول علیہ کی رضا اور

ا پیے مال اور ا پیے حائدان تو الند تر یہ اور اس کے رسوں علیسے ہی رصا اور حضور علیسے کی اہلبیت کوراضی کرنے کے لئے جھوڑ دیا۔ حضرت سیدہ پاک رضی اللہ عنہا جواس سے قبل وراثت کے معاملہ میں

جھنرت سیدہ پاک رضی اللہ عنہا جواس سے قبل وراثت کے معاملہ میں سید ناصد بق اکبررضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں ، انہوں نے آپ کی بات سنی تو اپنی ناراضگی فوراختم کے دی۔ (الی اے مالئے اے مار 289۔)

توا پنی ناراضگی فوراختم کردی۔(البدایہ والنہایہ،جلد 5 مس289) محترم حضرات! جب سیدہ پاک رضی اللہ عنہا نے ناراضگی ختم کردی لہذااب سی خبیث کو بیاجازت نہیں کہ وہ سیرنا صدیق اکبررضی اللہ عنہ پر

تنقید کریے۔ کم خاتون جنت رضی اللّٰدعنہا کی صیتیں: پر ذیا ہے ہوئے ہیں نہ بر

سیدہ بیاک نے وصال سے بل دووسیتیں فرمائیں۔ 1۔مولاعلی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد حضرت

اماً مه رضی الله عنها ہے نکاح کرلیں چنانچہ مولاعلی رضی الله عنه نے ایسا ہی

كيا-(اكمال(مترجم)مع مراة المناجيج،جلد8،97)

2۔ جب میں دنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دنن کریں تا کہ میرے جنازے پرنامحرم کی نظرنہ پڑے۔(فاوی رضوبیہ جلد 9 مس 307)

☆ سيره فاطمه رضى الله عنها كاجنازه:

1_حضرت عبداللدا بن عمر رضى الله عنه سے منقول ہے كه حضرت بي بي

فاطمه رضى الله عنها كى نماز جنازه حضرت سيدنا صديق اكبررضي الله عنهنے پڑھائی۔ (گنزالعمال، کتاب الموت، جلد 8، حدیث 42856،ص

2۔ حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ سے منفول ہے کہ حضرت سیدنا صدیق ا كبررضى الله عنه نے سيده بي بي فاطمه رضى الله عنها كى نماز جنازه پر هائي اور

چارتكبيري كهيں۔ (كنزالعمال، كتاب الموت، حديث 42816، ص

الله عليه كسلسيره ياك عند

حدیث شریف = حضرت جابر رضی الله عنه روایت کرتے ہیں که رسول الله عليه في فرمايا: ہر مال كى اولا د كاعصبه (باپ) ہوتا ہے جس كى طرف وہ

منسوب ہوتی ہے،سوائے فاطمہ کے بیٹوں، کے کہ میں ہی ان کا باپ اور

یں ہی ان کا نسب ہول۔ (متدرک، جلد قام طلا 55 1، حدیث مبر 4684،مندالبز ار،جلد 1 من 397،حدیث 284)

2: نبی پاک علیہ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواہر سلسلہ نسب منقطع ہوجائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی

ہے۔ سوائے اولا دِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہوں (مصنف عبدالرز اق سنن الکبری طبر انی مجم کبیر)

المحشرسيده پاک کي عظمت:

محشر والو! اینے سروں کو جھکالو اور اینی نگاہیں نیجی کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد علیہ بل صراط سے گزرجا ئیں پس آپ گزرجا نمیں گی اور آپ کی ساتھ محمد علیہ بل صراط سے گزرجا کیں کی ماحی میں میں میں میں گ

حور عین میں سے چبکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادما نمیں ہوں گی۔ (کنزالعمال جلد 12 ہس 105 ،حدیث نمبر 34210 ،صواعق المحرقہ جلد

2،ص 557) 2۔حضرت علی رضی اللّٰدعنه روایت کرتے ہیں که رسول اللّٰدعلیّٰ نے

فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہاس پرعزت کا جوڑا ہوگا جسے آ ب حیات سے دھویا گیا ہے۔ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ كشتئ نوح

رہ جائے گی۔ پھراسے جنت کا لیاس پہنا یا جائے گاجس کا ہرحلہ ہزارحلوں پرمشتمل ہوگا، ہرایک پرسبز خط پرلکھا ہوگا۔محمد (علیقی کی بیٹی کو احسن

صورت، اکمل ہیئت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت واحتر ام سے جنت

میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کرستر ہزار حوروں کے جھرمٹ

میں جنت کی طرف لا یا جائے گا۔ (محب الدین الطبری فی ذخائر العقبیٰ فی

منا قب ذوى القربي، جلد 1 م 95)

اہلیبت اطہار رضوان اللہ میم اجمعین کے پہلے امام

مولاعلىشيرخدا

رضى اللدعنه

:/1:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسدفر ماتی ہیں کہ جب میرا بیہ بچپہ پیدا ہوا تو نبی پاک حلیق نے اس کا نام علی رکھا اور اس کے منہ میں اپنالعاب دہن ڈالا اور اپنی زبان اس مولود مسعود کو چوسنے کے لئے

اس کے منہ میں ڈال دی جسے رہ بچپہ (حضرت علی رضی اللّٰدعنہ) چوستے ہوئے سوگیا۔ (سیرت ِ حلد بیہ جلداول ،ص 182)

☆ولادت:

جس وفت حضرت فاطمه بنت اسد پروضع حمل کے آثار ظاہر ہوئے اور درد شدت اختیار کر گیا تو ابو طالب بہت زیادہ پریشان ہو گئے۔اسی اثناء

میں حضور علیہ ہو ہاں پہنچ گئے اور پو چھاا ہے جیا! آپ کیوں پریشان ہیں؟ ابوطالب نے حضرت فاطمہ بنت اسد کا حال بیان کیا۔

آ پ علی ہے۔ آ پ علی ہے ابوطالب کا ہاتھ بکڑ کر خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت فاطمہ بنت اسد بھی ساتھ ساتھ شیں۔ وہاں بہنچ کرآ پ علیہ نے

مطرت فاظمہ بنت اسلامی ساتھ ساتھ ہیں۔ وہاں بھی سراپ علی ہے۔ حضرت فاطمہ بنت اسد کوخانہ کعبہ کے اندر بھیج کرفر مایا''اللہ کا نام لے کر آ پِ اَلِ جَلَّه بِيهُ جَائِيٌّ '

په ن جبه به ها چه پس کچه دیر بعد ہی ایک خوبصورت و پاکیزه بچه پبیدا ہوا۔ اتنا صوب ملک ہم زمجھ نہمں، مکہ انتا

خوبصورت بجيهم نے بھی نہيں دیکھا تھا۔ (منا قب ابن مغاز لی ص 6 ،الفصول المہمة ص 39)

الله عنه كي ولا دت كعبة الله مين:

1: حضرت على رضى الله عنه ماه رجب كى 13 تاريخ كوخانه كعبه كے اندر پيدا ہوئے (الفصول المهمه ، ابن اصباغ مالكى ،ص 29،مطبوعه بيروت) شدان

2:علامہ حسن بن مومن مجنی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عام الفیل کے دین 13 رجب کو خانہ کعبہ

عبرہ من من سے یہ ویں ماں بعدہ المبارت سے دی ہا۔ کے اندر پیدا ہوئے۔(نورالا بصار مبلخی ٔ ص 183 ، طبع بیروت)

3: حضرت على رضى الله عنه عام الفيل كے تيس سال بعد 13 رجب المرجب كوخانه كعبہ كے اندر پيدا ہوئے۔رسول الله عليہ في نے آپ كانام على

ر من بن بن بن بن الله عنه 13 رجب المرجب جرّت سے 23 سال بہانہ کا ندر پیدا ہوئے۔(ریاض الجنان ،جلد 1 مِس 11)

ان کے لئے اپنے اہل وعیال کی پرورش کرنا مشکل ہوگیا چنانچہ نبی

یاک علی نے اپنے ججاعباس کو بیساراما جرابیان کیااور کہا کہ میں حضرت

على رضى الله عنه كا ذمه ليتا هول اورآپ حضرت جعفر طيار رضى الله عنه كي ذمه

داری لے لیں چنانجے وہ مان گئے اور بول مولاعلی رضی اللہ عنہ کی پرورش

محتره حضرات! اندازه سيجئے كه جو نبى پاك عليسة كى صرف صحبت

اختیار کرہے، وہ آفتاب و ماہتاب کی طرح چبک جاتا ہے توجس ہستی نے

مَ غُوشٍ مَى عَلِينَةً مِين بِرورش اورتربيت يائى ہو،اس كى شان وعظمت كاعالم

☆ مولاعلى رضى الله عنه كا حليه مبارك:

خوبصورت اور برهی، منس مکھ چېره اورنهایت درجه خوبصورت تنھے،جسم انور

قدرے فربہ تھا، بہت طاقت در تھے۔ داڑھی مبارک تھنی اور درازتھی۔ سینہ

مولاعلی رضی الله عنه کا رنگ گندمی ، قد درمیانه مائل به پستی ، آ تکھیں

آغوشٍ نبي عَلَيْكَ مِين بهوئي _ (تاريخ طبري جلد 2 من 66)

كبيا بهؤگا

اور قریش بھی اس قحط سے شدید متاثر ہوئے۔ابوطالب کثیرالعیال تھےلہذا

حضرت على يضى الله عنه الجمي كم عمر يتھے كه مكة المكرمه ميں شديد قحط پڙا

الله عوش نبي عليك من يرورش:

انور پر بہت زیادہ بال اور پورے جسم پرعموماً بال تھے البتہ کثرت خود (دوران جنگ جوٹو پی لوہے کی پہنی جاتی ہے،اس کے کثرت استعمال سے)

سمرکے ہال اڑگئے تھے۔ آپ کے ہاز داور پنڈلیوں پر گوشت تھااور بوں ہی دونوں کا ندھوں کے درمیانی حصہ، بیرسب شجاعت و بہادری کی دلیل

ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباتریسٹھ سال کی عمریا گی۔ (کامل ابن اثیر، تاریخ الخلفاء، ص 363، پروگریسیوبکس)

مشرف بالسلام: عامن مشرف بالسلام:

دوران پرورش مولاعلی رضی الله عنه نے حضور علیہ اور حضرت بی بی خدیج برضی الله عنها کوعبادت کرتے ہوئے دیکھا تو بوچھا کہ یہ بیسی عبادت

ہے؟ حضور علیہ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ بیس کر مولاعلی رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے اور کہا میں نے پہلے بھی اس دین کے متعلق ۔۔ :

کے خوابیں سنا۔ نبی بیاک علیقی نے مولاعلی رضی اللہ عنہ کو اللہ وحدہ لانثریک لہ پرایمان لانے کی دعوت دی۔مولاعلی رضی اللہ عنہ نے کلمہ نثریف پڑھا اور

پر بیای و ت می روت و ت و ت میں میں میں میں اسلام ہو گئے۔ مشرف بہاسلام ہو گئے۔ حدیث شریف = ایک انصاری شخص حضرت ابوحمز ہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث مرجف – ایک اصاری کی سرت ابو مرہ رہی اللہ عنہ کوفر ماتے ہوئے سنا روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کوفر ماتے ہوئے سنا

کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللّٰدعنہ ایمان لائے (بیعنی نابالغ بیجوں

میں)(نزمذی کتاب المناقب،حدیث نمبر 3735) اس بارے میں علماء کا انتقلاف ہے۔بعض نے کہا حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ پہلے ایمان لائے ، بعض نے کہا مولاعلی رضی اللہ عنہ پہلے ایمان لائے چنانچہ اس میں تطبیق یوں قائم کی گئی کہ مردوں میں سب سے

پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے ، بچوں میں حضرت علی ***

رضی اللّٰدعنہ سب سے پہلے ایمان لائے۔عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللّٰدعنہا سب سے پہلے ایمان لائیں اور غلاموں میں سب سے پہلے

ر ں ہمدر ہوں جب سے چہہ ہیں مارین ہردی مردی ہیں۔ ایمان لانے والے حضرت زید بن حارثہ رضی اللّٰدعنہ ہیں۔

ہے در بارِرسالت میں مقام مولاعلی رضی اللہ عنہ: حدیث شریف = حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ حضور علیقی نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ جس کہ حضور علیق نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ

جھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ علیہ اکیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے جھوڑ کر جارہے ہیں؟ آپ علیہ نے فرمایا:

کیاتم اس بات پرراضی نہیں کہ میر ہے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہوجو ہارون علیہ السلام کی حضرت موٹی علیہ السلام سے تھی البتہ میر ہے بعد کوئی نبی نہیں

علیہ السلام کی حضرت موتی علیہ السلام سے سی البتہ میرے بعد لوئی ہی ہیں ہوگا۔ (بخاری شریف، کتاب المغازی، حدیث نمبر 1602)

بعض لوگ اس حدیث کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ حضور علیقے کا بیفر ما نا

حضرت موقی علیه السلام سے حق لہذا بس طرح حضرت ہارون علیه السلام، حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شے، اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضور علی ہے۔ حضور علی ہے۔ حضور علی ہے۔ اس حدیث شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف بید کہ حضور علی ہے۔ انہیں اہلِ بیت کی حفاظت کے لئے مقرر فر ما یا تھا تو اس کا سبب ایک تو قر ابت داری و بیت کی حفاظت و نگہبانی کا اہم فریصنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی ادا کر سکتے ہیں۔

دوسری دلیل: حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت تو عارضی تھی کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت تو عارضی تھی کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام تو حضرت موٹی علیہ السلام کی زندگی میں ہی وصال فرما چکے تھے پھرا گرخلافتِ مولاعلی کوخلافتِ ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی جائے توکسی صورت بھی درست نہیں ہے۔

تیسری دلیل: حضور علی کا بیفر مانا کهتم میرے ساتھ الیہ ہوجیسے حضرت مولی علیہ السلام سے اس سے حضرت مولی علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام سے مراد بیہ ہے کہ جس طرح وین کو پھیلانے میں حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت مولی علیہ السلام کی مدد کی ۔اسی طرح تم نے بھی اسلام کی تبلیغ میں نے حضرت مولی علیہ السلام کی تبلیغ میں

میری مدوگی ہے۔

الله عنه سركار عليه كا ندهول ير: (فنج مکہ کے موقع پر کعبہ کے اندر اوپر کے بت توڑنے کی باری آئی

تو) سرکار علیہ نے مولاعلی رضی اللہ عنه کو حکم دیا کہ اے علی! میرے

كندهوں پرچڑھ جاؤ (اور كعبة الله كى اندرونى حبيت سے بتوں كوگرادو) مولاعلی رضی اللہ عنہ سرکار علیہ کے کندھوں پرچڑھنے کے بعد خود فرماتے

ہیں کہ مجھے خیال آتا تھا کہ اگر چاہوں تو آسان کا کنارہ چھولوں (مصنف ا بن الي شيبه، جلد 7،ص 403، حديث نمبر 36907، سنن الكبري جلد 7،

ص451 مديث نمبر 8453)

الله عنه سي مولاعلى رضى الله عنه سي حضور عليسية كي محبت: حدیث شریف =حضرت عبدالله بن عمرو بن مندجملی رضی الله عنه کہتے

ہیں کہ مولاعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور علیہ سے کوئی چیز مانگیا تو

آپ علیقہ مجھےعطافر ماتے اور اگرخاموش رہتا تو بھی مجھے پہلے ہی دیتے۔

(ترمذي كتاب المناقب حديث 3729 سنن الكبري جلد 5،ص 142 ، مديث 7504)

🖈 حق مولاعلی رضی الله عنه کے ساتھ:

حدیث شریف =حضرت علی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول

الله عليلة في مايا: الله ياك ابوبكر بررتم فرمائه السين بيني

میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجر ہ لے کرآئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔اللہ یا کے عمر پررحم فرمائے۔ بیہ ہمیشہ ق بات

کرتے ہیں۔اگر چہوہ کڑ وی ہو،اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہان کا کوئی دوست نہیں۔اللہ یاک عثمان پررحم فرمائے۔اس سے فرشنے بھی حیا کرتے

ہیں۔اللہ پاک علی پررحم فرمائے۔اے اللہ! بیہ جہاں کہیں بھی ہو،حق اس

کے ساتھ رہے (ترمذی کتاب المناقب، حدیث 3714، متدرک، جلد 3، م 134، مديث 4629)

🖈 مولاعلی رضی الله عنه کو بھائی فر مایا:

حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول الله علیستی نے انصار ومہا جرین کے درمیان اخوت قائم کی تو

حضرت على رضى الله عنه روت ہوئے آئے اور عرض كيا: يارسول الله عليسة! آپ نے صحابہ کرام میں بھائی جارہ قائم فرمایالیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ علی کے فرمایا:تم دنیاد آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (ترمذی

كتاب المناقب، حديث 3720، متدرك، جلد 3 ص 15، حديث

المين مولا ہوں:

حضور علی ہے غدیرخم کے دن فر مایا: جس کا میں مولا ہوں ، اس کاعلی مولا

ہے(مندامام احدابنِ عنبل، جلد 1،ص 152، طبرانی معجم الاوسط، جلد 7،

ص448، مديث 6878)

حدیث شریف = حضرت علی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ

میجھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرنے کے لیے ہیہ

1 سب سے پہلی بات سے کہ اس حدیث شریف پر ہمارا بھی

2.... اس حديث شريف ميں حضرت مولاعلی رضي الله عنه کی شانِ

3....مولا کے گئی معنی ہیں۔ لغت کی مشہور کتاب قاموں کی جلد 4 کے

صفح نمبر 302 پرتحریر ہے کہ''المولی، المالک والعبد والصاحب والناصر

والمحب والتابع والعصر" مولا کے معنی ما لک، غلام، محب، صاحب، مددگار،

مولائی بیان کی گئی ہے اور مولا کا مطلب مددگار کے ہوتا ہے۔اس حدیث

حدیث شریف لاتے ہیں،ان کی خدمت میں کچھ جوابات پیش کرتا ہوں۔

ایمان ہے۔ تبھی تو ہم اہلسنت و جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کومولاعلی شیرِ

خدا کہتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں۔

میں خلافت کا کہیں واضح ذکر نہیں۔

القرآن: فَإِنَّ اللهَ هُو مَوْلُهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ صَالِحُ اللهُ وَ صَالِحُ اللهُ وَ مَالِحُ اللهُ وَمِنِيْنَ وَ الْمَالِمِكَةُ بَعْلَ ذَلِكَ ظَهِيْرٌ (سِروَمُ عُرَبَة بِهِ 4, بِروعَ عُلَا اللهُ وَمِنْ يَنَ اورتنام فرشة مددگار بین و تَنك الله ، جريل ، نيك مؤنين اورتنام فرشة مددگار بین -

اس آیت میں مولا کالفظ مددگار کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ القرآن: آنت مؤلستا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكُفِرِيْنَ

(سورہ بقرہ آیت 286، پارہ 3) ترجمہ:اے اللہ تو مددگارہے، ہمیں کا فرول پر مدد ونصرت عطافر ما۔ اس آیت میں بھی مولا کا لفظ مددگار کے لئے بیان کیا گیا ہے تو''من

کنت مولا فعلی مولا د '' کامعنی بهی معتبر ہوگا کہ جس کا میں والی، مددگار اور دوست ہول، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا والی، مددگار اور دوست ہیں۔

کسی بدنصیب آ دمی نے اہلسنت کو اس چکر میں ڈال دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور علیقے کے ظاہری خلیفہ ہیں جبکہ باطنی خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یا در ہے بیمیٹھا زہر ہے۔

حقیقت بیہ ہے اور اس پر اُمّت مسلمہ کا اجماع ہے کہ اصحاب رسول میں سب سے افضل حضور علیہ کے جانشین، نائب، ظاہری خلیفہ، باطنی خلیفہ، اُمّت کے سب سے بڑے عوث قطب اور ابدال صرف اور صرف سیدنا صدیق اکبررضی اللہ عنہ ہیں اور جواس حقیقت کا انکار کرے، امام بانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات میں ارشاد کے مطابق وہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔

حضرت ابوبگرصد بق رضی الله عنه کی خلافت پرسینکٹروں احادیث واضح موجود ہیں جس میں خلافت و نیابت کا ذکر ہے مگرمولا والی حدیث میں کہیں

بھی مولاعلی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر نہیں ہے۔ کے مولا کے لقب برفاروق اعظم ضیفی مبار کباد:

ہم روا سے سب پروں روں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذوالحجہ کوروزہ رکھا،اس کے لئے ساٹھ مہینوں کےروزوں کا تواب لکھا جائے

دوا جبرورورہ رصام اسے سے سے ساتھ ہیوں سے روروں ہوا ہوا ہے۔ گا اور بین غدیر نم کا دن تھا جب حضور علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فر مایا: کیا میں مونین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا؟ کیوں

تھپر نے (مندامام احمدابن عنبل، جلد 4،ص 281،مصنف ابن ابی شیبہ

كشتئ دوح جلد 12، ص 78، حديث نمبر 12167، طبرانی المجم الاوسط، جلد 3، ص 324)

اس حدیث شریف کو پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اٹھ کرمولاعلی رضی اعظم مرضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اٹھ کرمولاعلی رضی

الله عنه کومبار کباد پیش کی۔ آپ ﷺ کا بیمل ثابت کرتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی الله عنه کومولاعلی رضی الله عنه سے دلی محبت والفت تھی ، اگر بغض ہوتا تو بھی ایسانہ کرتے۔

بر ہوں ہیں جہ رہے۔ اس حدیث کوروایت کرنے والے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس سے پیجی معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مولاعلی رضی اللہ

نکال دیں اور جگہ جگہ پران کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں۔ کہ منافق مولاعلی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے: حدیث شریف = حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور علی نے مجھ سے عہد فر ما یا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فر ماتے ہیں کہ میں اس ز مانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لئے حضور علیہ نے دعا فرمائی ہے۔ (ترمذی کتاب المناقب حدیث نمبر 3736) کم مولاعلی رضی اللہ عنہ کا دشمن حضور علیسے کا دشمن

کر سولا می رسی المدعنه می دست مسور علیسید و کن مسور علیسید و کن مسور علیسید و کن مسور علیسید و کن میں حدیث تریف = حضرت عبدالله ابن عباس رضی الله عنه کی روایت میں ہے کہ حضور علیلی ہے کہ حصور علیلی ہے کے کہ حصور علیلی ہے کہ حصور

، د نیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرامحبوب میرامحبوب ہے اور میرامحبوب اللہ پاک کامحبوب ہے۔اور تیرادشمن میرادشمن ہے اور میرادشمن اللہ پاک کا دشمن

پاک کا جوب ہے۔اور بیراد کی بیراد کی ہے اور بیراد کا املا پاک کا در ہے۔ ہے اوراس کے لئے بربادی ہے جومیر سے بعد تمہار سے ساتھ بغض رکھے۔

(متندرک جلد 3،ص 138،مندالفردوس،جلد 5،ص 325،حدیث نمبر ۵۶۶۶

الله عنه کے چہر ہے کودیکھنا عبادت ہے:

حدیث شریف = حضرت عائشہ صدیقہ دضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت

یں سے ایچے والد معرف ابوہر صدیں رہی اللد عنہ تو دیکھا کہ وہ سرت سے مولاعلی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے

پوچھا!اے اباجان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے مولاعلی رضی ابلاعنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

جواب دیا! اے میری بیٹی! میں نے رسول اللہ علیہ کوفر ماتے ہوئے سنا ہے کہلی کے چہرے کوئکنا بھی عبادت ہے (ابن عسا کرفی تاریخ دمشق الکبیر، كشتئ بوح كشتئ بوح

جلد42، ش 355)

ا ہے مولاعلی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والو!اس حدیث تثریف کو پڑھنے

کے بعدغور کرو کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ ،مولاعلی شیر خدا رضی اللہ عنہ ہے کس قدر محبت والفت رکھتے تھے کہ کثر ت سے مولاعلی رضی اللہ عنہ

عمد سے کا مدر جب واقعت رہے ہے یہ حرف میں وقا فار فار ہمار سد کے چہرے کو دیکھتے اور اس سے بڑھ کر محبت میہ کہ مولاعلی رضی اللہ عنہ کی

شان کو چھپا یا نہیں ،فر مانِ رسول بیان کردیا ، حالانکہ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اگریسی سےنفرت کرتا ہے تواس کی طرف دیکھنا بھی گوارانہیں کرتالہذا

معلوم ہوا کہ اتحاد بین المسلمین کا چورن بیچنے والے بکواس کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکرصدیق رضی الله عنه کے دل میں مولاعلی رضی الله عنه کی بے پناہ ۔ عق

بت تقی-بت تقی-دوسری جانب ام المونین حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها پر بیالزام

لگا یا جا تا ہے کہ وہ مولاعلی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتی تھیں۔عقل تو ہیے ہتی ہے کہ انسان کوا گرکسی سے نفرت ہوتی ہے تو وہ اس کی تعریف میں کی گئی با توں

که انسان وا تر می مصرت انوی ہے و دوان کی تربیب میں میں جو و دوان کی تربیب میں میں جو دوان کی تربیب میں اللہ عنہا نے کو چیمیا تا ہے مگر اس حدیث شریف کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے میں میں موااعلی شدین ا

روایت کرکے ثابت کردیا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے دل میں مولاعلی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی محبت تھی۔ 🛠 مولاعلی رضی اللہ عنہ کے داخیں اور باخیں جانب:

امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی یاک علیہ جب مولاعلی رضی الله عنه کوکسی جہاد میں روانہ کرتے تو آپ ﷺ کے سیر ھی طرف حضرت

جبرائيل عليهالسلام اورالٹی طرف حضرت ميکائيل عليهالسلام ہوتے تھےاور

آپ نظیمی اس جنگ کوجیت کروایس آجاتے تھے یعنی جہاد میں مولاعلی نظیمیت

کے ساتھ حضرت جبرائیل ومیکائیل علیہم السلام رہا کرتے تھے اور رب تعالیٰ

کی امداد سے مولاعلی رضی اللہ عنہ اس جنگ کو جیت لیتے ہتھ (کنز العمال،

الله عنه يرشفقت رسول:

حدیث شریف = حضرت ام سلمه رضی الله عنها سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ علیہ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے

آپ علی کے ساتھ سوائے مولاعلی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نه ہوتی تھی (طبرانی المعجم الاوسط، جلد 4، ص 18 3، حدیث 4314،متدرك جلد 3، ص 141، مديث 4647)

حدیث شریف = حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

پاک علیصد سے حرہ ہوں اور سے دودوں مدم اس وقت میں اسے بہاں میں نہیں پڑتے ، جب تک کہاس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے۔

کرلیاجائے۔ اس کےجسم کے بارے میں کہاس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ (بعنی جوانی کیسے گزاری؟) اور (دوسرا سوال) اس کی عمر کے

بارے میں کہ اپنی عمر کیسے گزاری؟ اور (تیسرا) اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کما یا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور (چوتھا) اہلِ بیت سری سے میں کہ اس سے کما یا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور (چوتھا) اہلِ بیت

پرست مولاعلی رضی اللہ عنہ کے شائے پر مارا (کہ بیر محبت کی علامت ہے) (طبرانی المجم الاوسط جلد 2،ص 348، حدیث نمبر 2191، مجمع الزوائد، جلد 10، ص 346)

جلد 10 بش 346) کے مولاعلی رضی اللہ عنہ کو دعاء مصطفی علیستاہے:

حدیث شریف = حضرت علی رضی الله عنه سے مروی ہے کہ رسول الله علیلی نے مجھے بمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول الله علیلی آئے ہے مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی الله علیلی آئے ہے مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی

مجھے علم نہیں۔ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک رب تعالی عنقریب

تمہارے دل کو ہدایت کردے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کردے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا ، جب تک دوسرے کی بات نہ س لو، جیسے تم نے پہلے کی سی تھی۔ بیطریقہ کار

مع دوسرے ک بات مہ ن وہ سے مے چہ ک ک ک ہے۔ ہیں کہاس کے بعد تمہارے گئے فیصلہ کوواضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہاس کے بعد مجمعی بھی فیصلہ کرنے میں شک نہیں پڑا۔ (ابوداؤر کتاب المناقب، حدیث

3723، حلية الاولياء جلد 1، ص 64) كمر مير علم كاشهر بهول اورعلى رضى الله عنه در وازه:

کے میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ دروازہ: حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

عدیب مریب سر الله عنداس الله عنداس بوراید با ما الله عنداس کا الله عنداس کا الله عنداس کا درواز و ہے اسے جانے کہ وہ اس درواز و ہے لہذا جواس شہر میں داخل ہونا چا ہتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اس

وروازے سے آئے (متدرک جلد 3،ص 137، حدیث 4637، مند الفردوس جلد 1،ص 44، حدیث 106)

کنیت '' ابوتراب'' کیوں؟ حدیث شریف = حضرت ابوحازم حضرت مہل بن سعدرضی اللّٰدعنه

سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تقلیمانی کو ابوتر اب سے بڑھ کر کوئی محبوب میں بنہد میں تاریخی کام سیال العاقد بیشتر میں تاریخی

نەتھا، جب انہیں ابوتر اب کے نام سے بلایا جا تا تو وہ خوش ہوتے تھے۔

کشتی دوح رادی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنا بیئے کہ آپ کا نام ابوتر اب کیسے

راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنا بیئے کہ آپ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور علیت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر نشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے۔ آپ علی نشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے۔ آپ علیت نے فرمایا: تمہارا ججازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میر سے اوران کے آپ علیت نے فرمایا: تمہارا ججازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میر سے اوران کے

رمیان کچھ بات ہوگئ جس پر وہ خفا ہوکر باہر جلے گئے اور گھر پر قبلولہ بھی نہیں کیا۔حضور علیہ نے سی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو، وہ کہاں ہیں؟

جبکہ ان کی چادران کے پہلو سے نیچے گر گئتی اوران کے جسم پرمٹی لگ گئ تھی۔حضور علیہ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فر ماتے

ی بر رسی ہیں ہوں ہوں ہے۔ ابوتر اب اٹھو اے ابوتر اب اٹھو ' (بخاری جاتے: اے ابوتر اب اٹھو ' (بخاری کتاب المساجد ،حدیث 430 مسلم کتاب فضائل الصحابہ حدیث 5924)

کے فاتے خیبر:

حدیث شریف = حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فر ماتے ہیں کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ آ شوب چیشم کی تکلیف کے باعث معرکہ خیبر کے لئے

(بوقت روائی) کشکر میں شامل نہ ہو سکے ۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں رسول

ربر سالله الله علی الله علی الله علی الله عنه نکلے اور آپ علی الله عنه نکلے اور آپ علی الله عنه نکلے اور آپ علی ا

سے جاملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطافر مائی تو

حضور علی نے فرمایا: کل میں حجنڈ اایسے شخص کو دوں گایا کل حجنڈ اوہ شخص

پکڑے گاجس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا پیفر مایا کہ جورب

تعالیٰ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہے، رب تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی

فتح سے نوازے گا۔ پھراچا نک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کودیکھا حالانکہ

ہمیں ان کے آنے کی تو قع نہ تھی۔ پس حضور علیہ نے حجنڈ انہیں عطافر مایا

اوررب تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی (بخاری ، کتاب فضائل

اوربردبار:

حضور علی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں

نے تیرا نکاح اُمّت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ،سب سے زیادہ

علم والے اورسب سے زیادہ برد بارشخص سے کیا ہے۔ (مندامام احمد منبل

🖈 قوت مولاعلی رضی الله عنه:

حدیث شریف = حضرت جابر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں گہ غزوہ

حدیث شریف = حضرت عبدالله رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ

الصحابة حديث 1357 مسلم حديث 1872)

جلد 5،ص 26، طبراني مجم الكبير، جلد 20،ص 229)

کشتی ہوج خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا درواز ہ اٹھایا بہاں تک

كمسلمان قلعه يرچره كئے اوراسے فتح كرليا اوربير زمودہ بات ہے كہاس

دروازے کو چاکیس آ دمی مل کراٹھائے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 بس

374، مدیث 32139، فتح الباری جلد 2، ص478)

ہمولا علی رضی اللہ عنہ کی تنین صفات:

عدیث شریف = حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضور علی نے فرما یا: اللہ پاک نے شب معراج وی کے ذریعے مجھے علی کے تنین صفات کی خبر دی ہے اللہ پاک نے شب معراج وی کے ذریعے مجھے علی کی تنین صفات کی خبر دی ہے کہ وہ مونین کے سردار ہیں۔ متنقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔

(طبرانی مجم الصغیر، جلد 2 مس 88) هم مولاعلی رضی الله عنه سے سب راضی:

جب رسول الله علی کونیبر کے قلعہ قموص کی فتح کی خبر بہنجی تو آپ نے اس نعمت کا شکر بیادا کیا اور جب مولاعلی رضی الله عنه کفار کی مہم کوسر کرنے کے بعد رسول الله علیات کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور علیہ ہے ان کا بعد رسول الله علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور علیہ ہے ان کا

بعد رسوں اللہ علیہ کی بارہ ہیں جا سر ہونے کو مسور علیہ سے ان کا استفتال کیا اور اپنے خیمے سے ہاہر تشریف لائے۔حضور علیہ نے مولاعلی رضی اللہ عنہ کوا بنی آغوش میں لے کران کی پیشانی کو چوم لیا اور فرما یا مجھے

تمہاری خبر پینچی ہے اور تمہاری شجاعت کے کارنامے بیان ہوئے ہیں۔رب

راضی ہو گئے ہیں۔حضور علیہ نے فرمایا: صرف میں ہی تم سے راضی نہیں بلکہ تم سے جبرائیل، میکائیل اور تمام فرضتے بھی راضی ہیں۔ (مدارج النبوت،جلد2،ص300)

الله عنه كانكاح حكم ربي:

حدیث نثریف = حضرت عبداللدا بن مسعود رضی الله عندروایت کرتے بیں که رسول الله علیہ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے مجھے تھم دیا ہے کہ میں

عاطمه کا نکاح علی سے کردوں (طبرانی مجم الکبیر جلد 10 ،ص156 ، حدیث فاطمه کا نکاح علی سے کردوں (طبرانی مجم الکبیر جلد 10 ،ص156 ، حدیث 10305 ،مجمع الزوائد جلد 9 ،ص204)

کرب تعالی نے مولاعلی رضی اللہ عنہ کا نکاح: حدیث شریف = حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

طدیت مربیت سر بیت مسترت اس ری الله عنه سے سروی ہے کہر سوں الله عنه سے فرمایا: بیہ الله علی مسجد میں تشریف فرمایا: بیہ جبرائیل امین ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ رب تعالیٰ نے فاطمہ سے جبرائیل امین ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ رب تعالیٰ نے فاطمہ سے

تمہاری شادی کردی ہے۔اورتمہارے نکاح پر (ملاءاعلیٰ میں) جالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پرمجلس نکاح میں شریک کیا اورشجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پرموتی اور یا قوت نجهاور کرو، پھر دلکش آئکھوں والی حوریں ان موتیوں اور یا قو توں سے تھال بھر نے لگیں۔جنہیں (تقریب نکاح میں

شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرنے کو بطور تھا گف دیتے رہیں گے۔ (ریاض النضر ہ جلد 3،ص 146، ذخائر العقبی فی مناقب، ذوی القربی ص 73)

به مولاعلی رضی الله عنه کا زکاح چوشے آسان پر: مقالله مسالله مناسبان فرانسان مناسبان مناسبان

حضور علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں سر دار ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے جو دنیا میں سر دار ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہے اے فاطمہ! جب میں نے تیرا نکاح علی کے ساتھ کرنا چاہا تو خدا

فرشتوں میںصف بندی کی پھرحصرت جبرائیل علیہالسلام نے خطبہ پڑھا اور تجھےعلی کے نکاح میں دے دیا پھرایک جنتی درخت تھم خدا کی تعمیل کرتے

ہوئے جنتی زیور سے مزین ہو گیا۔ پھر میں نے بیز بورات فرشتوں پر نچھاور کئے پھرجس نے زیادہ زیورات لوٹے ، اس نے دوسروں پر فخر کیا: ام سلمہ

کئے پھرجس نے زیادہ زیورات لوئے ،اس نے دوسروں پر فخر کیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ فخر کیا کرتی تھیں کہان کے نکاح کا

ر في المدعمها مرماي بين كه تصرف فاحمه حركيا مرى من كهان مي تفاق ه خطبه حضرت جبرائيل عليه السلام نے پڑھا (تاریخ بغداد جلد 4 م 129)

الله خاتون جنت سے مولا کا نکاح:

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے ایک مرتبہ مولاعلی سے کہاا ہے گی! ہم کئی مرتبہ نبی اک عافیہ کئی سران کی شہز ادی سد و فاطمہ کل شنتہ انگلہ سرگر

نے کئی مرتبہ نبی باک علیہ سے ان کی شہر ادمی سیدہ فاطمہ کا رشتہ ما نگاہے مگر ہمیں کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ اب آپ بارگاہ رسالت میں عرض کریں

م میں لوئی متبت جواب ہیں ملا۔ آب آپ بارہ ہ رساست میں مرس مریں ہویں چینا نجید مولاعلی نے نکاح کا پیغام دیا تو نبی پاک علیست پر وہ کیفیت طاری

ہوگئی جونزول وحی کے وقت ہوتی تھی پھر پچھودیر بعد آپ علیہ نے فرمایا: اللہ کریم نے مجھے بذریعہ وحی مطلع کیا ہے کہ میں اپنی لاڈلی بیٹی کا نکاح علی

اللہ عنہ سے کردوں۔ پھر حضور علیت ہے ہے مجھے تھم و یا کہ تمام مہاجرین و انصار میں منادی

کروادوکہ وہ مسجد نبوی میں تشریف لائمیں چنانچے مہاجرین وانصار کی ایک کثیر تعداد مسجد نبوی میں تشریف لائی اور حضور علیقی نے اپنی صاحبزادی کا نکاح

مولاعلی رضی الله عنه سے کردیا۔ (مدارج النبوت، جلد 2، ص 109)

تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟ زرقانی شریف جلد 2 صفح نمبر 3 برنقل ہے کہ حضور علی ہے نے مولاعلی

سے بوچھا کہ تمہارے باس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟ عرض کیا: ایک گھوڑا

اور آیک زرہ موجود ہے۔ آپ علیہ نے فرمایا: تم جاؤاور اپنی زرہ فروخت کردواوراس سے جورقم ملے، وہ لے کرمیرے پاس آ جانا۔

مولاعلی اپنی زرہ لے کرمدینہ منورہ کے بازار میں کھڑے ہوگئے۔ پچھ دیر بعد حضرت عثمان غنی کا وہاں سے گز رہوا۔ حضرت عثمان غنی نے وہ زرہ 400درہم میں خرید کی اور بھروہ زرہ موااعلی کونخفہ میں دیں۔

400 درہم میں خرید لی اور پھروہ زرہ مولاعلی کو تخفہ میں دیے دی۔ بارگاہ رسالت میں مولانے حاضر ہوکر سارا ماجراسنا یا۔حضور علیہ نے

حضرت عثمان غنی کا ایثار د مکھے کران کے حق میں دعائے خیر فر مائی اور زرہ کی رقم سید ناصد بق اکبر کو دیتے ہوئے فر مایا: اس سے سیدہ فاطمہ کے لئے ضروری

اشیاء خریدلائیں۔سیدناصدیق اکبر جب تمام اشیاء خرید کرلے آئے تو جان عالم علیہ فیسے نے سیدہ فاطمہ کا نکاح پڑھایا۔

نخصتی اورولیمه: مارحصوند حصور نقا

الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 7 صفح تمبر 157 پرنقل ہے۔ حضرت جابر بن عبداللّدرضی اللّہ عنہ فر ماتے ہیں کہ مولاعلی کی دعوت ولیمہ میں چو ہارے اور گوشت سے کھانا تیار کروایا گیا اور اس دعوت ولیمہ سے بہترین دعوت ولیمہ

ئی نہ تھی۔ مدارج النبوت جلد 2 کے صفحہ نمبر 110 پر نقل ہے کہ حضور علیہ نے

جب حضرت فاطمه كا نكاح مولاعلى سے كيا تو حضرت فاطمه نے عرض كيا:

گھر؟ اس پرآپ علی ہے خضرت فاطمہ سے فرمایا: اے فاطمہ! میں نے تیرا نکاح ایسے خص سے کیا جومسلمانوں میں علم وضل کے لحاظ سے سب سے دانا اور بہترین ہے۔

دانا اور بہترین ہے۔

مواہب اللد نیہ جلد 2 کے صفحہ نمبر 239 پرنقل ہے کہ حضور علی ہے فرمایا: اے فاطمہ! میں نے تمہارا نکاح خاندان کے سب سے بہتر شخص سے فرمایا: اے فاطمہ! میں نے تمہارا نکاح خاندان کے سب سے بہتر شخص سے مرمایا: اے فاطمہ! میں نے تمہارا نکاح خاندان کے سب سے بہتر شخص سے مرمایا: ا

کیا ہے۔ پھر تا جدار کا کنات علیہ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: الہی! ان دونوں میں محبت پیدا فرما اور انہیں ان کی اولا د کی برکت عطا فرما نا اور ان کو خوش نصیب بناناءان پر ابنی رحمنیں نازل فرمانا اور ان کی اولا د کوتر تی اور

پاکیز گی عطافر مانا۔ خصتی کے بعد سر کا رعایت کے الائے:

مدارج النبوت جلد 2 صفح نمبر 110 پر ہے کہ حضرت اساء بنت عمیس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جب بی بی فاطمہ رخصت ہوکر مولاعلی کے گھر تشریف لائیس تواس وفت آ ہے کے پاس مجھ نہ تھا۔ آ پ رضی اللہ عنہ کے

گھر میں بستر کی جگہ ریت بچھائی گئی تھی اور تھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ موجود تھا۔ گھر میں ایک پانی کا گھڑا تھا اور ایک برتن جس سے پانی پیا جا سکے۔حضور علی نے آپ کو پیغام ججوا یا، جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں ہم اپنے اہل کے قریب نہ جانا۔

پھر حضور علیسے تشریف لائے اور حضور علیسے نے حضرت ام ایمن سے یو چھامیرا بھائی کہاں ہے؟ حضرت ام ایمن نے ایک جانب اشارہ کرتے

ہوئے عرض کیا: آپ کے بھائی اور بیٹی کے شوہرادھر ہیں پھر حضور علیہ نے ایک برتن میں پانی منگوا یا اور پھراس پر کچھ پڑھنے کے بعدوہ پانی پہلے آپ

کودیا کہاسے پی لیں اورسینہ پرمل لیں ، پھرحضرت فاطمہ کو پینے کے لئے دیا پھر حضرت علی رضی اللّٰدعنه ہے فر ما یا: تم اپنے اہل کوسنجالو پھر دونوں کو دعا

دیتے ہوئے حضور علیہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔ جب تک سیره خاتون جنت حضرت بی بی فاطمه رضی الله عنها حیات

تخییں ہمولاعلی رضی اللہ عنہ نے کوئی نکاح نہ کیا مگرسیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہاکے وصال کے بعدمولاعلی رضی اللّٰہ عنہ نے کئی نکاح کئے۔

🖈 مولاعلی رضی الله عنه کی از واج واولا د:

بہلا نکاح: حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا جن سے تین بیٹے اور تنین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔حضرت امام حسن امام حسین اور امام محسن اور نبین

بيثيال حضرت زينب بحضرت رقيها ورحضرت ام كلثوم بين _حضرت اماممحسن اور حضرت رقبه کا وصال بچین میں ہی ہو گیا تھا۔

دوسرا نکاح: حضرت ام البینین سے کیا جن سے حضرت عباس ،حضرت

جعفر، حضرت عبدالله اورحضرت عثمان رضی الله عنهم ببیرا ہوئے۔

تنیسرانکاح:حضرت کیلی بن مسعودے ہواجن سے حضرت عبیداللداور

حضرت ابوبکر رضی الله عنهم پیدا ہوئے۔ آپ کے ان دونوں صاحبزا دول

نے میدان کر بلامیں جامشہادت نوش کیا۔ چوتھا نکاح: سیدنا صدیق اکبررضی الله عنه کی بیوه حضرت اساء بنت

عمیس سے کیا جن سے حضرت محمد اصغر اور حضرت بیجیل رضی الله عنهم پیدا

ہوئے۔ان دونوں نے بھی میدان کر بلامیں جام شہادت نوش کیا۔ یا نجوال نکاح: حضرت امامه رضی الله عنها سے کیا جو که حضور علیسته کی

صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی تھیں۔آپ نے بی بی فاطمہ کی وصیت کے مطابق ان سے نکاح کیا جن سے حضرت محمد اوسط رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے

جو کہ کر بلا میں شہید ہوئے۔ چھٹا نکاح: حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے کیا جن سے حضرت محمد اکبر

رضی الله عنه پیدا ہوئے جو کہ تاریخ میں حضرت محمد بن حنفیدرضی اللہ عنہ کے نام سے شہور ہوئے۔

ساتواں نکاح: حضرت صهبارضی الله عنها ہے کیاجن سے حضرت رقید رضى الله عنها پيدا ہوئيں۔

آ تھوال نکاح: حضرت ام سعیدرضی الله عنها سے کیا جن سے حضرت

ام الحسن اور حضرت رمله کسری پیدا ہوئیں۔ نوال نکاح: حضرت محیات رضی الله عنها سے کیا جن سے ایک بیٹی پیدا

ہوئیں جو کہ بجین میں انتقال کر گئیں۔

المحرمضان کی حرمت کو با مال کرنے کی سز ا: بحارالانوارجلد 9 صفحہ نمبر 495 پرنقل ہے۔ایک شخص نے رمضان

میں شراب بی ،مولاعلی کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہاسے 80 کوڑے مارے جائیں اور قید کردیا جائے۔اس شخص کو 80 کوڑے

مارے گئے اور قید کردیا گیا۔ اگلے دن آپ نے اس شخص کو بلایا اور 20

کوڑے مزیدلگوائے، وہ شخص کہنے لگا، شراب پینے کی سزاتو 80 کوڑے ہیں پھر مجھے 20 کوڑے مزید کیوں مارے گئے؟ آپ نے فرمایا: یہ تیری

اس جراًت كى سزاہے جوتونے رمضان المبارك كى حرمت يا مال كى۔

المحمد المحورين:

حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ نمبر 79 پرنقل ہے۔مولاعلی رضی اللہ عنہ مز دوری کی غرض سے مدینہ منورہ کے اطراف میں تشریف لے گئے۔ایک

بوڑھی عورت نے سولہ ڈول یانی نکالنے کے بدلے سولہ تھجوریں دیں۔مولا علی وہ تھجوریں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ بیمیری كشتئ نوح

مزدوری ہے۔ نبی پاک علیہ نے ان میں سے پچھ مجوریں تناول فرمائیں۔

﴿ نَفْسَ كُومِيزِ ا:

حلیۃ الاولیاءجلد 1 صفحہ نمبر 87 پرنقل ہے۔حضرت عبداللہ بن شریک علبیہالرحمہ فرماتے ہیں کہ مولاعلی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرتبہ فالودہ لا با گیا۔ آپ نے فالودہ کو دیکھ کرفر مایا کہ تو بہت اچھا خوشبودار اور ذا نقہ والا

ہے لیکن میں گوارانہیں کرتا کہ میرانفس اس کاعادی ہے۔

🖈 مولاعلی کی کرامت:

كوفه والول نے مولاعلی رضی الله عنه سے عرض كيا: اے امير المونين!

اس سال در یائے فرات کی طغیانی کے سبب ہماری تھیتیاں بر با دہور ہی ہیں

کیا ہی اچھا ہوا گرآپ رب تعالیٰ سے دعا کریں کہ دریا کا یانی کم ہوجائے۔ آپ اٹھ کرمکان کے اندر تشریف لے گئے۔لوگ گھر کے دروازے پر

آپ کاانتظار کررہے تھے کہ اچانک آپ،حضور علیہ کا جبہ پہنے، عمامہ سر

ير باندهے،عصامبارك ہاتھ میں لئے تشریف لائے۔ایک گھوڑ امنگوا كراس پرسوار ہوئے اور فرات کی طرف روانہ ہوئے عوام وخواص میں بہت لوگ

آپ کے پیچھے پیچھے آئے۔جب آپ فرات کے کنارے پہنچ تو گھوڑ ہے

سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی پھرعصا ہاتھ میں لیا اور فرات کے بل پر

اسے پانی کی طرف اشارہ فرمایا تو پانی کی سطح ایک ہاتھ کم ہوگئ۔ آپ نے مصا سے پانی کی طرف اشارہ فرمایا تو پانی کی سطح ایک ہاتھ کم ہوگئ۔ آپ نے فرمایا کیا اتنا کافی ہے؟ لوگوں نے کہانہیں۔ آپ نے پھرعصا سے اشارہ س نہ کی سی متر کی کی سے مصابح تند نے سے در کے مطح نیم گئت

کیا۔ پانی ایک ہاتھ پھر کم ہوگیا۔اس طرح تین فٹ پانی کی سطح نیچے ہوگئ تو لوگوں نے کہا یا امیر المومنین بس اتنا کافی ہے۔ (شواہدالنبو قابس 310) حکے کہ ایم جہ کر اور جہ مرد اعلی ضعی اللہ عدن

کرامت مولاعلی رضی اللدعنه: جب مولاعلی جنگ صفین میں مصروف تھے۔ آپ کے ساتھیوں کو یانی

جب مولائی جنگ مین میں مقروف تھے۔ اپ کے ساتھیوں تو پای کی سخت ضرورت پڑی لوگوں نے بہت دوڑ دھوپ کی مگر بانی دستیاب نہ میں میں نہ میں میں سے جمالت کے ساتھ کا انتا ہیں ہوئے۔

ہوا۔ آپ نے فرما بااور آگے چلو، کچھ دور چلے توایک گرجا نظر آیا۔ آپ نے اس گرجامیں رہنے والے سے پانی کے متعلق دریافت کیا۔اس نے کہا یہاں

سے چھمیل کے فاصلے پر پانی موجود ہے۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المونین آپ ہمیں اجازت دیجئے ، شاید ہم اپنی قوت کے ختم ہونے سے پہلے پانی تک پہنچ جا تمیں۔ آپ نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں

پھرا پنی سواری کومغرب کی طرف موڑا اور ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے فر مایا: بیہاں سے زمین کھودو۔

ابھی تھوڑی ہی کھودی گئے تھی کہ نیچا یک بڑا سا پتھر ظاہر ہوا جسے ہٹانے کے لئے کوئی ہتھیا ربھی کارگر نہ ہوسکا۔مولاعلی نے فرمایا: بیہ پتھریانی پرواقع نہ ہلا سکے۔اب شیر خدانے اپنی آسٹین چڑھا کرانگلیاں اس پھر کے پنج رکھ کرزورلگایا تو پھر ہٹ گیا اور اس کے پنچے نہایت ٹھنڈا میٹھا اور صاف پائی ظاہر ہوا جوا تناا چھاتھا کہ پور سے سفر میں انہوں نے ایسا پانی نہ بیا تھا۔ سب نے خوب بیااور جتنا چاہا بھر لیا پھر آپ نے اس پھر کواٹھا کر چشمہ پر

ر کھ دیااور فرمایا: اس پرمٹی ڈال دو۔ جب راہب نے بیمنظر دیکھا تو آپ کی خدمت میں کھڑے ہوکر نہایت ادب سے پوچھا کہ کیا آپ پیغمبر ہیں؟ فی اینہیں سال ہے۔ مقرف فیڈوں میں؟ فی اینہیں سوحھا کھی ہیں۔ کون

فرما یا نہیں۔ کیا آپ مقرب فرشتہ ہیں؟ فرما یا نہیں۔ بوچھا بھرآپ کون ہیں؟ فرمایا: میں دامادرسول ہوں، راہب نے کہا ہاتھ بڑھا ہئے تا کہ میں اسلام قبول کروں۔آپ نے ہاتھ بڑھا یاراہب نے کہااشہدان لاالہالااللہ

ہ علا ہوں روں۔ اپ سے ہو تھے رسی یو رہ ہب سے ہوا ہمدان رہ بہ ہداں رہ بہ اسلام واشہدان محمد عبدہ ورسولہ۔ آپ نے راہب سے پوچھا کیا وجہ ہے کہتم مدت سے اپنے دین پر

قائم نے اور آج تم نے اسلام قبول کرلیا۔اس نے کہا کہ حضور! بیر گرجا اسی ہاتھ پر فتح ہونا تھا جواس چٹان کو ہٹا کر چشمہ نکا لے اور ہماری کتا بول میں لکھا ہوا ہے کہ اس چٹان کو ہٹانے والا پیغمبر ہوگا یا ان کا داماد۔ جب آپ نے ہوا ہے کہ اس چٹان کو ہٹانے والا پیغمبر ہوگا یا ان کا داماد۔ جب آپ نے

را بہب کی بیر بات سی تو اتناروئے کہ داڑھی تر ہوگئ۔ پھر فر ما یا سب تعریفیں خدا کے لئے کہ میں اس کے یہاں بھولا بسرانہیں ہوں بلکہ میرا ذکر اس کی

☆ شهادت مولاعلی رضی الله عنه:

رسول الله عليه في مولاعلى رضى الله عنه سے فرمایا: دوآ دمی بڑے

، میں کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اورائے علی! دوسراوہ شخص جو تیرے سرپر تلوار اوٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اورائے علی! دوسراوہ شخص جو تیرے سرپر تلوار

مارکرداڑھی کونز کردیےگا۔(صواعق محرقہ ص290) 17 رمضان المبارک 40ھ کومولاعلی رضی اللہ عنہ نے علی اصبح بیدار

17 رمضان المبارك 40 ھ كومولاعلى رضى الله عنه نے على التج بيدار ہوكرا ہے بينے حضرت امام حسن رضى الله عنه سے فرما يا كه رات ميں نے

خواب میں رسول اللہ علیہ سے شکایت کی ہے کہ آپ کی اُمّت نے میرے ساتھ کی ہے کہ آپ کی اُمّت نے میرے ساتھ کے دوی اختیار کی ہے کہ اس نے سخت نزاع ہر یا کردیا ہے۔

مرسطالته نے جواب میں مجھ سے فرما یا کتم رب تعالیٰ سے دعا کرو چنانچہ مدین کا العقال میں مجھ سے فرما یا کتم رب تعالیٰ سے دعا کرو چنانچہ

میں نے بارگاہ رب العزت میں اس طرح دعا کی کہا ہے میرے مولا! مجھے تو ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچاد ہے اور میرے بجائے ان لوگوں کا ایسے

ان و دن سے داسطہ ڈال جو مجھ سے بھی سخت ہو۔ شخص سے واسطہ ڈال جو مجھ سے بھی سخت ہو۔ بھر میں افرال جو مجھ سے بھی سخت ہو۔

ابھی آپ بیددعا فر مارہے تھے کہ اتنے میں ابن نباح موذن نے آ کر آ واز دی۔الصلوٰ ق الصلوٰ ق! چنانچیمولاعلی رضی اللّدعنه نماز پڑھانے کے لئے

آ واز دی۔انصلوٰ ۃ انصلوٰ ۃ! چینانچہ مولاعلی رضی اللّہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے گئے۔ گھر سے چلے۔راستے میں آپ لوگوں کونماز کے لئے آ واز دے دے کر ا چانک آپ پرتگوار کا ایک بھر پوروار کیا (بیخارجی تھاجس کے دل میں مولا

کا بغض تھا) وارا تناشدیدتھا کہ آپ کی پیشانی کن پٹی تک کٹ گئی اور تلوار و ماغ پر جا کر تھہری۔ اتنی دیر میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور قاتل کو پکڑلیا۔ بیشدیدزخم تھا۔ مولاعلی رضی اللہ عنہ کو زخی حالت میں گھر لے جایا گیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص 373، مطبوعہ پروگریسیو بکس) عبدالرحمن ابن ملجم کو پکڑ کر جب مولاعلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس بد بخت سے بو جھا کہ تخفے کس چیز نے مجھے مارنے پر گیا تو آپ نے اس بد بخت سے بو جھا کہ تخفے کس چیز نے مجھے مارنے پر

آ مادہ کیا؟ ابن ملجم نے آ ب کے سوال کونظر انداز کرتے ہوئے کہا میں نے اس تلوار کو 40 دن تک تیز کیا اور رب تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سے وہ تخص مارا جائے جومخلوق کے لئے شرکا باعث ہو۔

مارا جائے جو حکول کے لئے نثر کا باعث ہو۔ بیس کرمولاعلی رضی اللہ عنہ نے فر مایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اس تلوار سے مارا جائے گا۔ پھرمولاعلی رضی اللہ عنہ نے حاضرین محفل بالخصوص اپنے

بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرما یا: اگر میں ٹھیک نہ ہوسکا توتم قصاص کے طور پراسی تلوار سے ایک ہی وار میں اسے ل کرڈالنا۔ (تاریخ طبری جلد 3، ص ص 351)

ا 35) مولاعلی رضی اللہ عنہ جملہ کے بعد تین دن علیل رہے اور 21 رمضان كشائئ نوح

المبارك 40 هركوآب نے جام شہادت نوش فرمایا۔امام حسن ،امام حسین اور حضرت عبدالله بن جعفر رضى الله عنهمانے آپ کونسل دیا اور امام حسن رضی

الله عنه نے نماز جنازہ پڑھائی اور نجف اشرف میں سپر دخاک کیا گیا۔ پہلے

نجف اشرف کوفہ کے ساتھ تھا مگر بعد میں الگ ہو گیا۔

رب تعالی مولاعلی رضی الله عنه کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین

اہلیبیت اطہار کے دوسرے امام محنی کی محمد محنی امام حسن محنی کی مصرت امام حسن محنی اللہ عنہ

ﷺ.....حضرت امام حسن مجتنبي رضى الله عنه مولاعلي رضى الله عنه اور

ﷺ۔....حضرت امام مسن جبی رسی اللہ عنہ مولا سی رسی اللہ عنہ اور خضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بڑے بیٹے اور نبی یاک علیہ اور

حضرت خدیجہرضی اللہ عنہا کے بڑے نواسے نتھے۔ ﷺ **ولادت باسعادت:** آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 15

رمضان المبارک3ھ میں مدینہ میں ہوئی۔ ﷺ کے کقب اور کنیت ابو محمد

جری اور کنیت معلب ا**ور حسیت**: آپ کا گفت جبی اور کنیت

الله كريم كے محبوب علي في نے ركھ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضور علیہ ہے۔ تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ ،اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے

عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ (بیس کر) نبی پاک علیہ اس نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر فرمایا: میں نے اس کا نام حضرت ہارون

علیہ السلام کے بیٹے شبر کے نام پر رکھا ہے۔ (مندامام احمد ابن منبل جلد 1، ص 118، حدیث 935، سیجے ابن حبان، جلد 15، ص 410، حدیث ﴿ كَانُول مِين سركار عَلَيْكَ فِي أَوْان دى:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ کو

د یکھا کہ آپ علی ہے نے سیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہال حسن بن علی کی ولا دت ہونے پران کے کا نوں میں نماز والی اذان دی۔

(ترمذى، كتاب الاضاحى، حديث 1514)

المخودعقيقه كيا:

نبی یاک علی فی نے حضرت حسن رضی الله عنه کا عقیقه خود اپنے دستِ مبارک سے کیا اور بالوں کو منڈوا کر اس کے ہم وزن چاندی صدقہ کی۔

(اسدالغابه جلد 3، ص 13) 🖈 دوجانورذنځ کئے:

حضرت عبدالله بن عباس رضى الله عنه سے مروى ہے كہ حضور علي في

حسنین کریمین (امام حسن اورامام حسین) کی طرف سے عقیقے میں دودود نیے ذَنْ كُنِي رُنساني ، كتاب العقيقة حديث 4219)

☆ حسن وحسين جنتي نام:

ابنِ سعد نے حضرت عمران بن سلیمان کے حوالے سے قال کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں۔ زمانہ

جاہلیت میں عرب میں یہ دونوں نام پوشیدہ تھے۔ (صواعق المحرقہ ص

حضرت انس بن ما لک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن على رضى الله عنه سے بڑھ كرحضور عليہ سے مشابہت ركھنے والانہیں تھا۔ (بخاری شریف، کتاب فضائل الصحابۃ ،حدیث 3752)

🚓 گلشن رسالت کے پھول:

1 حضرت عبدالله ابن عمر رضى الله عنه فرمات بين كه ميس نے حضور علیہ کوارشا دفر ماتے سنا کہ حسن اور حسین ہی تو میرے گشن دنیا کے

دو پھول ہیں۔ (تر مذی کتاب المناقب حدیث 3770) 2.....حضرت ابوابوب انصاری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں

حضور علیشه کی بارگاه میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ)حسن وحسین آپ علیسے كے سامنے يا گود ميں كھيل رہے تھے۔ ميں نے عرض كيا: يارسول اللہ عليہ ا

كياآبان سے محبت كرتے ہيں؟ يين كرآب علي فرمايا: ميرے گلشن د نیا کے بہی تُو دو پھول ہیں جن کی مہک کوسونگھتا رہتا ہوں (اور انہی

پھولوں کی مشک کی خوشبوسے کیف وسروریا تا ہوں)

(طبراني مجم الكبير، جلد 4، ص 155 ، حديث 3990)

المحسنين سے محبت برانعام:

فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور علیہ کی خدمت میں حاضر

ہوا۔ آپ علیہ باہرتشریف لائے اور آپ کسی چیز کواپنے جسم سے جمٹائے

ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا توعرض

كيا: يارسول الله عليسة! آپ نے كيا چيز جمثار كھى ہے؟ آپ نے كيڑاا ملا يا

تو وہ حسن اور حسین تھے۔فرمایا: بیرمبرے بیٹے ہیں۔اے اللہ! میں ان

سے محبت کرتا ہوں، تُوبھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے

الله عليه كاطويل سحده:

حضرت عبدالله بن شدا درضي الله عنه اپنے والد شدا دين ہار رضي الله

سے بھی محبت کر۔ (نزیذی کتاب المناقب، حدیث 3769)

حضرت اسامہ بن زیدرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہول نے

🖈 مجھ سے محبت اور مجھ سے بغض:

حضرت الوہريره رضي الله عنه سے مروى ہے كہ حضور عليك في فرمايا:

جس نے حسن اور حسین سے محبت کی ،اس نے در حقیقت مجھ ہی سے محبت کی

اورجس نے حسن وحسین سے بغض رکھا،اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (ابن

کشتی دوح عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے باس تشریف لائے اور آپ علیہ حسن یاحسین (میں سے سی ایک

ہمارے پا ک سریف لا جے اور اپ عیصی کن یا میں ایک سے جا ایک شہزاد ہے) کو اٹھائے ہوئے سے حصور عیصی نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھادیا پھرنماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھانا شروع کردی۔ نماز

ے دوران حضور علیہ نے طویل سجدہ کیا۔شداد نے کہا: میں نے سراٹھا کر کے دوران حضور علیہ نے طویل سجدہ کیا۔شداد نے کہا: میں نے سراٹھا کر دیکھا توشہزادہ پشت مبارک پرسوار ہے۔ میں پھرسجدہ میں چلا گیا۔ جب

نے نماز میں اتناطویل سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرالہی واقع ہوگیا ہے یا آپ پروحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ علیہ ہے فرمایا:

الیی کوئی بات نہ تھی گریہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوارتھا، اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھانہ لگا ، جب تک کہاس کی خوا ہش پوری نہ ہو۔

(نسائی کتاب اتطبیق حدیث 1141)

کے امام حسن رضی اللہ عنہ کی عباوت: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ

زبردست عابد، بے مثل زاہداورافضل ترین عالم تھے۔ آپ نے جب بھی جج کیا، پیدل کیا۔ بھی بھی ننگے پاؤں جج کے لئے جاتے تھے۔ آپ اکثر موت، عذاب قبر،صراط اور بعثت ونشورکو یا دکر کے رویا کرتے تھے۔ جب کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو بید کی مثل کا نینے لگتے تھے۔ آپ کامعمول تھا

كه جب مسجد كے دروازے ير پہنچتے تو خدا كومخاطب كركے كہتے: ميرے

یا لنے والے تیرا گنہگار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے۔اے رحمن ورجیم!اپنے

ا چھوں کے صدقہ میں مجھ جیسے برائی کرنے والے بندہ کومعاف کردے۔
آپ جب نماز مجھ جیسے فارغ ہوتے تھے تواس وفت تک خاموش بیٹے رہتے
تھے، جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔(روضۃ الواعظین ، بحارالانوار)

ہے حبیب کبریا علیہ کی زبان حسنین کے منہ میں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور علیقے کے ساتھ (سفر میں) نکلے۔ ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ علیقہ نے حسن وحسین کی آ وازسنی۔ دونوں رور ہے تھے اور دونوں

ا پنی والدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ علیہ ان کی طرف تیزی سے پہنچے اور بوچھا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ نے عرض کیا:

انہیں شخت بیاس لگی ہے۔(ان دنوں پانی کی شخت قلت بھی) آپ علیقہ نے سیرہ سے فر مایا: ایک بچپہ مجھے دوء انہوں نے ایک کو

پردے کے بنچے سے پکڑادیا۔ پس آپ علی ہے۔ اس کو پکڑ کراپنے سینے سے لگالیا مگروہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رور ہا تھااور خاموش نہیں ہور ہا

كشتئ نوح تھا۔ پس آپ علیہ نے اس کے منہ میں اپنی زبان ڈال دی۔ وہ اسے

چوسنے لگا جتی کہ سیرانی کی وجہ سے سکون میں آ گیا۔ پھر دوسر ہے کو بھی اسی طرح سیراب گیا۔سووہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوہارہ ان کےرونے کی آ واز نہتی۔

(طبراني مجم الكبير، جلد 3، ص 50، صديث 2656) 🖈 دوش نبوت کے سوار:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ ہے ماطمہ کے گھر کے سامنے رکے تو آپ علیہ نے سیرہ

فاطمہ کوسلام کیا۔اتنے میں حسنین کریمین میں سے ایک شہز ادہ گھرسے باہر ا گیا۔حضور علی نے ان سے فر مایا: اپنے باپ کے کندھے پرسوار ہوجاؤ،

تُو (میری) آئکھ کا تارا ہے،حضور علیہ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور علیاللہ کے دوشِ مبارک پرسوار ہو گئے پھر دوسراشہزادہ حضور علیالہ کی طرف تكتا ہوا باہر آگيا تو اسے بھی فرمايا: خوش آمديد، اپنے باپ كے

كندهے پرسوار ہوجاؤ، تو (ميرى) آنكھ كاتارا ہے اور حضور عليہ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا ہی وہ حضور علیہ کے دوسرے دوش

مبارک پرسوار ہو گئے۔

(طبراني مجم الكبيرجلد 3م 49، حديث 2652)

المرع بيوں كاخيال ركھنا:

یاس تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کوساتھ لے گئے ہیں۔حضور علیہ ان کی تلاش

میں متوجہ ہوئے تو انہیں یانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے یا یا اور ان کے

سامنے کچھ تھجوریں بچھی ہوئی تھیں۔آپ علی ہے نے فرمایا: اے علی! خیال

ر کھنامیرے بیٹوں کوگرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔ (متدرک

🖈 جنتی جوانوں کے سردار:

حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول الله علیہ

للحاكم جلد 3، ش 180 ، حديث 4774)

سیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور علیہ میرے

نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی کتاب المناقب، حديث 3768)

المحنت کے دوستون:

1حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ ہے

نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دوستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں

اور آپ علی نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہوجا سی گے تو

ب سنونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ رب نعالی فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجود گی کے ذریعے مزین نہیں کردیا؟ (یہی تو

میرے2 سنون ہیں) (طبرانی مجم الاوسط، جلد 1، ص 108، حدیث 337)

2..... حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ نے فر ما یا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا: میں تم سے بہتر ہوں دوزخ نے کہا۔ میں تم سے بہتر ہوں، جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ

دوزح نے کہا۔ بین تم سے بہتر ہوں ، جنت نے دوزح سے پوچھا میں وجہہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران ، فرعون دینر معد ایس دن نام شہر گئے ۔ تال نام دن کیا نام ج

اورنمر ودہیں۔اس پرجنت خاموش ہوگئ۔رب تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فر مایا: تُوعا جز ولا جواب نہ ہو، میں تیرے دوستونوں کوحسن اورحسین کے ذریعے مزین کر دول گا۔پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شر ماگئی جیسے

کہ امام مسن رضی اللد عنه کا صبر: ایک روز حضرت امام حسن رضی الله عنه کوفه کے دارالخلافه کے دروازے پرتشریف فرماتھے۔صحراسے ایک دیہاتی آیا اوراس نے آتے

ہی آپ کواور آپ کے دالدین کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ آپ نے اس

پھر کہا: آپ ایسے ہیں اور آپ کے والدین ایسے ہیں۔حضرت امام حسن رضی الله عنه نے اپنے غلام سے فرمایا: طشت میں جاندی بھر کرلاؤ اوراسے

وے دو پھرفر مایا: ایے دیہاتی ہمیں معذور سمجھنا، گھر میں اس کے سوا کیجھاور

ند تھاور نہاس کے دینے سے انکار نہ ہوتا۔ جب دیہاتی نے آپ کا بیصبر وکل د یکھا تو کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یقینا آپ فرزند رسول ہیں۔ (کشف الحجوب، ص 111)

🖈 میرایه بیٹاسید ہے:

نبی باک علی نے حضرت امام حسن مجتبی رضی الله عنه کی نسبت فرمایا:

میرایه بیٹاسید ہے (سیادت کاعلمبر دارہے) رب تعالیٰ اس کی برکت سے دو بڑے گروہ اسلام میں صلح فرمادے گا۔

(بخاری، کتاب اصلی ، حدیث 2704) امام حسن رضی الله عنداینے والدمولاعلی رضی الله عند کی شہادت کے حیر

ماہ تک خلافت کے منصب پر فائز رہے (آپ نے صرف اہلیان کوفہ سے بیعت لی تھی) اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس

آئے اور اللہ تعالیٰ کا حکم اور فیصلہ دھندہ تسلیم کرکے مندرجہ ذیل شرا کط آپس میں طے ہوئیں کہ فی الوقت امیر معاویہ رضی اللہ عنه خلیفہ بنائے جاتے ہیں

مدینہ، عراق اور حجاز کے باشندوں سے مزید کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا بلکہ

صرف وہی ٹیکس وصول کیا جائے گا جومولاعلی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لیا جار ہاہے۔امام حسن کے ذمہ جو قرض ہے،اس کی تمام ترادا ٹیگی حضرت امیر معاویدرضی اللہ عنہ کریں گے۔

معاویدرضی الله عنه کریں گے۔ ان شرا نَط کوحضرت امیر معاویہ رضی الله عنه اور امام حسن رضی الله عنه نرقد ان کر ارادہ ساہمی صلح برمگئی اور اور صفور حقالاته کا معجز ۔ نظامہ برمگی ارجہ

نے قبول کرلیااور ہا ہمی سکے ہوگئی اور یوں حضور علیہ کا یہ مجمزہ ظاہر ہوگیا جو آپ حصور علیہ کا یہ مجمزہ ظاہر ہوگیا جو آپ حصالیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا بیہ بیٹا سید (حسن) مسلمانوں کی دو

جماعتوں میں صلح کرائے گا۔امام حسن رضی اللّٰدعنہ نے ان شرا ئط کے ساتھ 41ھ میں خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰدعنہ کے سپر دکر دی۔

(تاریخ انخلفاء، ص398، مطبوعه پروگریسیولا ہور) کیا امورخلافت سپر دکرنا اور سطح کرنا

ا پیھے آ دمی کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تمام امور کا حضرت امیر معاویہ رضی

اللّٰدعنہ کے سپر دکرنا اور ان سے سلح کرنا بیر ثابت کرتا ہے کہ حضرت امیر معامی ضی اللہ عن شالم مرفاسق اور فاحر نہ ستھ ماک زکر ہومی ستھ لہ ز الگر

معاویه رضی الله عنه ظالم، فاسن اور فاجر نه نتھے بلکہ نیک آ دمی نتھے لہذا اگر

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر بھی آئے گا اس کئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان
ہستیوں کے بارے میں اپنی زبان بندر کھیں۔
دوسری بات پہلی معلوم ہوئی کہ نبی پاک علیہ کا پیفر مانا کہ ' میر ابیٹا
سید ہے ،مسلمانوں کے دو بڑے گروہ میں سلم کرائے گا' اس سے واضح

سید ہے، مسلمالوں نے دو بڑے کروہ بیل کی کرانے کا اس سے وا ک ہوگیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ بھی مسلمانوں کا بڑا گروہ تفاجو لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ پر طعن کرتے ہیں وہ ہوش کے ناخن لیس کیونکہ رسول اللہ علیہ ہے ان کے گروہ کو اسلامی گروہ قرار دیا

☆ دوباره خلافت کی افواه:

۔ خلافت سے دستبرار ہونے کے پچھ عرصہ بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ جلے گئے اور پھر وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ حاکم نے جبیر بن

نفیر کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک روزعرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ پھرخلافت کے خواستگار ہیں۔ بیس کر امام حسن

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وفت عربوں کے سرمیرے ہاتھ میں تھے (عرب میری بیعت کر چکے تھے)اس زمانے میں جس سے چاہتا، میں ان

ر سرب بیرن بیت مرتب سے جاہتا ہی کرادیتالیکن اس وفت میں نے صرف اللہ

۔ کے لئے دستبر دار ہوگیا ہوں۔اباس کو باشندگانِ تجاز کی خوشنو دی کے لئے کیا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ بیاس طرح ممکن ہے؟ (تاریخ الخلفاء،ص 396)

ﷺ امام حسن رضی الله عنه کوامیر معاویدرضی الله عنه نے خوب نذرانے دیئے:

موب مدرائے دیے۔ امام حسن اور امام حسین رضی اللّه عنهما کوحضرت امیر معاویہ رضی اللّه عنه سالا نہایک لا کھ درہم لبطور وظیفہ دیتے ،اس کےعلاوہ تھوڑ بے تھوڑ ہے و تفے

سے حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰدعنه حضرات حسنین کریمین کو لاکھوں درہم پیش کرتے۔ زندگی بھرحضرت امیر معاویہ نے جوسنین کریمین رضی اللّٰدعنہما

كى خدمت كى ،ان كى تعداد كروڑ ول رو پبيہ۔ (تاریخ الخلفاء ،البدا بيوالنها بيہ صواعق المحرقہ ، کشف المحجوب)

محتر م حضرات! اگر کوئی شخص ظالم وجابر ہوتو نیک لوگ اس کا ایک روپیہ بھی لینا بیند نہیں کرتے اور بیہاں ساری زندگی حسنین کریمین رضی الڈیمنہما

بی لیما بیند ہیں کرنے اور یہاں ساری زندی مسین کریمین رضی اللہ صہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نذرانے قبول کرتے رہے لہذا ثابت كشتئ نوح

ہوا کہامام حسن رضی اللہ عنہ کے نز دیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ، كا تنب دحى ، عادل اور سيج انسان تنھے۔ جب امام حسن رضى الله عنه

کے نزد یک آپ عادل تھے تو بھر ہمارے نزدیک بھی سیچے اور عادل ہیں۔ مسى نے كيا خوب كہا:

'' جس امیر معاویه رضی الله عنه سے امام حسن رضی الله عنه کی سلح ہماری

بھی ان سے سلح اورجس یز بدسے امام حسین رضی اللہ عنہ کی جنگ، ہماری بھی اس پلید سے جنگ'

امام حسن مجتبي رضى الله عنه كي اولاد:

بيشے: آپ کے 12 بٹے تھے:

1_حضرت زید، 2_حضرت حسن مثنیٰ، 3_حضرت حسین الاثرم، 4_ حضرت طلحه، 5_حضرت اساعیل، 6_حضرت عبدالله، 7_حضرت حزه، 8_

حضرت ليفقوب، 9_حضرت عبدالرحمن، 10_حضرت ابوبكر، 11_حضرت عمر، 12 حضرت قاسم رضوان التدييم اجمعين

> بيشيان: آپکى يانچ بيٹيان تين المنهاوت سے پہلے خواب ویکھا:

امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہان کی دونوں آ تکھوں کے

در میان ' قل ہواللہ احد' ککھا ہوا ہے۔ جس وقت آپ نے خواب بیان کیا تو اہلیت اطہار بہت خوش ہوئے لیکن جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خواب سنا تو انہوں نے تعبیر یہ بتائی کہ اگر آپ کا خواب سچاہے، تو آپ کی زندگی کے چندروز باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ، اس خواب کو

و یکھنے کے بعد آپ کوشد ید قسم کا زہر دیا گیا جس کے باعث آپ شہید ہوگئے۔(تاریخ انخلفاء، ص400، البدایہ والنہایہ، جلد 4، ص43)

ہو گئے۔(تاریخ انخلفاء، ص400، البدایہ والنہایہ، جلد 4، ص43)

ہو گئے۔ (تاریخ انخلفاء، ص400، البدایہ والے کی نشاند ہی نہیں گی:

کے زہر دینے والے کی نشا ندہی نہیں گی: بعض جاہل اور بدبخت یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو

ز ہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔ یہ بات بددیانتی پر ببنی ہے کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہی اس کا نام نہیں بتایا کہ مجھے کس نے زہر دیا۔ اب تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 399 برامام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی

جاب ہاری، مطاع میں مراف کا چراہ جائی ہاندیں ایران میں استین میں میں۔ بق سنتے ۔ 1امام حسین رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ امام حسن رضی اللہ

۔ 1 ۔۔۔۔۔امام حسین رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ زہر دینے والے کی نشا ندہی کر دیں لیکن آپ نے نام بتانے کے بجائے

یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے۔کوئی شخص میرے گمان کی بناء پر کیوں قبل ہو۔ (بیعن میں نے کسی پر گمان کیا اور اصل میں قاتل وہ نہ ہواتو) (تاریخ الخلفاء، ص 399) كشتئ نوح

2....شہادت سے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی امام

حسین رضی الله عنه سے فر مایا: اے میرے بھائی! مجھے تین بارز ہر دیا گیا

ہے مگر اس طرح کا زہر مجھے بھی نہیں دیا گیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے

یو چھا آپ کوکس نے زہر دیا ہے؟ فرمایا: کیا تیرے سوال کا مقصد بیہ ہے کہ تُو

ان سے جنگ کرے مگر میں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں۔

(صواعق المحرقة ص345)

محترم حضرات! امام حسن رضى الله عنه زهر دينے والے كا نام نہيں بتا

رہے اور اس معاملے کورب تعالیٰ کے حوالے کردہے ہیں مگر اس دور کے

بد بخت لوگ ناجانے کس کا نام لے کرصحابہ کرام سے اپنا بغض نکال رہے

ہیں۔رب تعالیٰ ایسوں کے شرسے ہمیں بچائے۔

3....جب امام حسن رضى الله عنه كى شهادت كاوفت قريب آياتو آپ نے اپنے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ ہے کہا: اے بھائی! ہمارے والدنے

خلافت کو جاہا تو رب تعالیٰ نے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کو دے دی

پھر چاہا تو رب تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ پھر شور کی کے وقت آپ کویقین تھا کہ مجھے خلافت ملے گی ، حق تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی

الله عنه كود بے دی۔

حضرت عثمان غنی رضی الله عنه شهید ہو گئے تو ہمارے والد کی بیعت کی

کھتی ہوح گئی پھر ان سے تنازعہ کیا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے تلوار سونپ لی گر خلافت کا معاملہ صاف نہ ہوا۔ خدا کی قسم! میر سے نز دیک حق تعالیٰ ہم میں نبوت اور خلافت کوا کھٹانہیں کر ہے گا۔ میں جانتا ہوں کہ کوفہ کے لوگ تجھے دھوکہ دیں گے۔ میں نے حضرت

میں جانتا ہوں کہ کوفہ کے لوگ تخبے دھوکہ دیں گے۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ کے ساتھ دنن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا

عاصیری اللہ مہاسے مور عیصہ سے ما طادی ہونے کی وہ س ۱۹۵ مہار میں سے اور آپ رضی اللہ عنہانے اسے قبول کرلیا ہے۔ جب میں فوت ہوجاؤں توحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کراس بات کا مطالبہ کرنا میر اخیال

تو مطرت عائشہ رہی القدعنہائے پاس جا تراس بات کا مطالبہ تر نامیر اخیال ہے کہ لوگ عنفریب اس سے روکیں گے۔اگر وہ ایسا کریں تو ان سے بحث نہ کرنا۔(صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 344)

محتر م حضرات! آپ نے امام حسن رضی اللّٰدعند کی آخری گفتگوساعت
کی جس سے چند با تنیں معلوم ہوئیں۔
پہلی بات تو رہے ہے کہ امام حسن رضی اللّٰدعنہ کاعقیدہ تھا کہ حضرات ابو بکر

بہی بات و بیہ ہے لہ اہ کہ کاری اللہ عبدہ معیدہ کا تعیدہ کا اور ہے۔ وعمر وعثان رضی اللہ عنہما کوخلافت حق تعالی نے عطافر مائی ہے۔ دوسری بات بیمعلوم ہوئی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ ایسے روشن ضمیر نتھے کہ انہوں نے اپنی مومنانہ فراست سے جان لیا کہ میر سے بھائی امام حسین

رضی اللّٰدعنہ کے ساتھ کوفہ والے دھو کہ بازی کریں گے۔ تنیسری بات بیمعلوم ہوئی کہ حضرت امام حسن رضی اللّٰدعنہ اور حضرت عائشہ صدیفہ رضی اللہ عنہا کے باہمی تعلقات بہت انتھے نے۔اگر انتھے نہ ہوئے نہ مونے کی ہونے تو امام حسن رضی اللہ عنہ بھی حضور علیلتہ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت نہ مانگئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بھی بھی بھی بھی انہیں اجازت نہ

دینیں۔ ثابت ہوا کہ دشمنانِ صحابہ بکواس کرتے ہیں۔امام حسن رضی اللّٰدعنه اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰدعنہا میں باہمی محبت تقی۔

5 رہیج الا ول حضرت امام حسن رضی اللّٰدعند نے جام شہادت مدیبنہ منور ہ میں نوش فر مایا تو امام حسین رضی اللّٰدعنہ نے حضرت عا کشہ رضی اللّٰدعنہ سے

میں توس فرمایا تو امام سمین رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے تدفین کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی لیکن حاکم مدینہ

مروان حائل ہواجس پرامام حسین رضی اللّٰدعنہ اور آپ کے ساتھیوں نے ہتھیا رسنجال لئے گر حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰدعنہ نے درمیان میں صلح کرادی اور آخر کارحضرت امام حسن رضی اللّٰدعنہ کوجنت البقیع میں سپر دخاک

ادی اورآ خرکار حضرت امام حسن رضی الله عنه کوجنت اجھیج میں سپر د خاک اِگیا۔

بنازه میں بڑی تعداد: بنازہ میں بڑی تعداد: باز میں بڑی

وفت آپ کی عمر 46 سال تھی۔ (البدایہ والنہایہ، جلد 8،ص 44، صواعق المحرقہ ص139)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال 69 ھ میں ہوا۔ شہادت کے

یہ (139) تعلبہ کہتے ہیں کہامام حسن رضی اللہ عنہ کو بقیع میں دن کیا جار ہاتھا تو میں

كشائ دوح وہاں موجود تھا۔لوگوں کا اتنااجتماع تھا کہ اگرسوئی بھینگی جاتی تو آ دمیوں کے

سر پرگرتی، زمین پرنهگرتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه بلند آ واز سے

کہدرے تھے: لوگو! تم رسول اللہ علیہ کے جس فرزند پرمٹی ڈال رہے ہو،

میں نے ان کے بارے میں نبی یاک علیہ کو پیفر ماتے ہوئے سنا کہ جو

حسن کودوست رکھتا ہے، وہ مجھے بھی دوست رکھتا ہے۔ (تہذیب التہذیب،

امام حجرعسقلانی علیهالرحمه)

رب تعالیٰ امام حسن مجتبیٰ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات سے ہرمسلمان کو مالا مال فر مائے۔ آمین ثم آمین

اہلیت اطہار رضوان اللہ ایم اجمعین کے تیسر ہے امام المحسد اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ

☆ مدت حمل:

امام حسین رضی اللّٰدعنه کی مدت حمل جھ ماہ ہے۔حضرت بیجی علیہ السلام محسین صبی اللّٰ عند کے مارہ یکو کی اور ایمون میں اجس کی میں حمل

اورامام حسین رضی الله عنه کے علاوہ کوئی ایسا بچپرزندہ نہ رہاجس کی مدت حمل جھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواہدالنبو ق بس 228 ،مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

﴿ ولا دت باسعادت:

آ پ کی ولادت باسعادت 4 شعبان المعظم 4ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آ پ اپنے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ سے گیارہ ماہ دس دن بعد پیدا

کنام رسول الله علیه فی مطالع میں اللہ علیہ السلام کے جھوٹے بیٹے شہر کے نام بررکھا۔لفظ شبیر کا عربی میں ترجمہ حسین بنتا

ہے۔آپ کی کنیت ابوعبراللہ ہے۔ ﷺ القابات: ذکی ،شہیراعظم، امام عالی مقام، امام عرش مقام، سیر

> شباب اہل الجنة ، سبط الرسول اور ربیحانِ الرسول شباب اہل الجنة ، سبط الرسول اور ربیحانِ الرسول کے اللہ علیہ میں میں اللہ میں میں اللہ میں

مر ولا دت سے میں واب. حضور علیہ کی چی جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام كشتئ نوح

الفضل بنت حارث رضی الله عنها ایک دن بارگاه رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے ایک پریشان کن خواب دیکھا ہے۔خواب بیان کرنے کی جرات نہیں ہے۔ جب حضور علیہ نے بار بار در یافت فرما یا تو

انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ آپ علیہ کے جسم انور کا ایک مکڑا کاٹ کرمیری گودمیں رکھ دیا گیا۔

یہ بن کر نبی یاک علیہ (مسکرائے اور) فرمایا کہتم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر سے سے کہ) فاطمہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جو

تمهاری گود میں کھیلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں تھیلے۔

(دلائل النبو ة للبيهقي)

مركار عليسية كاكرم: جب امام حسین رضی الله عنه کی ولا دت ہوئی تو رسول الله علیہ تشریف

لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ پھرمحبت وشفقت سے گود میں اٹھایا۔

كانول ميں اذان دا قامت كہى تحسنيك فرمائى پھرساتويں دن دومينڈھے

ذرج كرك آپ كاعقيقه كيا-

کشتی دوح کامام مسین رضی اللد عنه سے حضور علیساتھ کی محبت:

امام حسین رضی الله عنه سے حضور علی ہے کی محبت: 1 حضرت ابو ہر برہ رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے متاللہ میں سے متاللہ میں سے متاللہ میں سے میں سے متاللہ میں سے میں سے متاللہ میں سے میں سے میں سے متاللہ میں سے میں سے متاللہ میں سے م

حضور علی کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللّٰدعنہ کے ہوٹٹوں کواس طرح چوستے تھے جیسے کہ آ دمی تھجور چوستا ہے۔

(نورالابصار، صفح نمبر 114) 2.....2 بعلی بن مره رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور علیت فی الجسین محمد میں میں حسین میں میں میں اللہ عنہ سے دوایت ہے کہ حضور علیت کے

نے فر مایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ رب تعالیٰ اس سے محبت فر مائے ، جوحسین سے محبت رکھے، حسین میری اولا د میں سے ایک

مبت ربات، بو میں سے جب رہے، میں بیرن اولوریں ہے۔ فرزند ہے۔(مصنف ابن البی شیبہ کتاب الفضائل حدیث 32196، جلد 6 من 380)

المرسين رضى الله عنه كارونا حضور عليسة كوتكليف ديتا ہے: الله عنه كارونا حضور عليسة كوتكليف ديتا ہے:

حضرت بزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیقہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہا ہرتشریف لائے اور مصنور علیقہ کے گھر سے ہا ہرتشریف لائے اور سیدہ فاطمہ کے گھر کے بیاس سے گزرے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو

روتے ہوئے سنا۔ آپ علیہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکایف ویتا ہے۔

(طبراني بمجم الكبير، جلد 3، ص116 ، حديث 2847)

🖈 سات نجباء ونقباء:

گئے۔راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بوچھا: وہ کون

ہیں؟ تو مولاعلی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اور میرے دونوں بیٹے، جعفر،

حمزه، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمير، بلال، سلمان، مقداد، حذيفه، عمار اور

المرون سے شخنے تک مشابہ:

خواہش ہوکہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کودیکھے جوگر دن سے شخنے تک رَنگت اور

صورت دونول میں حضور علیہ کی سب سے کامل تصویر ہوتو وہ حضرت حسین

🛠 حسين رضى الله عنه ميرى سخاوت كاوارث:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیرہ فاطمہ رضی اللہ

حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی ہیہ

عبراللدابن مسعودرضي اللعنهم اجمعين -

رضی اللہ عنہ کود کیے لے۔

كرتے ہيں كەحضور عليك نے فرمايا: ہر نبي كوسات نجيب يا نقيب عطاكتے

(ترمذي كتاب المناقب، حديث 3755)

(طبراني معم الكبير، جلد 3، ص 95، حديث 2768)

حضرت مسيب بن نجبه رضى الله عنه، مولاعلى رضى الله عنه سے روايت

کشائی دوح عنها حضور علی ہے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ علیہ کی

خدمت میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ بیرآ پ کے بیٹے ہیں ، انہیں کچھ

وراثت میں عطافر مائیں۔آپ علیہ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت ہے۔(طبرانی مجم الاوسط، جلد 6، ص 222)

حضرت ہے رائیل علیہ السلام بھی حسین رضی اللہ عنہ

سے محبت کرتے ہیں:

سے بیب رہ بیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضوعایہ کے سامنے حسنین کریمین کشتی لڑرہے تھے اور آپ علیہ فرمارہے تھے:حسن!

جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ علیہ کیوں مارہے ہیں؟ (حسین جھوٹے ہیں ان سے کیوں

نہیں فرمارہ) حضور علیہ السلام حسین فرمایا: کیونکہ جبرائیل امین علیہ السلام حسین رضی اللہ عنہ کوابیا کہہ کر حوصلہ دلارہے ہیں۔(اسدالغابہ الاصابہ)

ہم رخساراتور:

امام حسین رضی الله عنه کی بیشان تھی کہ جب اندھیرے میں تشریف فر ما ہوتے تو آپ رضی اللہ عنه کی میارک پیشانی اور دونوں مقدس رخسار سے نور کی اتنی شعاعیں نگلتیں کے قرب وجوار روشن ہوجاتے۔

(شوابدالنبوة عن 228 مكتبة الحقيقة تركى)

امام حسين رضى الله عنه كى خاطر بيني كى قربانى:

ایک دن حضور علیه ، امام حسین کو اپنے داہنے اور اپنے حقیقی بیٹے

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں جانب بٹھائے ہوئے تھے کہ

حضرت جبرائيل عليه السلام حاضر ہوئے اور عرض كيا: يارسول الله عليه الحدا

تعالیٰ ان دونوں کوآپ کے پاس جمع نہ رہنے دے گا۔ان میں سے ایک کو

والیس بلالے گا۔ اب ان دونوں میں سے جسے آپ علیہ چاہیں، پہند

فرمالیں۔ نبی پاک علیہ نے فرمایا: اگر حسین رخصت ہوجا تمیں تو ان کی جدائی فاطمہ اور علی کو تکلیف دیے گی اور مجھے بھی تکلیف ہوگی اورا گرابرا ہیم کا

انتقال ہو گیا تو زیادہ غم مجھی کو ہوگا۔اس کئے مجھے اپناغم پسندہے۔اس واقعہ کے تین روز بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

(شواہرالنبوت،ص305)

الله عنه:

ایک دن ایک شخص نے حاضر ہوکرامام حسین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ا بے فرزند رسول! میں ایک مفلس و نادار شخص ہوں۔ میں صاحب اہل و فرمائيئے۔حضرت امام حسين رضى الله عنه نے فرما يا: ببيھ جاؤ، ميرارزق ابھي

راستے میں ہے۔ پچھ دیر بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے دیناروں کی پانچ تھیلیاں آئیں۔ ہرتھیلی میں ایک ہزار دینار تھے۔ لانے والوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ معذرت خواہ ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فی الحال ان کواپنے خدام پرخرج فرما ئیں مزید پھر حاضر کئے جا میں گے۔

کئے جاتمیں گے۔ امام حسین رضی اللّہ عنہ نے اس نا دارومفلس شخص کی طرف اشارہ فر ما یا اور پانچوں تھیلیاں اسے عنایت کرتے ہوئے معذرت کی کتمہیں بہت دیر انتظار کرنا پڑا۔ صرف اتناہی کمتر عطیہ تھا۔ اگر میں جانتا کہ اتنی قلیل مقدار

ہے تو تمہمیں انتظار کی زحمت نہ دیتا۔ (کشف المحجوب، ص 112) اس واقعہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مومنانہ فراست ظاہر ہوئی کہ آپ نے اپنی مومنانہ فراست سے آنے والے پانچ ہزار دیناروں کو دیکھ لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ کی نظروں سے کوئی شے پوشیدہ

ں۔ ﷺ امام حسین رضی اللہ عند کی شہادت کی خبر: امام بغوی علیہ الرحمدا بنی کتاب مجم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش

کے فرشتے نے رب تعالی کے محبوب علیہ کی زیارت کے لئے اجازت

طلب کی۔رب تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی۔ وہ آ پ علیہ کی خدمت ميں حاضر ہوا۔حضور عليقة اس دفت ام المونين حضرت ام سلمه رضي الله عنها

کے گھررونق افروز تھے۔آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! دروازے کا اچھی

طرح خیال رکھنا۔ کوئی اندر نہ آنے یائے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا دروازے پرنگہبانی فرمار ہی تھیں کہاتنے میں امام حسین رضی اللہ عنہ آئے

اورز بردسی اندر چلے گئے اور حضور علیہ کے او پر کھیلنے کود نے لگے تو آپ ان کو گود میں لے کر چومنے اور پیار کرنے لگے۔ بیمنظرد بکھ کراس (بارش)

کے فرشتے نے دریافت کیا۔

يارسول الله عليه إكباآب ان محبت ركمت بين، آب نفرمايا: ہاں، میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔فرشتے نے عرض کیا: انہیں تو آپ کی

اُمّت عنقریب شہید کردے گی۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ وکھادوں، جہاں ان کوشہید کیا جائے گا۔ اس کے بعد اس فرشتے)نے

آ پ علیقی کو ایک باریک سرخ (لال)مٹی دکھائی۔حضرت سلمہ رضی اللہ

عنہانے وہ مٹی لے کراینے کپڑے میں محفوظ کرلی۔

ام المونين رضى الله عنها كومنى دى كئ:

حضرت شاه عبدالعزيز محدث دبلوي عليه الرحمه سرالشها دتين مين نقل

كرتے ہيں: امام جامی عليه الرحمه دلائل النبو ة ميں اور امام ابونعيم عليه الرحمه

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے نقل کرتے ہیں۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسن وحسین رضی الله عنهما میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ حضرت

جبرائیل علیہالسلام وی لے کرنازل ہوئے اور عرض کیا: آپ علیہ کے بعد

آپ کی اُمّت آپ کے اس بیٹے کوشہید کردے گی اور ہاتھ سے حضرت

حسین کی طرف اشارہ کیا اور پھر آپ کی خدمت میں تھوڑی سی مٹی پیش کی جس کو حضور علی نے سونگھ کر فر مایا: اس مٹی سے رہج ومصیبت کی ہوآتی

ہے۔اس کے بعد آپ علی فی نے فرمایا: اے ام سلمہ! جب بیمٹی خون بن جائے تواس وفت جان لینا کہ میر ہے بیٹے (حسین) کوشہید کردیا گیا ہے۔

حضرت امسلمه رضی الله عنهانے وہ مٹی لے کرایک شیشی میں محفوظ کرلی۔

محترم حضرات! ان دونول احادیث سے واضح ہوگیا کہ حضرت امام حسین رضی الله عنه کی در دنا کے شہادت کی خبر آپ کے بچین ہی میں مشہورتھی

اورایک مقدرتھا جسے ہوکر رہنا تھا۔ دوسری بات بیمعلوم ہوئی کہ حضور علیہ ا پنے رب کی عطا سے غیب جانتے ہیں۔اس لئے آپ نے وہ سرخ مٹی اپنی ازواج میں سے صرف اور صرف امسلمہ رضی اللہ عنہا کو دی حالانکہ اس وقت کئی از واج حیات تھیں۔ کسی اور کونہ دی۔ نگامِ مصطفی علیہ و مکھر ہی تھیں کہ جب کر بلا کا واقعہ رونما ہوگا تو اس وقت صرف اور صرف میری زوجہ خضرت

ام سلمه رضی الله عنها حیات ہوں گی۔ کہ برزید کی تخت نشینی:

مرکز بیر کی تخت سینی: ماهمه همهاه مضی لاشه عن که مه ال کردن من

60ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعدین پرید و نشر میں جو میں میں ایسان حکم میں کام

نے تخت نشین ہوتے ہی اپنی بیعت کے لئے ہرطرف حکم نامہ روانہ کئے۔

گورنر مدینہ ولید بن عقبہ کویز بدنے اپنے والد کے وصال کی اطلاع دی اور لکراک میں ناص میدام میں میں میں میں میں اور الدیسے کواک کم عمل میں میں میں

ولید بن عقبہ گھبرایا۔مشورہ کے لئے مروان بن حکم کو بلایا۔مروان نے

گها که نینول حضرت امام حسین ،حضرت عبداللّدا بن عمراور حضرت عبداللّه بن نیسه ضی دول عند اکد از به در در که مهده در سال که در اگر مهد در در ساد برا

ز بیررضی الله عنهما کو بلا وَاوریز بدگی بیعت کامطالبه کرو۔اگر بیعت سے انگار کردیں، توثل کردو۔ ولیدین عقبہ نے مروان کی گفتگوس کر کہا۔خدائے

ذُ والحِلال کی قشم! اگر مجھے ساری دنیا کا مال ومتاع بھی مل جائے تو بھی میں ان ہستنوں کرخون سرا سے ماتھوں کوآ لود ونہیں کرسکتا

ان ہستیوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کوآ لودہ نہیں کرسکتا۔ یزید نے تخت نشین ہوتے ہی پہلامطالبہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

اورحضرت عبداللدين زبير رضى الله عنه كى بيعت كاكيوں كيا؟ امام ذہبى سير

اعلام النبلاء تیسری جلد صفحه نمبر 198 پر فر ماتے ہیں اس لئے کہ اگر ان دو

ہستیوں نے یزید کی بیعت کرلی تو ان کے بعد اہل مدینہ کی بیعت آسان

بہال یزید کے متعلق کچھ ضروری یا تنیں کروں گا۔سب سے بہلی ہات یہ ہے کہ یزیدصحا بی نہیں تھا۔بعض لوگ لاعلمی کی بنیاد پراسے صحابی کہہ دیتے

ہیں۔ یزید 25ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں پیدا ہوا۔اس کی کنیت ابوخالد تھی۔ یزید بہت موٹا، بدخلق، فاسق و فاجر،شرابی، بدكار، ظالم اور بادب تفا۔

60ھ میں تخت نشین ہوا۔اس وقت یزید کی عمر 35 برس تھی۔اس کے دل میں اقتدار کا گھمنڈ اور بہت غرور تھا۔بعض لوگ بیرحدیث پیش کر کے

یزید کوجنتی بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ (نبی یاک علیہ نے فرمایا: میری اُمّت کا بہلالشکر جو (قسطنطنیہ) مدینۃ القیصر پرحملہ کرے گا، وہ بخشا

ہواہے) یزیداس شکر کا سپہ سالا رتھالہذاوہ بھی بخشا ہوا ہے۔ بیتحقیق درست تہیں ہے جبکہ درست ہیہ ہے۔ امام ابو داؤد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

(قسطنطنیه) مدینة القیصر پر پہلاحمله حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولیدرضی الله عنه کی سیبرسالاری میں ہوا۔

الغرض كدامام حسين رضى الله عندنے بيعت سے انكار كرديا۔ امام حسين رضی اللہ عنہ خوب جانتے تھے کہ بیعت کے انکارسے یزید بدیخت جان کا

ڈشمن اور خون کا پیاسا ہوجائے گالیکن آ پ نے اپنی جان کو قربان کرنا گوارا

فرما يامگريزيدجيسے ظالم، فاجراورشرابي كى بيعت كرنا گوارانەفر مايا_

اگرامام حسین رضی الله عنه پزید کی بیعت کر لیتے تو وہ آپ کی بہت قدر دمنزلت کرتااور دنیا کی بے شار دولت آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا

مگرا مام حسین جانتے تھے کہ قیامت کے دن ہر مخص ظالم کی بیعت کرتے

وفت ریہ کیے گا کہ جب نواسئر سول علیہ نے ظالم کی بیعت کرلی تو ہم کس کھاتے میں ہیں۔

بہرحال امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ جھوڑ کر مکہ جانے کا فیصلہ

محترم حضرات! مدینه منوره وه شهر ہے جس سے محبوب خدا علیہ ہے انتہا

محبت فرماتے تھے۔ جب نبی یاک علیہ کی سواری مدینے میں داخل ہوتی توآپ چېرهٔ انورىيے كپڑاہٹادىيے ادرسوارى كى رفتار تيزفر مادىيے۔ بخاری شریف کی حدیث نمبر 612 ہے۔ نبی یاک علیہ نے (دعا

فرِ ما کی) مدینہ کے لئے کہ اے اللہ! ہمیں مدینہ مجبوب کر دے جیسا کہ ہم مکہ

مكرمه سے محبت كرتے ہيں يا اس سے بھى زيادہ محبت عطا فرما۔ (آپ علیہ کی دعا قبول ہوئی حتی کہ آپ کی سواری نے جب مدینہ منورہ کو

دِیکھاتواس کی محبت میں قص کرنے گئی)

کشتی دوح مسلم شریف کی حدیث نمبر 3222 ہے۔ نبی پاک علیق نے بیدعا

سلم شریف کی حدیث مبر 3222 ہے۔ بی باک علیہ نے بیروعا کی۔اے اللہ! مدینہ میں ، مکہ سے دگنی برکت دے۔ آج جو دنیا کا ہرمسلمان تمنا کرتا ہے کہاہے مالک دمولا! موت سے پہلے

ایک مرتبہ تیرے مجبوب علیات کا مدینہ دکھا دے۔ ایک مرتبہ تیرے مجبوب علیات کا مدینہ دکھا دے۔ وہ مدینہ جو کوئین کا تاج ہے جس کا دیدار مومن کی معراج ہے

زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے وہ مدینہ جسے دیکھنے کے لئے عاشق کی آئی کھیں ترستی ہیں۔ آج نبی کے

نواسہ کے لئے مدینہ جھوڑنے کا وفت آگیا ہے۔اب امام حسین رضی اللہ عنہ آخری سلام کے لئے نانا جان رحمت عالمیان علیقے کی بارگاہ میں حاضر

ہوئے۔میرا دل کہتا ہے کہ امام حسین کا دل رور ہا ہوگا۔ آئکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور ریہ کہدر ہے ہوں گے۔ نا نا جان! وہ حسین جوحالت سجدہ میں آپ کی پیٹھ پرسوار ہوجا تا تو آپ سجدہ طویل کردیتے تھے۔ آج آپ

میں آپ کی پیٹے پرسوار ہوجا تا ہو آپ سجدہ طویل کردیتے تھے۔ آج آپ کابیٹا حسین آپ کامدینہ چھوڑ کرجارہاہے۔ وہ حسین ! جولڑ کھڑاتے ہوئے بجین میں مسجد نبوی میں چلا آتا تو آپ

وہ میں! جوٹر طرائے ہوئے ہیں میں سجد مبوی میں چلا اسالو آپ وعظ جھوڑ گرمنبر سے اتر کراپنی گود میں بٹھا لیتے۔ نانا جان! وہ حسین آج 128

آپ کامدینہ چھوڑ کرجارہاہے۔ وه حسین! جب بحین میں روتا تو میری والدہ سے فر ماتے کہ اسے مت

رلاؤ،اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

ٹانا جان! وہ حسین جسے کا ندھوں پرسوار کیا کرتے تھے۔ نانا جان! وه حسينجس كے لئے آپ نے اپنے بيٹے حضرت

ابراہیم رضی اللہ عنہ کوقر بان کیا تھا۔ آج آپ کا بیٹا حسین آپ کامدینہ جھوڑ کر

نا نا جان! اس کئے مدینہ جھوڑ رہا ہوں کہ میرا یہاں رہنا دشوار ہوگیا

ہے۔نانا جان! میں جار ہا ہوں، مجھے اجازت دیجئے۔ محتر م حضرات! ذرا سوچئے جب امام حسین رضی اللہ عنہ بیرکلمات کہہ

رہے ہوں گے، اس وقت قبر انور میں سر کاراعظم علیہ کا کیا حال ہوا ہوگا۔ اس کا تصورا ہل محبت کے دلول کوٹکڑ سے ٹکڑ سے کر دیتا ہے۔

پھرا پنی والدہ ماجدہ کی قبرانور پرالوداعی سلام پیش کیا۔ آہ! میدن کتنے رنج غم کا دن تھا کہ نواسٹہ رسول جن کا سب کچھ مدینہ میں ہے مگروہ مدینے

سے جارہے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جارہے ہیں۔ آپ الوداع کہہ کر روتے ہوئے واپس ہوئے اور ڈو بتے ہوئے دل کے ساتھ مدینہ منورہ پر حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے مکہ عظمہ کی جانب روانہ ہو گئے۔امام حسین

🖈 امام حسين رضى الله عنه مكه مين:

جب امام حسین رضی الله عنه مکه معظمه پنجے اور آپ کی تشریف آوری کی

لوگوں کوخبر ہوئی تو مکہ والوں کے لئے عید کا سال تھا۔ مکہ والوں کے نصیب تحل گئے۔ ہرطرف خوشیاں ہی خوشیاں ہمسرتیں ہی مسرتیں تھیں کہنواسئہ

رسول جلوہ گرہو گئے ہیں۔جوق درجوق آپ کی خدمت میں لوگ آنے لگے

اور آپ کی زیارت ومحبت ہے فیض حاصل کرنے لگے۔مکہ میں آپ مہمان کی حیثیت سے قیم رہے۔ نہآ پ نے بزید کے خلاف کسی کی بیعت لی ، نہ کوئی طاقت ورکشکر جنگ کے لئے تیار کیا۔

🛠 كوفيول كى چىھياں:

ا مام حسین رضی اللہ عنہ کو مکہ میں کو فیوں کی چٹھیاں آنا شروع ہوگئیں۔ پهلی چھی لیعنی خط 10 رمضان 60 ھے کو پہنچا، دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں خطوط

امام حسین کی خدمت میں پہنچ۔

آپ نے صحابہ کرام سے مشوروں کے بعدا پنے چیازاد بھائی حضرت مسلم بن عقبل رضی اللہ عنہ کوروانہ کیا۔ان کے دو بیٹے محمد اور ابراہیم بھی اپنے

مہر بان باپ کے ساتھ ہو گئے۔امام مسلم رضی اللہ عنہ نے کوفہ پہنچ کر مختار بن عبید کے مکان پر قیام فر مایا۔ ہر کوفی جوق در جوق عقیدت و محبت کے ساتھ

بیعت کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ کے اندر بارہ بارہ ہزار کو فیول نے ا مام مسلم رضی اللّٰدعنہ کے ہاتھ پر ا مام حسین رضی اللّٰدعنہ کی بیعت کی۔امام

مسلم رضى الثدعنه كوجب حالات ساز گارمعلوم ہوئے تو امام حسین كو خط لكھا کہ آپ تشریف کے آئیں۔

دوسري طرف يزيد كے حكم پرحضرت نعمان بن بشير رضى الله عنه كوكوفه كي گورنری سے معزول کرکے گورنر بھرہ عبیداللہ ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر

بنادیا گیا۔ ابن زیاد نے اپنے بھائی عثمان بن زیاد کو بصرہ میں اپنا جانشین

بنا کر دوسرے دن کوفہ چلا گیا۔ عبیداللدابن زیاد نے کوفہ پہنچتے ہی ظلم وستم کا بازارگرم کرنا شروع کیا۔

اہل کوفہ کو ڈرانا دھمکانا شروع کیا کہ وہ امام مسلم رضی اللہ عنہ کا ساتھ حجھوڑ دیں۔اب آہستہ آہستہ جان و مال قربان کرنے کا دعویٰ کرنے والے کوفی

ا مام مسلم رضی الله عنه کا ساتھ جھوڑتے چلے گئے۔ بالاخر چالیس ہزار میں سے یانچ سورہ گئے جنہوں نے آپ کے پیچھے نمازعصر کی نیت باندھی۔جب ا مام مسلم رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ بھی ساتھ چھوڑ گئے اور آپ کے

پیچھے صرف آپ کے دوشہز اے محمد اور ابراہیم تھے۔

كشتئ نوح امام مسلم بن عقیل رضی الله عنه اس غربت ومسافرت میں تنہا رہ گئے۔ شدیدمشکلات اٹھانے کے بعد بالاخر دھوکہ سے آپ کو لے جایا گیا اور ابن

ز یاد کے حکم پر مل کی حجیت پر لے جایا گیا اور بے دردی کے ساتھ شہید كر كے سركوجسم كے ساتھ كل كے نيچے پھينك ديا۔ (تاریخ طبری)

جس دن امام مسلم رضی الله عنه شهبید ہوئے ، اسی دن 3 زوالحبہ 60ھ امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ سے کر بلا کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے سماتھ

سفر میں شامل آپ کے نتین صاحبزا دیے، دواز واج ، ایک بیٹی اورایک بہن تخصیں۔امام حسن رضی اللہ عنہ کے چار صاحبزا دیے حضرت قاسم، حضرت

عبدالله، حضرت عمر اورحضرت ابوبكر رضى الله عنهما، حضرت مولاعلى رضى الله عنہ کے پانچ صاحبزادے حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت عبداللہ،

حضرت محمدا ورحضرت جعفررضي الله عنهما يتصه امام مسلم بن عقبل رضي الله عنه کے تبین بھائی حضرت عبداللہ، حضرت عبدالرحمن اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما،حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزاد ہے حضرت محمد اور حضرت

عون رضى الله نهم نقطه امام حسین رضی اللہ عنہ کو ابھی تک کونے کے حالات معلوم نہ ہوئے

تھے۔ جب آپ مقام تعلیبہ میں پنچ تو بکیر بن مشعبہ اسدی کے ذریعہ آپ كومعلوم ہوا كەحضرت مسلم بن عقبل رضى الله عنه اور ہانى بن عروہ دونوں شہبید کردیتے گئے اور ان کی لاشوں کے پاؤں میں رسیاں باندھ کر بازاروں میں گھسیٹا گیا۔اس دردنا ک خبر کوس کرآپ نے بار باراناللدواناالیہ راجعون

پڑھی (طبری،جلد دوم ہن 227) جیسے ہی بیرقافلہ پہنچا حربن پزید تمہمی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے

قافلے کوروک دیا اور کر بلامیں اتر نے پرمجبور کردیا۔امام حسین رضی ابلاعنہ اور آپ کے قافلے والوں نے دریائے فرات کے کنارے خیمے نصب

کردیئے۔ یزید بول کی جانب سے نکالیف دینے کا سلسلہ جاری رہاحتی کہ سات محرم الحرام کوآپ کے خیمے دریائے فرات سے ہٹا دیئے گئے۔ نومحرم الحرام کو یزیدی فوج امام حسین رضی اللہ عنہ کے قافلہ کی طرف

بڑھنے لگی۔حضرت عباس رضی اللّٰدعنہ آ گے بڑھے اور یزیدی فوج سے پوچھا کہمسکلہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ عبیداللّٰدا بن زیاد کا حکم ہے کہ آپ لوگ

پر ہوں ہے۔ سہ میں ایس میں ہوجہ میں ہوجا تیں۔حضرت عباس رضی اس کی بات مان لیس یالڑنے کے لئے نتیار ہوجا تیں۔حضرت عباس رضی اللّٰدعنہ نے یزید بوں کے جواب سے امام حسین رضی اللّٰدعنہ کوآ گاہ کیا۔امام

حسین رضی الله عندنے فرمایا۔ان سے کہوایک رات کی مہلت ویں تا کہ آج رات بھر ہم نماز پڑھیں اور دعا واستغفار کریں۔ جب حضرت عباس رضی الله عندنے بزیدی فوج کے دستے سے کہا کہ جمیں ایک رات کی مہلت وی

امام حسين رضى الله عنه كاساتهيول سے خطاب:

اس کے بعدامام حسین رضی اللّٰہءنہ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور اللّٰہ

کی حمدو ثناء کے بعد ان سے خطاب فرمایا: خدائے رحمن تم سب کو میری

طرف سے جزائے خیر دے۔ س لو! میں یقین رکھتا ہوں کہان دشمنوں کے ہاتھوں کل ہماری شہادت ہے۔ میں تم کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ رات کا

اندهیرا چھایا ہوا ہے۔اسی میں جہاںتم لوگوں کا جی چاہے، چلے جاؤ۔میری

طرف سے کوئی تم پر الزام نہیں ۔ بیالوگ میرے خون کے پیاسے ہیں۔ جب مجھے ل کرلیں گے تو پھر کسی دوسرے کی طرف متوجہ ہیں ہوں گے۔

امام حسین رضی الله عنه کی تقریرس کرسب سے پہلے حضرت عباس رضی

اللَّدعنه پھر آپ کے دوسرے بھائی، بیٹے، بھتیجے اور بھانجے سب نے یک زبان کہا:اے امام! کیاہم اس کئے چلے جائیں کہ آپ کے بعدزندہ رہیں؟

خدا تعالیٰ ہمیں ایسابرادن نہ دکھائے۔

پھرآپ کے ساتھیوں سے کہااے امام! ہم اپنے ہاتھوں، اپنی گردنوں

اورا پنی بیشانیوں سے آپ کو بچائیں گے۔ یہاں تک کہ اپنی جانیں آپ پرقربان کردیں گے۔

حضرت مسلم بن عوسجہ اسدی کھڑ ہے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کوچپوڑ کر چلے جاتیں۔ بیہم سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔خداکی قسم!اگرمبرے پاس ہتھیار كشتى نوح

نه ہوں گے تو میں پتھر مار مارکر دشمنوں سے لڑوں گا اور اس طرح میں اپنی جان آپ پر نچھا ورکر دوں گا۔ (طبری جلد 2 صفح نمبر 25)

خندق کھود کرلکڑیاں بھر دیں تا کہ جنگ کے وقت ان میں آگ لگادی جائے تو دشمن پیچھے سے جملہ نہ کر سکے۔

یوم عاشورہ دس محرم الحرام امام حسین رضی اللّٰدعنہ نے اپنے شہزاد ہے

حضرت علی اکبررضی اللہ عنہ سے فر مایا: بیٹا! فجر کی اذان کہو، نبین ون کے بھوکے پیاسے حضرت علی اکبررضی اللہ عنہ نے اپنے سو کھے ہوئے گلے سے

رفت انگیز زندگی کی آخری اذ ان کہی۔ پھرتمام اصحاب نے امام حسین رضی

اللّٰدعنہ کے پیچھے فجر کی نمازادا کی۔ میں لیس میں طالع میں شن معروب میں جو میں ا

دس محرم الحرام کا سورج طلوع ہوا توخون میں ڈوبا ہوا تھا۔ آج چھ ماہ کے حضرت علی اصغررضی اللہ عنہ کے حلقوم میں تیرپیوست ہونا تھا۔ آج

حضرت علی اکبررضی اللہ عند کی جوانی کوقر بان کرنے کا دن ہے۔ آج خاندان رسول ہاشمی کے بھوکے پیاسے شہز ا دوں کے خون سے زمین کر بلا کوسرخ ہونا

ال المراجي المراجي

المام جحت:

میں منہ ڈال کرسوچو کہ تمہارے لئے کیا میرا خون بہانا جائز ہے؟ کیا میں

تمہارے نبی کا نواسہ ہیں ہوں۔جس کاتم کلمہ پڑھتے ہو؟ کیا میں ان کے جیا

زاد بھائی مولاعلی شیرخدا کرم اللہ وجہہالکریم کا فرزندنہیں ہوں؟ کیاتم میں

سے کسی نے بیرسنا کہ رسول اللہ علیہ ہے میرے اور میرے بھائی کوجنتی

نوجوانوں کا سردار فرمایا ہے۔ کیا بیرحدیث تنہیں میرا خون بہانے سے

روکنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیامیں نےتم میں سے سی گوٹل کیا ہے؟ کسی کا

مال ہلاک کیا ہے؟ کیاتم میں سے کسی کوزخمی کیا ہے؟ جس کا بدلہ تم مجھ سے

خدا کی قسم! میں ذلت کے ساتھ تمہارے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ہرگزنہ

ان ظالموں سے کوئی امیر تو نہ تھی گر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا

دوں گااور نەغلاموں كى طرف اطاعت كااقر اركروں گا۔

فرض بورا كردياب

اے لوگو! میرے نسب پرغور کرو کہ میں کون ہوں؟ پھراپنے گریبانوں

لے گئے اور تقریر فر مائی۔

وسمحرم الحرام كى صبح امام حسين رضى الله عنه ميدان كارزار ميس تشريف

دستور عرب کے مطابق پہلے انفرادی جنگ کا آغاز ہوا۔ امام حسین رضی

الله عنه نے بریدی فوج کو مخاطب کرکے فرمایا: کون ہے جو آج گھرانہ

اہلبیت کی مدد کرے گا؟ امام حسین رضی اللّٰدعنه کا بیاعلان س کرحر بن یزید

التمیمی خوف سے کانپ رہا تھا۔اس کی بیر کیفیت و مکھ کر ایک شخص اس سے

یو چھتا ہے۔اے حر!تم تو کوفہ والوں میں سب سے بہادر شخص ہو،تمہاری

بہادری کی تو مثالیں دی جاتی ہیں ، اس سے پہلے تمہاری ایسی حالت بھی نہیں

د بیھی گئی۔ بین کرحضرت حرفر مانے لگے۔ میرے ایک طرف جنت ہے اور

دوسری طرف دوزخ ہے۔ مجھے آج اسی وفت دونوں میں سے کسی ایک کا

ا بنخاب کرنا ہے۔ پھرا بنے گھوڑ ہے کو بیہ کہہ کرآ گے بڑھا یا کہ ہو سکے تو جنت

بیر نعرہ حرکا تھا جس وقت فوج شام سے نکلا

كه ديكھو يوں نكلتے ہيں جہنم سے خدا والے

ہزاروں میں بہترتن تھے تسلیم ورضا والے

حقیقت میں خدا ان کا تھا اور وہ تھے خدا والے

حسین ابن علی کی کیا مدد کرسکتا تھا کوئی

وہ تو خور مشکل کشا تھے اور تھے مشکل والے

ہی میں جانا جا ہے۔

ت جنگ کا آغاز:

کسی نے جب وطن کا پوچھا تو یوں فرمایا حضرت نے مدینے والے کہلاتے ہے اب ہیں کربلا والے دوائے دوائے درد عصیاں پنج تن کے در سے ملتی ہیں زمانے میں یہی مشہور ہیں دارالشفاء والے درائے میں مشہور ہیں دارالشفاء والے

زمانے میں یہی مشہور ہیں دارالشفاء والے حضرت حررضی اللہ عند، امام حسین رضی اللہ عند کی خدمت میں پہنچے اور نواسئہ رسول سے عرض کی حضور! میں آپ کا مجرم ہوں۔ میں ہی آپ کے قالمہ کو گئیر کر میدان کر بلا تک لایا ہوں۔ کیا میری توبہ قبول ہوگئی ہے؟ اگر

قافلہ لو ھیر کر میدان کر بلاتک لایا ہوں۔ کیا میری تو بہ قبول ہوسی ہے؟ اگر میں نے آپ کا ساتھ دیا تو کیا قیامت کے دن آپ کے نانا جان کی شفاعت مجھے نصیب ہوگی؟

بین کرامام حسین رضی اللّدعنه نے فرمایا: ہاں تیرا رب تجھے معاف کردے گااور تجھے میں اللّٰدعنه کے فرمایا: ہاں تیرا رب تجھے معاف کردے گااور تجھے میرے نانا جان علیہ کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔ بیر سن کر حضرت حررضی اللّٰدعنه میدان کارزار کی طرف بڑھے اور الیسے دیوانه

ب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش فرما کئے۔ (البدابیوالنہابی،جلد8،ص180) حضرت حررضی اللہ عنہ اصحاب حسین کے پہلے شہید تھے۔اب ایک

معلات مرسین سے نکلتا اورا یک بریدی نشکر سے نکلتا۔ آپ کے جان شار

بھی جام شہادت نوش کر کے نواسئہ رسول کے قدموں پر نثار ہوجاتے۔ایک ایک کر کے سارے ساتھی جام شہادت نوش کر گئے۔

☆خاندان رسول کی جانثاری:

اب پیمبر اعظم علیسے کے خاندان کے افراد کی باری تھی۔ ان کے چېرے تمتمار ہے تھے۔ بھوک اور پیاس سے براحال ہور ہاتھا۔حضرت علی

ا کبررضی اللہ عنہ مشکل مصطفیٰ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے جوان بیٹے حاضر خدمت ہوکرعرض کرتے ہیں۔اباجان!اب مجھےاجازت دیجئے؟امام حسین

رضی اللّٰدعنہ نے ان کی ببیثانی پرالوداعی بوسہ لیتے ہوئے جواں سال بیٹے کو

سینے سے لگاتے ہوئے دعائمیں دے کرمقتل کی طرف روانہ کیا کہ بیٹا! جاؤ، الله کی راه میں اپنی جان کا نذرانه پیش کرو۔حضرت علی اکبررضی الله عنه شیر کی

طرح میدان جنگ میں آئے اور ایسے حملہ آور ہوئے۔ ایسا لگتا تھا کہ یزیدی فوج پر قهر خداوندی نازل ہوا ہو۔ دشمنوں کی صفوں کی صفیں الٹ

رہے تھے۔اچانک پیاس نے ستایا تو اباجان کی خدمت میں حاضر ہوئے

اورعرض کی ابا جان! صرف ایک گھونٹ یانی مل جائے۔ میں ایک یزیدی بھی نہیں جھوڑ وں گا۔ بیس کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! میں تنہیں

یانی تونہیں دے سکتا، اپنے پیاسے باپ کی سوکھی ہوئی زبان چوس لو، شاید

پچھسائین ہوجائے۔حضرت علی البررضی اللّہ عنہ نے اپنے ابا جان کی سوھی ہوئی زبان چوسی ، ایک نیا حوصلہ اور ولولہ ملا۔ پلٹ کر پچرکشکریزید پرحملہ کردیا۔ اچا نک کڑتے کڑتے آ واز دی۔ ابا جان! ابا جان! آ کر مجھے تھام کیجئے۔ آپ کاعلی اکبرسواری سے گرر ماہے۔

کیجئے۔ آب کاعلی اکبرسواری سے گرر ہاہے۔ حضرت امام حسین رضی اللّٰدعنہ بچھ گئے کہ جواں سال بیٹے کی شہادت کی گھڑی آگئی۔ دوڑ کر حضرت علی اکبر کی طرف آئے۔قریب ہوکر دیکھا تو

شہزادہ علی اکبررضی اللہ عنہ زمین پرجلوہ گریتھے۔لشکریزید سے کسی بدبخت سپاہی کا نیز ہ حضرت علی اکبررضی اللہ عنہ کے سینے میں پیوست ہو چکا تھا۔امام

حسین رضی الله عنه زمین پرجلوه گر ہوگئے اور اپنے زخمی بیٹے کا بوسه لیا۔ حضہ و علی اکمرضی اللہ عنہ فرکہ اللہ حال!! گریہ نیز سرکا کھل سینے ۔ سے

حضرت علی اکبررضی الله عنه نے کہاایا جان!اگریہ نیزے کا پھل سینے سے نکال دیں تو پھر دشمن پرحملہ کروں۔امام حسین رضی الله عنه نے حضرت علی

ا کبررضی اللہ عنہ کوا پنی گود میں لے لیا۔ نیز سے کا کچل کھینچا تو سینے سے خون کا فوارہ بہہ نکلااور روح قفس عضری سے پرواز کرگئی۔امام حسین رضی اللہ عنہ

جواں سال بیٹے کی لاش کو دیکھ کرعرض کرنے لگے۔اے مالک مولا! میں اس حال میں بھی تجھ سے راضی ہوں تو بھی مجھ سے راضی ہوجا۔

کاب امام حسین رضی اللہ عنہ نے نظریں اٹھائمیں توسامنے امام حسن رضی اللہ عنہ کے لخت جگر حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کھڑے ہے۔ امام حسین رضی الله عنه سے اجازت لے کرتلوارلہراتے ہوئے نکلے اور شیر کی طرح حملہ آ ور ہوئے اور یزیدیوں کو واصل جہنم کرنے لگے۔ یزیدیوں نے جب سے و یکھا تو چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔کسی بد بخت نے حضرت قاسم رضی اللہ

عنہ کے سرانور پرتلوار ماری۔ آپ نے آواز دی۔اے چیا جان اور چکرا کر ز مین پرتشریف لے آئے۔امام حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ كى لاشے كواپنے سينے سے لگاليا۔

ا مام حسین رضی الله عنه شدیدغم میں ڈوبے ہوئے تھے کہا جا نگ خیموں سے پاک بیبیوں کی آواز آئی۔اے امام!اپنے نتھے شہزادے علی اصغرکو

لے جائیں۔ پیاس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔اب تو بیرو تا ہے تو اس کی آواز بھی نہیں تکلتی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ننھے منے

شہزادے حضرت علی اصغرضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لیا۔خوب پیار کیا اور میدان کارزار میں یزید یول سے فرمانے لگے۔اے یزید یو!اس نتھے منے

بيچ كود يكھو۔ بيہ بياس كى وجہ سے كيسا بلك رہاہے۔ بيہ پانى بي كراس قابل نہیں ہوجائے گا کہتم سے جنگ کرے۔اپنے ہاتھوں سے ہی چند قطرے

امام حسین رضی الله عنه ابھی ہیگفتگوفر ماہی رہے تھے کہ ایک شقی بر بخت نے تیر مارا جوحضرت علی اصغرضی اللہ عنہ کے حلقوم میں پیوست ہو گیا۔ نتھا شہزادہ اپنے ہی خون میں نہا گیا۔ امام حسین نے آسان کی طرف رخ کرکے عرض کی۔ باری تعالیٰ! ہم تیری خوشنودی کے طلب گار ہیں۔ میرے شہر کے عرض کی۔ باری تعالیٰ! ہم تیری خوشنودی کے طلب گار ہیں۔ میرے

شہزادے کی اس قربانی کواپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ آہ! آج میدان کر بلا میں خاندان ہاشمی کے مہکتے بھول بکھرے

پڑے ہیں۔ کہیں حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ تو کہیں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کہیں حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ ہیں تو کہیں حضرت مسلم بن قبل رضی اللہ عنہ کہیں حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ ہیں تو کہیں حضرت مسلم بن قبل رضی

اللّٰدعنہ کے بھائیوں کے لاشے اور کہیں وہ نھی کلی بھی ہے جو ابھی کھلنے بھی نہ پائی تھی۔

زمین کر بلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہیں شہیدوں کی بیخوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے آج سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بھولوں نے کر بلا کے جنگل کو گلزار

بنادیا ہے اور اپنے نانا جان سید عالم علیہ کے دین کے تحفظ کے لئے ایسی قربانیاں دی ہیں جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔

اب حضرت امام حسین رضی الله عنه کی نظروں کے سامنے ان کے آخری اور بیمار شیز ادیے حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه ہیں جو کہ

سیدان کارزار میں جانے کی اجازت ما نگ رہے ہیں۔انہیں دیکھ کرامام حسین رضی اللہ عنہ نے فر مایا: بیٹا زین العابدین! تم بیار ہواور میرے بعد ختمهبیں ہرگزا جازت نہیں دول گا۔ بیہ کہہ کرالوداعی ملا قات سب سے فر ماکرا مام حسین رضی اللہ عنہ آخری

مرتبہ اتمام جحت کے لئے تشریف لائے اور یزید یوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ امام کی آخری تقریر:

ہ امام کی آخری لفتریر: اے لوگو! تم جس رسول کا کلمہ پڑھتے ہو، اسی رسول علیہ کا ارشاد

ہے: جس نے حسن وحسین سے دشمنی کی ، اس نے مجھ سے دشمنی کی ۔ تواے

ید بو! اللّٰد تعالیٰ سے ڈرواور میری شمنی سے باز آ جاؤ۔اگرواقعی خداورسول پر

الله تعالیٰ سے ڈرواور میری دسمنی سے باز آ جاؤ۔الروائعی خداور سول پر ایمان رکھتے ہوتو سوچواس خدائے شہید وبصیر کو کیا جواب دو گے؟ رسول اللہ علیاللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ بے وفاؤ!تم نے مجھے خطوط بھیج کربلایا اور جب

، مدرسی اس بیاں آیا توتم نے میرے ساتھ ایسا براسلوک کیا کھلم کی انتہا کردی۔ میں یہاں آیا توتم نے میرے بیٹوں، بھائیوں اور بھتیجوں کو خاک وخون میں ظالمو! تم نے میرے بیٹوں، بھائیوں اور بھتیجوں کو خاک وخون میں

طاموہ م سے بیرے بیوں، بھا یوں اور میبوں وطات و تون میں تڑیا یا۔اپنے رسول کا گھرویران کرنے والو!اگر قیامت پرایمان رکھتے ہوتو معرف نام منا منا منا منا منا منا منا منا مال کا منا منا مال کا منا منا مال کا منا مال کا منا مال کا منا کا مال

ا پنے انتجام پرغور کرواور اپنی عاقبت پرنظر ڈالو۔ پھر بیسوچو کہ میں کون ہوں؟ کس کا نواسہ ہوں؟ میرے والدکون ہیں؟ میری والدہ کس کی لخت

جگر ہیں۔ظالمو!اب بھی وفت ہے، شرم سے کام لواور میرے خون سے اپنے

ہاتھوں کورنگین نہ کرو۔

محترم حضرات! يزيدي استغشقي اوربد بخت شھے كہامام حسين رضي الله

عنه کی با توں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ا مام حسین رضی اللہ عنہ بھی جانتے تھے کہ ان کے دل نہایت سخت ہو چکے ہیں مگروہ ایٹا فرض پورا کررہے تھے کہ ہیں

محشر میں کوئی یزیدی بینہ کہے کہ میں کسی نے سمجھا یا نہ تھا۔

نواستہرسول کر بلا کے مبدان میں تنہا کھڑے ہیں۔ ہونٹوں پرنشنگی کے کانٹے چیورہے ہیں۔آسان سے سورج آگ برسار ہاہے۔آج فرات کا

یانی ہرشخص چرند، پرند،انسان، جانورسب کے لئے عام ہے گرنواسئے رسول کو

یانی پینے کی اجازت نہیں ہے۔

شیر خدا کے شیر اینے تمام اثاثے لٹانے کے بعد بھی استقامت کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ایمان کی روشنی آئکھوں سے جھلک رہی ہے۔ چہرۂ

انور پر اعتاد کا نور بکھرا ہوا ہے۔ گھوڑے پرسوار ہیں، شہادت کی تیاری

اے زمین والو! جی بھر کے دیکھ لونواستہ رسول کواس کے بعد بیزورانی مکھڑاکوئی نہ دیکھ سکے گا۔ آج آخری دیدار کرلو۔

فاطمہ کے لاڑلے کا آخری دیدار ہے حشر کا ہنگامہ بریا ہے میان اہلبیت امام عالی مقام امام حسین رضی الله عنه بذات خود تلوار ہاتھ میں لے کروشمن سے مقابلہ کے لئے نکلے۔ یزیدی عساکر پر خاموشی چھائی ہوئی ہوئی ہے۔ فرزند شیر خدا کا سامنا کرنے سے ہرکوئی گزار ہاہے۔الغرض کہ آپ نے حملہ شروع کردیا، جو آپ کے سامنے آیا، آپ اس کو تہہ تنج کرتے گئے۔ یہاں تک کہ بے شاریزیدی آپ نے واصل جہنم کئے۔ بائیس ہزار

ے۔ یہ اوں کا مقابلہ تن تنہا بھو کے بیاسے کرتے رہے۔امام حسین رضی اللہ عنہ کی شجاعت، جراً ت اوراستفامت دیکھ کریزیدی فوج نے انفرادی جنگ بند

ی جا حت، برات اوراسی سے دیچ ریز پیری دی۔ اور اسی بارش کردو۔ کردی اور ایک بدبخت نے آ واز دی۔ دیکھتے کیا ہو، تیروں کی بارش کردو۔ تیروں کی برسات میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا جسم اطهر چھلنی ہوگیا۔ زخموں

سے چور چور امام عالی مقام پر چاروں طرف سے جملہ کردیا گیا پھرآپ کو چاروں طرف سے دشمنوں نے نرغے میں لے لیا۔ وہ گل عذرا فاطمہ خاروں میں گھر گیا

ننہا علی کا لعل ہزاروں میں گھر گیا امام عالی مقام زخموں سے چور چور اپنی مبارک سواری سے پنچے شریف لے آئے۔اب زندگی کا آخری لمحہ آپہنچا۔امام عالی مقام نے

تشریف کے آئے۔اب زندگی کا آخری کمحه آپہنچا۔امام عالی مقام نے در یافت کیا۔کون ساوفت ہے؟ جواب ملا،نماز کا وفت ہے۔فرمایا: مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ انسان اپنے بہن، بھائی، اپنی بیوی اور اپنی اولا دیسے ملاقات کی خواہش کرتا

ہے مگر آپ نے کوئی الیی خواہش نہ کی بلکہ نماز پڑھنے کی خواہش کی۔اپنے

رب کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی خواہش کی اور جمیں پیغام دے گئے کہا ہے میرے نا ناجان کے امتیو! کیسا ہی کھن موقع آ جائے ،نماز نہ جھوڑ نا۔ میدان کربلا میں شہ تشنہ کام نے

پیغام یہ دیا ہے جناب امام نے رشتہ خدا سے اہل وفا توڑتے نہیں مرجاتے ہیں مگر نماز حجبوڑتے نہیں

امام عالی مقام امام حسین رضی الله عنه نے اپنے خون آلودہ مبارک

ہاتھوں سے تیم فر مایا اور نماز شروع کردی۔ جب آپ سجدے میں گئے تو بدبخت شمرآ گے بڑھا اور امام عالی مقام کے سرناز کوتن اقدس سے جدا

كرديا _ انالله وانااليه راجعون جس گردن کے بوسے محبوب خداعلی کی ایا کرتے تھے، اس گردن پر

تكوار مارى گئى۔ بيرردن حسين رضى الله عنه كٹى يا بوسه گاہ مصطفى عليك كے ك گئی۔امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیر ثابت کر دیا۔ مروحت باطل سے خوف کھا سکتانہیں

سرکٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتانہیں

کر بلا والوں نے دین کی سربلندی کی خاطرا پنی جانوں کے نذرانے

پیش کر کے ہمیں پیسبق دیا کہ اگر اسلام کے تحفظ کی خاطر جان کی قربانی دینی یڑے تواس سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔

گھرلٹانا جان دینا کوئی ان سے سیکھ لے جان عالم ہو فدا اے خاندان اہلیت

کلمہ توحید ہے تیری شہادت اے حسین تونه ہوتا تو ندرہ جاتی صدافت اے حسین تیری قربانی نے زندہ کردیا اسلام کو وہ رہے گا تاابد تیری بدولت اے حسین ملت اسلام کو ملتا ہے اک درس حیات

کیسے بھولیں ہم تر ا پوم شہادت اے حسین دس محرم الحرام حسینیت کی فتخ اور پزیدیت کی شکست کاون ہے۔ دس محرم الحرام حق کی فتخ اورظلم کی شکست کا دن ہے۔ فتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد امام احمد اور امام بيهقي حضرت ابن عباس رضي الله عنه سے روایت كرتے ہيں۔آپ كابيان ہے كہ ميں ايك روز دو پہر كے وقت خواب ميں کشتی دوح سرکارکریم علی کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ علی کے سرکارکریم علی کے بال بھرے ہوئے ہیں اور گرد آلود ہیں۔ آپ علی کے ہاتھ میں خون سے لبالب بھری ہوئی ایک بوتل ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ علی اس بوتل میں بیخون کیسا ہے؟ تو آپ نے فر مایا۔ بہ

حسین اوران کے ساتھیوں کا خون ہے جو آج کے دن صبح سے میں جمع کررہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وفت اور دن کو یا در کھا۔ بعد میں مجھے خبر ملی تو معلوم ہوا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کواسی روزشہید کیا گیا۔ (سرالشہادتین) ہے امام حاکم اور امام بہقی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ مجھے خواب میں رسول باک علی سے اللہ کی کا علیہ ہے۔

زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ علی کے سراقدس اور داڑھی شریف پر گرد وغبار پڑا ہوا ہے۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ علی ہیں جا اللہ علی ہیں ہید کردیا گیا ہے) ہے۔ آپ نے فرمایا (میرے بیٹے حسین کو کر بلا میں شہید کردیا گیا ہے) میں ابھی مفتل حسین میں گیا تھا (سرالشہا دنین) میں ابھی مفتل حسین میں گیا تھا (سرالشہا دنین) حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو (رات کو) آسمان سے خون کی بارش برسی۔ جبج ہم نے دیکھا کہ ہمارے گھڑے اور مٹلے خون سے لبریز تھے اور ہماری ہر چیزخون آلودھی (سرالشہا تین) کہ شہرا درمیں سے لعند سرمید کو اس کاظلم:

ﷺ شہادت کے بعد بیزید بوں کاظلم: ران رسول کا ایک ایک فر د کوئل کرنے کے بعد بھی بزید یوں کا کلیج

خاندان رسول کا ایک ایک فر دکونل کرنے کے بعد بھی بزید یوں کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا۔انتقام کی آ گ سرد نہ ہوئی۔امام حسین رضی اللہ عنہ اوران کے

جاں نثار رفقاء کے لاشوں پر گھوڑ ہے دوڑائے، گھوڑوں کی ٹاپ سے شہر میں اس میں مرحمہ میں میں اس

شہزادگان رسول کے نازک جسموں کو روند ڈالا گیا۔ بیرنازک جسم پہلے ہی سے تیغ و تیرسے چھلنی ہو چکے تھے۔مزید ظلم وستم کیا گیا۔

ا نہائی درد کے ساتھ روتے ہوئے مدینے کی طرف منہ کرکے بکارا: وامحمداہ! وامحمداہ! آپ علیہ پراللہ تعالیٰ اور ملائکہ کا سلام ہو۔

نا ناجان! امام حسین میدان کر بلامیں بے گوروکفن پڑے ہوئے ہیں۔ خون میں ڈو بے ہوئے ہیں اور تمام اعضاء ٹکڑے ککڑے ہیں۔ آ ب کے

مون میں دوجے ہوئے ہیں اور مل م الطفاء ترمے ترب ہوت ہے۔ شیز ادول کوئل کیا گیا۔ ہوا ان کی لاشوں پر خاک اڑا رہی ہے۔ آپ کی

بیٹیاں قید میں ہیں۔ہمارے خیموں کوآ گ لگادی گئی۔ہمارا سامان چھین لیا گا

: نانا جان! آپ کا گھرانہ کھلے آسان تلے رات گزار رہا ہے۔ سیدہ

زینب رضی الله عنها کی بیدور د بھری پکارس کر ہرکوئی رونے لگا۔

🖈 قافله کوفه کی طرف روانه:

11 محرم الحرام کی صبح خاندان اہلیت کے افراد کو قیدی بنا کر کو فہ ابن زیاد کے پاس رواند کردیا گیا۔

دوسری طرف جب یزیدی کشکر چلا گیا تو قبیلہ بنی اسد نے جو قریب سال میں مان مار میں من من من من حساس طعر مالا کے جو قریب

کے گاؤل عاضریہ میں رہتے تھے، امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی لاشوں کوآ کرون کیا۔

امام حسین رضی الله عنه کاسر انور اور ابن زیاد: امام حسین رضی الله عنه کاسر انور جب کوفه پہنچا اور بھر سے در بار میں ابن

زیاد کے سامنے طشت میں رکھا گیا۔اس وقت ابن زیاد کے ہاتھ میں چھٹری غفہ ج

تھی جس سے وہ آ پ کے لبول اور دانتوں کو تھوکر دینے لگا۔ صحابی رسول حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نہایت بوڑھے جو اس وفت وہاں موجود

تے، اس گتاخی کو دیکھ کر تڑپ گئے اور روتے ہوئے فرمایا: چھڑی کو ہٹالے۔خدا کی قشم! میں نے اپنی آئکھوں سے رسول اللہ علیہ کودیکھاہے

کہ وہ ان لبوں اور دانتوں کو چو ما کرتے تھے اور پھر زار وقطار رونے لگے۔ ابن زیاد نے غصے میں کہا کہ خدا تجھے خوب رلائے۔اگر تو بوڑھانہ ہوتا اور

مین ریاد سے سے میں ہا تہ صدا ہے وب راہ ہے، رو بور طاحہ وہ اور و تیری عقل خراب بنہ ہوگئ ہوتی تو میں تیری گردن مار دیتا۔حضرت زید رضی اللّه عنہ وہاں سے اٹھے اور بیہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ افسوں ہے تجھ پر تجھے میرے بڑھا بے کا تو خیال آیا مگرا ہے نبی کی نسبت کا خیال نہیں آیا۔

اس کے بعد ابن زیاد نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور اور شہزاد بوں کوکوفہ کے کو چہو بازار میں بھروا یا اوراس طرح اپنی بے غیرتی اور

ہراد یوں ووقہ سے و چپر و بازار میں پہروا یا اور ان سرن اپنی ہے ہیری اور بے حیائی کا مظاہرہ کیا۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور اور پاک سیموں والا قافا کوفہ سر ازار اور گلیوں سرگن انوکوفہ والے لیا سزگھے وا

بیبیوں والا قافلہ کوفہ کے بازاراور گلیوں سے گزراتو کوفہ والے اپنے گھروں کی چھوں پر چڑھ کررونے اور پیٹنے لگے۔امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہن

حضرت زینب رضی اللہ عنہانے جب ان کو دیکھا توفر مایا: اے کوفہ والو!تم ہی وہ لوگ ہوجس نے میرے بھائی حسین کوخطوط لکھ کربلوا یا اور جان و مال

وفائی کی اوراب روتے پیٹتے ہو۔ میں تمہارے خلاف دعا کرتی ہوں تم ہمیشہ روتے اور پیٹتے رہوگے۔ سدونہ بنتہ رضی الشیخنہ اکی نہ الذہ سے نگلے ہوں پڑکلہ وہ اللہ توالی کی

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسے مقبول ہوئے کہ آج بھی ایک گروہ روتااور پیٹیتار ہتا ہے۔

ﷺ خاندان رسالت کا قافلہ دمشق کی جانب: اب خاندان رسالت کے افراد کوقیدی بنا کر دمشق یزید کے پاس روانہ

کرد یا گیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب

کشتئ دوح سرالشہادتین میں لکھتے ہیں کہ یزیدی جب امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرانور کے کرشام کی طرف روانہ ہوئے، جب وہ ایک مقام پر پہنچ کر نبیذ پینے کے لئے بیٹھے تو قدرت الہی سے ایک آ ہنی قلم ظاہر ہوا جس نے خون سے بیہ

عبارت للهي المَّهُ قَتَلَتْ حُسَيْناً الرَّجُوْا أُمَّةً قَتَلَتْ حُسَيْناً

شُفَاعَةُ جُلِّهٖ يَوْمَر الْحِسَابَ ترجمہ: کیاامام سین کے قاتل ہےامیدر کھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ناناجان ان کی شفاعت کریں گے۔

کے نا ناجان ان کی شفاعت کریں گے۔ ﷺ منہال کا بیان ہے کہ اللّٰد کی قشم! میں نے امام حسین رضی اللّٰدعنہ کے سرناز کو دیکھا جب بزیدی اس کواٹھائے لے جارہے تنھے۔ میں اس

ے سرمار تو دیکھا جب بریدی آن وا تھانے سے جارہے سے۔ یں آن وقت دمشق میں تھا۔ آپ کے سرناز کے سامنے ایک آ دمی سورہ کہف پڑھتا جار ہاتھا۔ جب وہ اس آبیت پر پہنچا۔

ترجمہ: کیا تو یہ مجھتا ہے کہ اصحاب کہف میری قدرت کی عجیب نشانیوں بن تھے۔

توحضرت امام حسین رضی الله عنه کے سرنا زسے بیآ واز آنے لگی۔

152

وَ ٱعْجَبِ مِنَ أَصْلِبِ الْكَهْفِ قَتَلِيْ وَحَمِّلِيْ

اور اصحاب کہف کا وا قعہ عجیب تھا اور میراقتل ہونا اور میرے سر کو اٹھائے پھرنااس سے بھی عجیب تر ہے (سرانشہادتین)

🖈 عیسائی را ہب کاسرانور سے اظہار عقیدت: اسیران کربلا کا قافلہ آ گے کی طرف بڑھ رہاتھا۔ راستے میں رات ہوگئی

چنانچہ پڑاؤ کا فیصلہ کیا۔ پڑاؤ کی جگہ کے قریب ہی آیک گرجا گھرتھا۔اس گرجے میں ایک ضعیف العمر عیسائی راہب رہتا تھا۔ اسے جب معلوم ہوا

کہ قافلے والے اپنے پیغمبر کے نواسے اور ان کے اصحاب کے سرلے کر جارہے ہیں تو وہ قافلہ کے قریب آیا اور قافلہ کے امیر سے کہنے لگا۔

میں تنہیں اپنی زندگی بھر کی کمائی دس ہزار دینار دوں گا۔شرط بیہ ہے کہ ایک رات کے لئے بیسر مجھے دے دو۔ یزیدی امیرنے اس شرط کو مان کرایک

رات کے لئے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور اسے دے دیا۔ راہب امام حسین رضی اللّٰدعنه کا سر لے کرا ندر چلا گیااوراسے خوشبوداریانی سے دھویا

اور خوشبو لگائی۔خوبصورت غلاف میں او کچی جگہ پر رکھ کر رات بھر سر انورکے سامنے ہاتھ باندھ کر گھڑا رہااور زیارت میںمصروف رہا۔ راہب کہتا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سرانور سے نوری شعاعیں اٹھ کرعرش

معلیٰ تک جاری ہیں۔نور کا ہالہ سرا قدس کا طواف کررہاہے۔ جب اس نے

یہ کیفیت دیکھی تو ساری رات محبت حسین میں آنسو بہاتا رہا۔ جبتے ہوئی تو راجب کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری تھا۔ یوں سمجھ لیس کہراجب نے نواسئہرسول کی محبت میں اپنی زندگی کی دولت قربان کی۔اس کےصلہ میں اللہ تعالیٰ نے

اسے ایمان کی لاز وال اورانمول دولت سے نواز دیا۔ کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرء برزید کے باس:

کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر، یزید کے باس: امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرانور جب یزید کے سامنے لایا گیا تو اس

امام مسین رضی اللہ عنه کا سرا تورجب یزید کے سامنے لایا گیا تواس بد بخت کے ہاتھ میں ایک چیٹری تھی۔ یزیدوہ چیٹری امام حسین رضی اللہ عنه

کے مبارک لیوں پر مارنے لگااور بیشعر پڑھنے لگا۔ '''انہوں نے ایسے لوگوں کی کھو پڑیوں کو بچاڑ دیا جو ہمیں عزیز تھے،

لیکن وہ بہت نافر مان اور ظالم شخے' اس وفت یزید کے در بار میں صحافی رسول حضرت ابو برز ہ الاسلمی رضی

ا کن وقت یزید نے دربار یک محابی رسوں مسرت ابو بررہ الا ہی رہی اللہ عنه بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے یزید کی سے ترکت برداشت نہ ہوئی۔

انہوں نے یزید سے کہا۔اے یزید! اپنی چھڑی (ان لبوں) سے ہٹا، خدا سال فنہ مدر میں سے سال مرسکاللہ اساس

تعالیٰ کی قشم! میں نے بارہا و یکھا ہے کہ رسول کریم علیہ ان لبول کے بور کے بور سے اللہ اس اللہ اس اللہ اس اللہ ا بوسے لیا کرتے تھے۔ (تاریخ طبری، جلد 4، ص 181) 🖈 يزيد كامدينه منوره پرحمله:

امام سيوطي عليه الرحمه تاريخ الخلفاء كے صفحه نمبر 430 يرتقل فرماتے ہيں

کہ جب یزیدکومعلوم ہوا کہ اہل مدینہ نے میری بیعت توڑ دی ہے تو 63 ص

میں یز بدنے بڑالشکر بھیج کرمد بینہ منورہ پر حملہ کردیا۔خوب لوٹ مارکی ہمسجد

نبوی میں تین دن تک نمازیں نہ ہوئیں۔(گر جب بھی نماز کا وقت ہوتا،قبر

رسول سے اذان اورا قامت کی آ واز سنائی دیتی تھی) ہزار ہاصحابیان پزیدی

الشكريوں كے ہاتھوں شہيد ہوئے مسلمان لڑكيوں كے ساتھوز نا بالجبر كيا گيا

اور پیسب کچھ یزید کے حکم پر ہوا۔

حضرت عبدالله بن حنظله رضی الله عنه فر ماتے ہیں۔اللہ کی قشم! یزیدیر

حلے کی تیاری ہم نے اس وقت کی ، جب ہم کو یقین ہوگیا کہ اب ہم پرآسان سے پتھروں کی بارش ہوگی کیونکہ فسق و فجور کا بیاعالم تھا کہ لوگ اپنی ماں ،

بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کررہے تھے۔شرابیں پی جارہی تھیں اور لوگوں نے نمازتر ک کردی تھی۔ (الصواعق المحرقۂ ص 245)

🖈 يزيد كامكة المكرمه يرحمله:

ا مام سبوطی علیہ الرحمہ تاریخ الخلفاء کے صفحہ نمبر 431 پرنقل فر ماتے ہیں كه حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ پھریزیدنے مكة المكرمہ پر

حمله کردیا۔ خضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے شکرنے اس کا مقابلہ کیا۔

64 ھ كى بيہ بات ہے كہ يزيدى فوج نے منجنيق سے پھر برسائے۔ان پنھروں کےشراروں سے کعبۃ اللہ شریف کاغلاف جل گیا۔ کعبہ کی حیجت اور

اس دنبہ کا سینگ جوحضرت اساعیل علیہ السلام کے فعد ہیں جنت سے بھیجا گیا تھا، وہ کعبہ کی حجیت میں آ ویزاں تھا،سب کچھ جل گیا۔

بهجمله جاری تھا کہ بیخبر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنچی کہ

یزیدملک شام میں مرگیا۔حضرت عبداللہ بن زبیررضی اللہ عنہ نے بیکار کر کہا۔ اےشامیو! تمہارا گمراہ کرنے والایز بدمر گیا۔ جب بیخبرشامی کشکر میں عام

ہوئی تو تمام کشکر بھا گ کھٹرا ہواا ورسخت ذلت اٹھائی۔

محتر م حضرات! موجوده دور میں کچھلوگ کہتے ہیں کہ جتنا بھی ظلم ہوا، وہ

ابنِ زیاداور بزیدی فوج نے کیا۔اس میں بزید کا کوئی قصور نہ تھا۔ اگریزید کا کوئی قصور نہ تھا تویزید نے حضرت مسلم بن عقبل رضی اللہ

عنہ کے کوفہ پہنچنے پراس وفت کے کوفہ کے گورنرصحا بی رسول حضرت نعمان بن بشيررضی الله عنه کومعزول کرے ظالم و بدنہا دعبیداللہ بن زیاد کوکوفہ کا گورنر

اگریز بداچھا آ دمی تھا تواس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قصاص

میں ابن زیاد کوتل کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا؟ بلکہ سزادینا تو در کنار،عہدے

ہے جی نہیں ہٹایا؟

🖈 یزیدا گراچھا آ دمی تھا تو اس نے امام حسین کے لبوں پر چھڑی کیوں

الكان رسالت كى ياك دامن بيبيوں كوقيدى بناكر كيوں ركھا؟ 🖈 یزیداگرا چھا آ دمی تھا تو اس نے مکۃ المکرمہاور مدینهٔ منورہ پرحملہ

🖈 يزيدا گراچها آ دمي تھا تو علمائے اسلام، امام جلال الدين سيوطي،

علامها بن جوزی،علامها بن حجر مکی،حضرت شاه عبدالحق محدث د ہلوی،علامه

تفتازانی، علامه محمود آلوی رحمهم الله نے اسے ظالم، جابر، فاسق، شرابی اور امام حسين رضي الله عنه كا قاتل كيول لكها؟ معلوم ہوا کہ یزیدا مام حسین رضی اللہ عنہ کے تل پرراضی تھا جو کچھ ہوا،

اُسی کے حکم سے ہوا۔

العدكر بلاسے ملنے والے اسباق: 1_حضرت امام حسین رضی الله عنه نے خلفائے راشد بین اور حضرت اميرمعاوبه رضى الله عنه كى تبھى مخالفت نەكى اور نەبى تبھى ان كےخلاف تلوار

اٹھائی اس سے ہمیں سبق ملا کہ اہل حق کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے اور باطل

کی بھر بورمخالفت کرنی چاہئے۔ 2۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کر بلا جانے سے قبل صحابہ کرام علیہم

الرضوان سے مشورہ لیا۔ راستے میں اپنے ساتھیوں سے بھی مشورے لیتے

رہے۔ اس سے ہمیں بیسبق ملا کہ کوئی بھی کام انجام دینے جائیں تو مسلمانوں سے مشورہ کرنا چاہئے بیسنت رسول ہے۔

3۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ باقی صحابہ كرام عليهم الرضوان نے رخصت پر عمل كيا۔اس ہے ہميں پيسبق ملا كہ جس كا

جتنابر امر سیہ ہوتا ہے اس پر ذمہ داری بھی اتنی بڑی ہوتی ہے۔ 4۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اگر حرمین میں ہی یزید کے خلاف اعلان

جنگ کردیتے توحر مین کا بچہ بچہ آپ کے ساتھ ہوتا مگر آپ نے حرمین سے

باہرنگل کریزیدیت کا مقابلہ کیا۔اس سے ہمیں بیسبق ملا کہ حرمین میں خون بہاناسخت بے اوبی ہے۔ 5۔ آپ نے جنگ کو ٹالنے کی بڑی کوشش کی اور آخری وقت تک

اتمام حجت قائم کرتے رہے۔اس سے ہمیں سبق ملا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ سے گریز کرنا چاہئے ، پہل نہیں کرنی چاہئے۔

6۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کر بلا میں صبر وتحل کا مظاہرہ کیا' پیاروں کوشہید ہوتا دیکھ کرنو حداور ناشکری نہ کی اس سے ہمیں ہے بیا ملا کہ کتنی کشتی نوح

ں میب اے المدعن اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے آ خری رات 7۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے آ خری رات معرف میں عد میں سے مدیم نین عدمی ہمد

عبادت میں گزاری۔عین میدان جنگ میں بھی نماز پڑھی اس سے ہمیں ہیں سبق ملا کہ مشکل کے وفت رونے چلانے اور شکوہ شکایت سے پچھ ہاتھ ہیں

'' تا' بلکہ مشکل کے وقت ذکراللہ کی کثر ت کرنی چاہئے۔ ''تاریخ میں جمیں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایک قول ملتا ہے۔'' ر

تاریخ میں ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایک قول ملتا ہے۔ آپ ماتے ہیں: مجھے جنت سے زیادہ عزیز نماز ہے کیونکہ جنت میں میری رضا

فرماتے ہیں: مجھے جنت سے زیادہ عزیز نماز ہے کیونکہ جنت میں میری رضا میں زن مدرد

ہے اور نماز میں میر ہے رب کی رضاہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کرنیم ہم سب کو امام حسین

رضی اللہ عنہ کی تعلیمات پرعمل کرتے ہوئے اپنا سب پچھودین اسلام پر قربان کرنے کی توفیق عطافر مائے اور امام حسین اور ان کے تمام ساتھیوں

سربان سرائے کی توین عظا سرمائے اور امام میں اور ان سے ممام ساتھیوں کے مزارات پرا پنی رحمت ورضوان کی بارش فرمائے۔آ مین ثم آ مین كشتئ نوح

اہلبیت اطہار رضوان علیم اجمعین کے چوتھے امام حصر رہ امام علی بن حسیر ت امام علی بن حسیر ت امام کی بن العابدین المعروف امام زین العابدین رضی الله عنه

المنام: آپ کااصل نام علی ہے۔

ت کنیت: آپ کی کنیت ابو محمد، ابو الحسن اور ابوالقاسم تقی (نورالا بصار، ص126)

ولادت اندازے کے مطابق 38ھ میں ہوئی۔اور بیا ہے والدامام حسین

رضى الله عنه كے ساتھ ميدانِ كر بلاميں تھے۔اس وقت آپ كى عمر 23 سال تھى۔ (سيراعلام النبلاء، جلد 4،ص 386)

☆ ولا دت كا دن اورشهر:

شیخ عاصم کمی علیہ الرحمہ اور شیخ شبلنجی رحمہم اللّٰد فر ماتے ہیں کہ آپ کی پیدائش بروز جمعرات بانچ شعبان 38 ھ کواپنے دادامولاعلی شیر خدارضی اللّٰہ

عنه کی شہادت سے دوسال قبل مدینه منورہ میں ہوئی۔ (سمط النجوم ، جلد 4 ، ص 133 ، نورالا بصارص 139) ﷺ القابات : زین العابدین ، سیرسجاد ، ذوالتّفتات اور عابد (شواہد

النبوة ،ص176)

العابدين كے لقب سے كيوں مشہور ہوئے؟

ایک رات آپنماز تہجر میں مشغول تھے کہ شیطان ایک سانپ کی شکل

میں ظاہر ہوا تا کہ اس ہیب ناکشکل سے آپ کوعبادت سے بازر کھ کرلہو

ولعب میں مشغول کر دے۔حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی، یہاں تک کہ سانپ نے آپ کے یاؤں کا انگوٹھا

ا پنے منہ میں ڈال لیالیکن آپ نے پھرمجی کوئی توجہ نہ دی۔اس نے آپ

کے انگو تھے کو نہایت سختی سے کاٹ لیاجس سے آپ کو بہت در دمجسوس ہوا۔

اس پر بھی آپ نے نماز قطع نہ کی۔اللہ پاک نے آپ پر منکشف کردیا کہوہ

شیطان ہے تو آپ نے اسے برا بھلا کہا اور مارا اور پھر کہا: اے ذلیل دور

ہوجا۔ جونہی سانپ دور ہوا، آپ کھڑے ہوئے، تا کہ دردختم ہوجائے۔ دریں اثناء آپ نے ایک آ وازسی ،لیکن کہنے والا نظر نہ آیا، کہنے والا کہنا

تھا: آپ زین العابدین ہیں۔ آپ زین العابدین ہیں۔ آپ زین العابدين ہيں۔ (شواہدالنبو ة ،ص177)

> ☆ آپ کی والده کانام: آپ كى والده كانام شهر بانوتھا۔ (شواہدالنبوة ، ش177)

☆ عمامه شريف:

(امام زین العابدین) کو دیکھا کہ وہ سفیدعمامہ باندھتے اور اس کے شملے کو

يشت كى جانب ليكاياكرتے تھے۔ (الطبقات الكبير، جلد7، ص215)

ترعلمی شان:

العابدين رضَى الله عنه كوحديث سنائى چنانچه جب ميں فارغ ہوا تو آپ رضى

الله عنه نے فرمایا: بہت خوب، زب تعالی اس میں برکت وے۔ہمیں بھی

اس طرح بیان کی گئی ہے کہ میں نے عرض کی: میں آپ کے

سامنے جو بھی حدیث بیان کرتا ہوں تو حال بیہ ہے کہ آپ اسے مجھ سے زیادہ

جانتے ہیں؟ تب آپ نے فرمایا: یول نہ کہوں علم صرف وہی نہیں ہے جو

مشہور محدث امام زہری علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے امام زین

حضرت محمد بن بلال کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللد بن سعيد بن ابي ہند کہتے ہيں کہ ميں نے علی بن حسين

حصہ میں سرمبارک کے ساتھ) ملی ہوئی تھی۔

رضی اللّٰہ عنہ (امام زین العابدین) کے سر پر سفید ٹو پی دیکھی جو (اندرونی

(الطبقات الكبير، جلد 7،ص 215)

﴿ تُولِي:

کشتی دوح ابھی تک جانانہیں گیا بلکہ علم تو وہ ہے جسے جان لیا گیااور زبانیں اس پر (حفظ

وتشری کے لئے) کلام کرچکیں۔

ہو بے نشان پڑ گئے۔ (طبقات الحفاظ للذہبی)

سیدسجاد کہنے کی وجہہ: آپکوسیدسجاداس لئے کہاجا تاہے کہ آپ تقریبا ہر کارِخیر پرسجدہ فرمایا کرتے تھے۔اتنے سجدے کئے کہ آپ کی بیشانی پرسجود کے ابھرے

(تاریخ دمشق لا بن عسا کرجلد 41 مِس 376)

سیر سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ ہمیں علم حق دے باقر علم ہدی کے واسطے علم حق دے باقر علم ہدی کے واسطے کے گھر میں آگئے کے باوجودنماز پڑھتے رہے:

شیخ ابن عسا کر بسند امام ابنِ ابی الد نیا روایت کرتے ہیں کہ ابونوح انصاری علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے گھر میں آگ لگ گئی اور وہ سجدے کی حالت میں تھے۔ پس لوگوں نے آ وازیں

وینا شروع کیں، ابے رسول اللہ علیہ کے بیٹے! آگ لگ گئی ہے، لیکن انہوں نے آگ بجھنے تک سرنہیں اٹھایا، پس (بعد ازاں) ان سے بوجھا گیا: کس چیز نے آپ کواس معاملہ سے غافل رکھا؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے (تاریخ دمشق الکبیر، جلد 41، ص377)

یناه ما نگ ربانها ،اسی کئے سرنہیں اٹھا یا۔)

زرد ہوجاتی۔ پس آپ کے گھر والوں نے پوچھا: بھلا آپ کو وضو کے بعد کیا ہوجا تاہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ مجھے اب کس کے حضور کھڑا ہونا ہے۔ (الطبقات الکبیرلا بن سعد، جلد 7 ہس 214) 2 ۔۔۔۔ جب امام زین العابدین رضی اللّہ عنہ چلتے تو ان کے ہاتھ اپنی

الله خوف خدا:

1حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه جب وضوکر نے تو رنگت

ے۔۔۔۔۔ جب امام زین العابدین رضی اللّدعنہ چلتے لو ان کے ہاتھا پئی رانول سے آ گے نہیں بڑھتے (یعنی چلتے ہوئے بھی عاجزی وانکساری ملحوظ رکھتے)اور نہ ہی آ بِ اردگر دد کیھتے تھے، نیز جب آ پنماز پڑھنے کے لئے

ر کھتے)اور نہ ہی آپ اروکر دو پھتے تھے، نیز جب آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہاں بال سے بوچھا گیا: ایسا کیوں کھڑے ہوتا ہوتا ہے؟ تو آپ کے خضور کھڑے ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ جھے اب کس کے حضور کھڑے ہونا ہے اور کس سے مناجات کرنی ہے۔

(الطبقات الكبيرلا بن سعد، جلد 7، ش 214) ﷺ صدقہ کے بارے میں ارشاد:

امام ابن سعد نے ''الطبقات'' میں عبداللہ بن داؤر اور انہوں نے شیخ

کشتی دوح منتقیم سے روایت کیا ہے کہ وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس

موجود تھے کہاس دوران ایک سائل آیا، پس آپ کھٹرے ہوئے اوراس کی

حاجت بوری کی اور پھرفر مایا: بے شک صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے رب تعالی کے دستِ قدرت میں جاتا ہے۔ پہلے رب تعالی کے دستِ قدرت میں جاتا ہے۔ (الطبقات الکبیرلا بن سعد، جلد 7، ص 213)

الم صدقه سے محبت:

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے ابومنہال طائی سے روایت کیا کہ امام زین العابدین جب کسی سائل کوصد قہ عطافر ماتے تو پہلے اسے (صدقہ میں دی جانے والی چیز کو) چو متے ،اور پھر عطا کیا کرتے تھے۔

(کتاب الزہد، جلد 1 ہس 137 ، رقم 924) کھ سائل سے بول فرماتے:

امام ابن جوزی علیہ الرحمہ ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی سائل آپ کے پاس آتا تو آپ اس کی

آمد پرخوش ہوتے ہوئے فرماتے: اسے خوش آمدید! جو میرا بوجھ (زادِ آخرت)اٹھا کرآخرت کی جانب منتقل کرنے آیا ہے۔

حرت) انتفا کرآ حرت کی جانب معل کرنے آیا ہے۔ (البروالصلہ ،ص216)

امام ابن عسا كرعليد الرحمه نے ابن مدنی سے نقل كيا ہے كدانہوں نے

ا مام سفیان رضی الله عنه کو کہتے سنا ہے کہ امام زین العابدین رضی الله عنه کے پاس روٹیوں سے بھرا ایک تھیلا ہوا کرتا تھا،جس میں سے وہ صدقہ کرتے

رہتے اور فرماتے: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

المستحقين کے گھروں ميں سامان پہنجانا:

لا دتے اور مساکین کو رات کے اندھیرے میں پہنچا یا کرتے تھے نیز وہ

فرمایا کرتے تھے کہ رات کی تاریکی میں کیا جانے والاصدقہ رب تعالی کے

غضب کوٹھنڈا کرتاہے۔(کتاب الزہد،ص137، قم 927)

بوریاں لا دکر پہنچانے کی وجہ سے ہوئے تھے۔

امام زین العابدین رضی الله عنه را تول کواپنی پیپھ پر آئے کی بوری

(تاریخ دمشق،جلد 41،ص383)

﴿ روثيون كالحيلا:

الكه وصال كے بعد بيبھ پرسامان لا دنے كے نشانات: امام زین العابدین رضی الله عنه کا وصال ہوا تولوگوں نے (عنسل دیتے

(تاريخ دمشق الكبير، جلد 41، ش 384)

وقت) آپ کی کمر پرنشانات پائے اور بیہ بیواؤں کے گھروں پر رات کو

انول کی کفالت کاراز:

امام زين العابدين رضى الله عنه اپنے ذاتی خرج میں بہت احتیاط کیا

کرتے تھے لیکن جب انہوں نے وصال کیا تومعلوم ہوا کہ وہ اہل مدینہ کے سوگھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ (تاریخ دمشق،جلد 41،ص 383)

اليال دينے والے كونوازا:

ایک مرتنبہ امام زین العابدین رضی اللّٰدعنه مسجد کی طرف تشریف لے

جارہے نتھے کہ اسی دوران کسی شخص نے انہیں برا کہا، تو آپ کے غلاموں

نے اس شخص کو مارنے کا را دہ کیا ہی تھا کہ آپ نے انہیں روک دیا اور فر مایا: ا ہے ہاتھوں کواس سے دور رکھو۔ پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور

کہا: تم نے جو کچھ مجھے کہا، میں اس سے زیادہ ہی ہوں اور جتناتم نے میرے

بارے میں جاتا ہے، میں اس سے کہیں زیادہ برا ہوں۔ پس اگر ایسا کرنے ہے تمہارا کوئی مقصد تھا تو اب بیان کرو چنانچہ وہ شخص (اپنے فعل پر)

شرمندہ ہوگیا تو آپ نے اپنی مبارک قمیض اتار کراسے دی اور ایک ہزار درہم دینے کا فرمان جاری کیا۔ پس وہ شخص پیہ کہتے ہوئے واپس بلٹا: میں

گواہی دیتا ہوں کہ بینو جوان رسول اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہے۔

(التبر المسوك في نصيحة الملوك ص25)

اے ابوالحسین! آپ اسے لعنت کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اسے تو آپ کی

محبت میں قتل کیا گیاہے؟ اس پر آپ نے فر مایا: وہ کذاب تھا جواللہ اور اس

کے رسول علیہ کے بارے میں جھوٹ بولتا تھا۔ (الطبقات الكبير لابن

سعد، جلد 7،ص 211، الكنى والإساء للد ولا في جلد 1،ص 464، سير اعلام

النبلاءللذہبی جلد 4،ص 398، تہذیب الکمال جلد 20،ص 396، تاریخ

الم يرايون كالسبيح يراهنا:

رضی الله عنه کے باس تھا کہ آپ کی گردا گرد بہت سی چڑیاں ذیج کی جارہی

تھیں تو آپ نے فرمایا: اے فلال! تمہیں معلوم ہے کہ بیہ چڑیاں کیا کہہ رہی

ہیں؟ اس شخص نے کہا: مجھے اس کاعلم نہیں ہے۔ بیس کرامام زین العابدین

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چڑیاں اپنے رب کی تبیج پڑھرہی ہیں اور آج کے

رزق كاسوال كررى بين_(شواہدالنبورة ، ص424 شمع بك اليجنسي لا ہور)

ایک راوی ہے مروی ہے کہ میں ایک روز حضرت امام زین العابدین

دمشق جلد 41، ص393)

امام زین العابدین رضی الله عندایک مرتبه خانه کعبه کے دروازے پر

کھڑے ہوئے اور مختار تقفی پرلعث بھیجی تو ایک شخص نے ان سے عرض کی:

🖈 مختار تقفی برلعنت:

امام زين العابدين رضى الله عنه كربلامين:

امام زین العابدین رضی الله عنه اپنے والد کے ہمراہ کربلا میں تھے۔

اس ونت آپ کی عمر 23 سال تھی۔ بیاس ونت بیاری کی حالت میں اپنے

بستر پرہی رہے، پس جب امام حسین رضی اللہ عنہ کوشہ پد کردیا گیا توشمر بن ذی الجوش نے کہا اسے بھی قتل کر دو، تو اس کے گروہ میں سے کسی نے کہا:

سجان الله! کیااب ہم ایسے بیارنو جوان کوبھی قتل کریں جس نے ہم سےلڑائی نہیں کی ،اسی دوران عمر و بن سعد آیا تو اس نے کہا خوا تین اور اس بیار سے

اب کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ (الطبقات الکبیر، جلد 7،ص210)

☆ شہدائے کر بلاکی یاد میں روتے:

(معركه كربلاكے بعد آب بكثرت روتے ، بھی كسى نے آپ كو مشتے ہوئے نہ دیکھا) کسی نے بکثرت رونے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ

نے فرمایا: مجھے اس بارے میں ملامت نہ کیا کرو کہ حضرت لیعقوب علیہ

السلام نے اپنے بیٹے حضرت بوسف علیہالسلام کو کھو یا تو جدائی میں رونے كے سبب آئى صبی سفید ہو گئیں حالانکہ انہیں ان کی وفات کاعلم (یعنی یقین)

نہیں تھااور میں نے تواپنی آئکھوں سے اپنے گھرانے کے 14 افراد کوایک ہی صبح میں ذبح ہوتے و یکھاہے چنانچیتم کیا سمجھتے ہو کہ بیٹم میرے سینے سے (70) كشتئ نوح

مبھی جاسکتاہے؟

(حلية الاولياء جلد 3، م 138 ، تاريخ دمشق جلد 41 م 386)

اور يا وَل مَيْن رَجْير:

امام زہری علیہ الرحمہ نے کہا کہ میں نے امام زین العابدین رضی اللہ

عنه کے نرم و نازک یا وُں میں زنجیراور گلے میں طوق دیکھا تو میری آئکھوں ہے آنسوجاری ہو گئے اورروتے روتے عرض کیا: عالیجاہ! کیا ہی بہتر ہوتا کہ

اگرآپ کی جگہ مجھے باندھاجا تااور آپ سلامت رہنے۔

یہ س کر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بڑی آ سانی سے زنجیر کو

ہاتھ اور پاوُں سے نکال دیا پھر گلے سے طوق کو نکال کر فرمانے لگے: اے زہری! بیہارامقام ہے۔

پھر بیہ کہہ کر زنجیر ڈال دی کہ کیا کریں ہمارا پروردگار اسی میں راضی

ہے۔(شواہدالنبو ق،ص419 شمع بک ایجنسی لاہور)

﴿ آپکاولاد:

محققین کے مطابق آپ کے گیارہ شہزاد سے اور چارشہزادیاں تھیں (صواعق المحرقه، ص120) كشائئ نوح

☆ وصال کی وجہ:

وليد بن عبدالملك نے آپ كوز ہر دے كرشهيد كيا۔ (صواعق المحرقد،

الميان افروزار شادات:

1 رسول الله عليه في يركثرت سے درود بره صنا ابل سنت كى نشانى

ہے(القول البديع، ص131) 2.....امام با قررضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے والد کے

پاس آیااور کہنے لگا: مجھے ابو بکر کے بارے میں کچھ بتائیں؟ تُو آپ نے کہا:

صدیق کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ تواس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر

رحم كرے۔آپ انہيں صديق كهدرہ بيں؟ آپ نے فرمايا تيرى مال تخفي روئے کہ بے شک انہیں تو رسول اللہ علیہ اور مہاجرین وانصار نے صدیق

کہا: جوہم سے بہتر تھے لہذا جوانہیں صدیق نہ کہے تو رب تعالیٰ (دنیا و آ خرت) میں اس کا قول سچانہ کرے۔(لیعنی رسوائی ہو) (تاریخ دمشق جلد

41،ص389، سيراعلام النبلاء، جلد 4،ص395)

3....امام ابوحازم عليه الرحمة فرمات بين كه بين ين باشميون مين امام

زین العابدین رضی اللّٰدعنه سے زیادہ فقیہ ہیں و یکھا۔ میں نے ان سے سنا

کے ہارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے قبرانور کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جیسے آج ان دونوں حضرات کا مقام ہے (یعنی حضور علیلیہ حضور علیلیہ حضور علیلیہ حضور علیلیہ کے قرب خاص میں ہیں) ایسے ہی زندگی میں بھی حضور علیلیہ کے قریب ترین ہے) (کتاب الزہد، ص 92، قم 577، سیر اعلام النبلاء، جلد 4، ص 394) حضور علیہ کے قریب ترین ہے) (کتاب الزہد، ص 92، قم 577، سیر اعلام النبلاء، حلد 4، ص 394)

4 امام زین العابدین رضی الله عنه ہے حضرت عثمان غنی رضی الله عنه کے حضرت عثمان غنی رضی الله عنه کے متعلق بوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: خدا تعالی کی قسم! عثمان رضی الله

عنه كو ناحق قتل كيا گيا_ (الطبقات الكبير لا بن سعد، جلد 7،ص 214، سير اعلام النبلاء جلد 4،ص 397)

5.....جس نے تم سے پہلے کوئی علم حاصل کرلیا تو وہ اس معاملہ میں تمہارا امام (رہنما و قائد) ہے خواہ وہ تم سے عمر میں چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ (احیاءالعلوم، کتاب اسرارالطہارۃ ،ص 170)

6....تقذیر کے ناپیندیدہ امور (لیعنی شختیوں) پرراضی رہنا، یقین کے اعلیٰ درجات میں سے ہے۔ (عیون الاخبار، کتاب الزہد، جلد 2، ش 374)

ا ی درجات کی سے ہے۔ (حیون الاحبار ، نیاب اثر ہد، جبدرے ، س 4 کہ 37 کے ۔ 7 آپ نے عید کے دن لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں تو آپ نے فر مایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوق کے لئے کشتی نوح میدان (عمل) بنایا ہے تا کہ لوگ اس کے پیندیدہ کاموں کی ادائیگی کے

میدان (عمل) بنایا ہے تا کہ لوگ اس کے بیندیدہ کاموں کی ادائیگی کے ساتھ سبقت لے جائیں چنانچہ ایک قوم پیچھے رہ گئی اور وہ خسارے میں رہی، پس ایسے دن عفلت میں رہتے ہوئے ہنننے والوں پر تعجب ہے کہ جس

میں نیک لوگ کامیاب ہوتے ہیں، اور برے کام والے خسارے میں رہنے ہیں۔خدا کیاتشم!اگر پروےاٹھا دیئے جائیں تو بجائے نئے کیڑے بہننے اور بال سنوارنے کے!نیک لوگ اپنے ہونے والے احسان کے شکر

چہ مرب ہوجا ئیں۔ ادر برے لوگ اپنے گنا ہوں پرندامت میں مشغول ہوجا ئیں۔ (التذکرة الحمدودیة ،جلد 1 م 117)

8.....امام زین العابدین رضی الله عنه نے کسی شخص کو غیبت کرتے ہوئے سنا تو فر مایا: کتنا برا ہے ہتم غیبت سے بچوء کیونکہ میے جہنم کے کتوں کا کھانا ہے، نیز جوشخص لوگوں کی ناموس سے باز رہے تو رب تعالیٰ قیامت

کھانا ہے، نیز جوشخص لوگوں کی ناموس سے باز رہے تو رب تعالی قیامت کے دن اس کے گناہوں سے درگز رفر مائے گا۔ (تفسیر روح المعانی، تفسیر سورۂ حجرات، جلد 13، ص 312)

9.....آپ سے منقول ہے کہ غصہ کی حالت میں بندہ غضب الہی کے زیادہ قریب ہوجا تاہے۔(البستطرف جلں 1،ص 277)

ریارہ ریب، دہاں۔ البسکھر ف جس الہ ہے۔ 10 ۔۔۔۔۔ کوئی شخص کسی دوسرے پر برتری نہ جتائے، کیونکہ تم سب ہی بندے ہواور تمہارارپ (اللہ)ایک ہی ہے۔ (التذکرة الحمدونیة ،حلد 3،ص (390

11....سورهٔ جمرگی آیت نمبر 15 کا ترجمه: ترجه زاه جمری آیت کسیندل میں جا کھ ک

ترجمہ: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے، سب تھینچ لئے، یہ پس میں بھائی ہیں تختوں پر روبر و بیٹھے، نہ انہیں اس میں کچھ پہنچے، نہ وہ

اس میں سے نکالے جائمیں۔ امام ابن ابی حاتم و دیگر ائمہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔

ا مام زین العابدین رضی الله عنه سے پوچھا گیا کہ بیرآیت حضرت ابو بکر وعمر اور علی رضی الله عنهم کے بارے میں نازل ہوئی؟ تو آپ نے فر مایا: خدا کی

فسم! بیدا نہی کے بارے میں نازل ہوئی اوراگران کے بارے میں نہ ہوتو کس کے بارے میں ہوگی؟ میں نے عرض کیا: اس میں کون سا کینہ مراد

ے؟ تو انہوں نے فر مایا: جاہلیت کا کبینہ مراد ہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں شدید درد اٹھا تو مولاعلی رضی اللہ عنہ نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو پر اپنے ہاتھ (آگ سے) تیا کر پھیرے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم، جلد 7،ص 2688، الجامع لاحکام القرآن،جلد12،ص219)

اعران مبلد علی می داید) 12رشید نامی شخص ایک ماہر عیسائی طبیب تھا، چنانچدایک مرتبہاس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے قرآن میں علم طب کشتی دوح کشتی دوح کے بارے میں کوئی چیز بیان نہیں ہوئی حالانکہ حقیقت میں علم تو دو ہیں :علم الا دیان اور علم الا بدان (دین کاعلم اور بدن کاعلم) تو اس کے جواب میں

امام زین العابدین رضی الله عنه نے فر مایا: رب تعالیٰ نے سارے علم طب کو

ہمارے قرآن کی صرف ایک آیت کے نصف حصہ میں جمع فر مادیا ہے تواس

وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا وَ لَا تُسْرِفُوا (سورةَ اعراف آيت 31)

نے کہا: وہ کون می آیت ہے؟ آپ نے فرمایا: فرمان باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور کھاؤ پیواور حدسے نہ بڑھو۔ توعیسائی طبیب کہنے لگا: تمہاری کتاب نے تو جالینوں (قبل مسے کے مشہور بونانی حکیم) کے لئے کوئی حکمت ہی نہیں چھوڑی۔ (الجامع لاحکام القرآن، جلد 7 ہس 192)

کہ وصال با کمال:
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال محرم 94ھ میں 58 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ جمیع ائمہ ومورضین کا اس پر اتفاق ہے۔ آپ کے شہز ادے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی

اور جنت البقیع میں سپر دخاک کیا گیا۔ رب تعالیٰ ہم سب کوآپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فر مائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے درجات کو ہلند و ہالافر مائے۔ آمین ثم آمین اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ اللہ المجمعین کے پانچویں امام محمد باقر مصر میں اللہ عند ا

کشتی دوح کشتی دوح مثالته کی داده دوس کر نیس کر نیس

مد رصاحیا این این با قر (با قر ہونے کی وجہ تسمیہ رہیہ ہے کہ آپ مختلف علوم میں ان ان میں ان ان میں ان ان میں ان ان میں ان ان میں ان میں

وسعت نظر کے مالک تھے اور انہیں خوب فصاحت و بلاغت سے بیان فرماتے۔) لیا

ولادت باسعادت: آپ مدینه منوره میں 3 صفر المظفر علی اللہ عندی شہاوت سے تین 57ھ بروز جمعہ بیدا ہوئے لین امام حسین رضی اللہ عندی شہاوت سے تین

سال پہلے پیدا ہوئے۔ (شواہدالنبوۃ ص 431) ﷺ پیدا ہوئے۔ (شواہدالنبوۃ ص 431) ﷺ کا اللہ عنہ کے کا اللہ عنہ کے اللہ عنہ کے

پوتے، حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه کے بیٹے ہیں اور آپ کی

والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ جو کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

کامام با قررضی اللّدعنه کے تعلق بشارت مصطفی علیسیای: 1۔حضرت امام محمد باقر رضی اللّدعنه فر ماتے ہیں کہ ایک دن میں صحافی

1 حضرت امام محمد باقر رضی الله عنه فر ماتے ہیں کہ ایک دن میں صحافی رسول حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے باس اس وقت گیا

جب آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہری بینائی چلی گئی تھی۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کوسلام کیا تو انہوں نے میر سے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے 178 كشتئ نوح

در يافت كياكه آپ كون بين؟

میں نے کہا: میں محد بن علی بن حسین ہوں۔

بین کر حضرت جابر رضی الله عنه نے کہا: میرے بیٹے میرے قریب

آؤ۔ میں قریب آیا تو انہوں نے میرے ہاتھ چوہ اور یاؤں چومنے کے

لئے آرزو کی تو میں دور جا کر کھڑا ہو گیا چرآپ نے کہا: خواجہ بطحا علیہ نے

آپ کے لئے سلام بھیجا ہے۔ میں نے کہا: آپ علیہ پر درود وسلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت

ہو،اے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیکیا معاملہ ہے؟

حضرت جابر رضی الله عنه نے کہا: ایک روز میں خواجہ بطحا علیہ کی بارگاہ میں حاضرتھا تو اچا تک حضور علیہ نے مجھے سے فرمایا: اے جابر! شاید

تمہاری ملاقات میرےشہزادے سے ہوجسے مخذبن علی بن حسین کہتے ہیں۔

رب نعالیٰ اسے انوار وحکم عطافر مائے گا۔تمہاری جب اس سے ملا قات ہوتو استعميراسلام يبنجادينا

(شواہدالنبوت صفح نمبر 432 شمع بک ایجنسی لاہور) 2۔ دوسری روایت بیاہے کہ حضور علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ

انصاری رضی الله عنه سے فرمایا: اے جابر! ہوسکتا ہے کہ توحسین کے ایسے بیٹے سے ملاقات کرنے کے لئے زندہ رہے جس کا نام محمد (باقر) ہے اور جو کشتی دوح دین محمدی کی خوب اشاعت کرے گا تو تُو اسے میرا سلام پہنچا دینا۔مزید

راوی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے بعد

ارشاد فرمایا: اے جابر! تمہاراا نقال اس ملاقات کے چند دن بعد ہوگا۔

حضرت جابر بن عبدالله انصاري رضى الله عنه كاانتقال ہوگيا۔

﴿ فَقَهُما ئے مدینہ: امام محد باقر اوران کے بیٹے امام محد جعفر صادق رحمهم الله فقهائے مدینہ سے شخصاورا پنے زمانہ میں بنی ہاشم کے سردار شخصے۔ان میں علم ، فقہ،

(شواہدالنبو ة ،صفحةنمبر 432 شمع بك اليجنسي لا ہور)

میں سے تھےاورا پنے زمانہ میں بنی ہاشم کے سردار تھے۔ان میں علم، فقہ، شرف، دیانت، ثقافت اور سرداری جمع تھی اور وہ خلافت کے لئے اصلاح کیا .

شرف، دیانت، تقافت اور سرداری جمع طی اور وہ خلافت کے لئے اصلاح کیا کرتے تھے اور وہ روافض کے مطابق بارہ امام میں ایک تھے جنہیں شیعہ معہد سے مقدم سے مصرف کے علیم مالیں سے مدین میں ک

معصوم کہتے ہیں حالانکہ انبیاء کرام کیہم السلام کے سوا (انسانوں میں) کوئی معصوم نہیں۔(تفسیر طبری، جلد 5 ہس 100)

کے نکاح: آپ کا نکاح سیرنا صدیق اکبررضی الله عنه کی پوتی سے ہوا جن کا نام

حضرت ام فروه بنت قاسم بن محمد بن ابو بکرصد بق تھا۔ کسر سے کی اولاد: 1امام جعفر صادق رضى الله عنه

2....2

3.....خضرت ابراجيم رضى الله عنه 4.....حضرت عبيد الله درضى الله عنه

، مسه حرت مبیدالمدوی الله عنه 5.....5 خفرت علی رضی الله عنه

6.....6 ينب رضى الله عنها 7.....حضرت أمّ سلمه رضى الله عنها

امام با قررض الله عنه كى امام اعظم عليه الرحمه سے ملا قات: ایک سال جج کے موقع پر مدینه منوره میں امام با قررضی الله عنه سے امام

اعظم ابوحنیفه علیه الرحمه سے ملاقات ہوئی۔امام اعظم ابوحنیفه علیه الرحمہ نے تعارف کروایا۔امام محمد باقر رضی الله عنه نے فرمایا: آپ وہ ہیں جس نے

قیاس کے ذریعے میرے جدامجد کی مخالفت کی ہے؟ امام اعظم علیہ الرحمہ نے عرض کیا: اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ! کہ میں ایسا کام

کروں؟ آپ تشریف رکھیں، کیونگہ آپ کی عزت و تکریم ہم پراسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کے جدامجد کی تعظیم ہم پرلازم ہے۔ امام محمد باقررضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔امام اعظم علیہ الرحمہ ان کے سامنے

دوزانو ہوکر بیٹھ گئے اور کہنے لگئے جناب! میں آپ سے تین مسائل دریافت

كرتا بهول-آپ جواب ديجيّے!

1مرد كمزور بے ياعورت؟ فرما يا:عورت

☆ وراثت میں عورت کا حصہ کتناہے؟

فرمایا: أیک حصہ ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ عقل توبیہ ہتی ہے کہ عورت کودگنا

حصہ ملنا چاہئے' اگر میں عقل سے فتویٰ دیتا توعورت کو دگنا ملتالیکن میں نے آپ کے جدامجد نبی کریم علی کہ کی حدیث کے مطابق فتوی دیا ہے کہ عورت

كاليك حصري_ 2: نماز افضل ہے یاروزہ؟

امام اعظم علیه الرحمه عرض کرتے ہیں۔حدیث کےمطابق عورت کوایام میں نماز جھوڑنے کی اجازت ہے اور بعد میں قضا کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جبکہ ایام میں روز ہے چھوڑنے کا حکم ہے مگر بعد میں فضا کا حکم ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ عقل تو کہتی ہے کہ نماز افضل ہے،اس کو قضا کرنے کا حکم ملنا چاہئے۔اگر میں عقل سے فتوی دیتا تو نماز قضا کرنے کا فتویٰ دیتالیکن میں نے آپ کے جدامجد نبی پاک علیہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیاہے کہ عورت روز بے قضا کرے گی۔

3: پیشاب زیادہ نایاک ہے یامنی؟

فرمايا: پيشاب

ا مام اعظم علیہ الرحمہ عرض کہتے ہیں کہ قتل تو سیہتی ہے کہ پیشاب زیادہ نا یاک ہے تو مادہ منی سے نہیں بلکہ پیشاب خارج ہونے پر عسل فرض ہونا

چاہئے۔اگر میں عقل سے فتو می ویتا تو پیشاب کے خارج ہونے پرغسل کا فتویٰ دیتالیکن آپ کے جدامجد نبی یاک علیہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ

دیا ہے کہ ما دہ منی شہوت کے ساتھ خارج ہوتو عسل فرض ہوجا تا ہے۔ امام اعظم عليه الرحمه عرض كرتے ہيں حضور! الله تعالى كى پناه! اس

بات سے کہ میں حدیث رسول کے خلاف فتوی دوں تو حدیث رسول علیہ ا

کوسامنے رکھ کرہی فتویٰ دیتا ہوں۔ ہیں کرامام باقر رضی اللہ عنہ فرطمسرت سے کھڑے ہو گئے اور امام

اعظم علیدالرحمہ کے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا: اے ابوحنیفہ! لوگ غلط کہتے ہیں۔ تم تو حدیث رسول کے مطابق ہی فتو کی دیتے ہو۔ (عقودالجمان ،ص279 ، ازامام صالحی)

☆ روش ضميري: ایک دن حضرت امام محمد با قررضی الله عنه بچھلوگوں کے ہمراہ ہشام بن عبدالملک کے مکان کے قریب سے اس وقت گزرے جب وہ اس کی بنیاد ركد باتفاتوآپ نے فرمایا:

فشم خدا کی! پیرمکان نیست و نابود ہوجائے گا اورلوگ اس کا گارا تک

اٹھا کر لے جائیں گے۔ یہ پتھرجس سے اس کی بنیاد رکھی ہے، کھنڈر بن لوگ کہتے ہیں کہ میں آپ کی اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ ہشام کے

مکان کوکون نیست و نابود کرے گا۔ جب ہشام کا انتقال ہوا تو ولید بن ہشام

کے کہنے پراسے گراد یا گیا۔ تمام پتھریلی بنیاد کواٹھا دیا گیا۔ بیسب کچھ ہم نے اپنی آ تکھوں سے دیکھاہے۔

(شواہدالنبوت ،ص433،مطبوعة مع بك اليجنسي لا ہور) ثات كاعلم حاصل كرنا:

ایک شخص نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اجازت طلب کی تولوگوں نے کہا: تیزی سے کام نہلو کیونکہان کے ہاں اور بھی بہت سے

آ دی بیٹے ہوئے ہیں۔ ابھی وہ باہر نہ آئے تھے کہ بارہ آ دمی تنگ قباؤں میں ملبوش، ہاتھ یاؤں میں دستانے اور موزے بہنے ہوئے باہر آئے۔

انہوں نے السلام علیکم کہااور چلے گئے۔ بعدازاں میں امام باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوااور پوچھا:حضور! بیکون لوگ تھے جوابھی آپ کے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں۔ مجھے توان کے متعلق کچھ کم ہیں۔ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہمار سے جنات بھائی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں؟ حضرت امام محمد ماقر رضی اللہ عنہ نے فرما ما: ماں! جس طرح تم حلال و

حضرت امام محمد باقر رضی الله عنه نے فر ما یا: ہاں! جس طرح تم حلال و حرام کے تعلق مجھ سے پوچھتے ہو،اسی طرح وہ بھی آ کرمجھ سے علمی سوالات

کرتے ہیں۔ (شواہدالنبوت ص 434 مطبوعة مع بک ایجنسی)

کرتے ہیں۔ (شواہدالنبوت ص 434 مطبوعة مع بک ایجنسی)

کر ہے ہیں۔ (شواہدالنبوت کی جاجت روائی:

کے بھیٹر نے کی حاجت روائی: مرد الام محریاقی ضی اللہ عزا سرعقیدی مندوں کے ساتھ سفر

ایک مرتبہامام محمہ باقر رضی اللہ عنہ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ سفر پر شھے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی میں پہنچے ،اس وقت آپ خچر پر

سوار تھے۔ا چا نک لوگوں نے دیکھا کہ کوئی شخص پہاڑ سے اتر کرامام محمد باقر رضی اللّٰدعنہ کے قریب آیا اور وہ آپ کے خچر کی نگرانی کرتار ہااورایک بھیڑیا اپنے ہاتھوں کو خچر کی زین کے آگے رکھ کر بہت دیر تک آپ سے گفتگو کرتا

ا ہے ہوں و ہرں رین ہے اسے رسے رہیں ریدہ ہی دیدہ ہی ہے۔ رہا۔ آپ سنتے رہے چھر آپ نے بھیٹر ہے سے فرمایا: اب تم والیس چلے جاؤجوتم چاہئے تھے، میں نے اسی طرح کردیا ہے۔

بین کر بھیڑیا واپس چلا گیا۔ بھیڑ ہیئے کے جانے کے بعدا مام نے ہم سے فرمایا کہ بیہ بھیڑیا کیا کہہر ہانھا؟ عرض کیاحضور! اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور

آ پ بہتر جانتے ہیں۔

امام نے فرمایا: بھیڑیا فریاد کررہاتھا کہ میری ہمسراس وفت اولا دیپیدا كرنے كى تكليف سے گزررہی ہے۔ دعا سيجئے كہ اللہ تعالیٰ اس كی تكلیف دور فرمائے اور میری نسل سے سی کوبھی آپ کے عقیدت مندوں پر مسلط نہ كرے۔ چنانچة پ نے بھیڑ ہے كے حق میں دعائے خير كی۔ (شواہدالنبوت، ص435، مطبوعة م بك اليجنسي لا ہور)

🖈 نابينا كاانوكھاوا قعه:

ایک روز ابونصیر نامی نابیناشخص امام کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض

حضور! آپ رسول الله عليسة كه بن كے محافظ ہيں امام نے فرما یا: ہاں ابونصیرنے پھرکہا: رسول اللہ علیہ توسب نبیوں کے وارث ہیں۔

امام نے فرمایا: ہاں ابونصير نے کہا: آپ رسول اللہ علیہ کے وارث ہیں۔ امام نے فرمایا: ہاں

ابونصیرنے کہا پھرتو آپ مردول کوبھی زندہ کرسکتے ہوں گے۔ بیاروں کو صحت یا ب بھی کر سکتے ہوں گے ،غیب کی با تنیں بھی بتا سکتے ہوں گے؟ امام با قرنے فرمایا: ہاں میں اللہ تعالیٰ کی عطاہے کرسکتا ہوں۔

پھرآپ نے ابونصیر سے فر مایا: میرے سامنے آ کر بیٹھ جاؤ، وہ سامنے

آ کر بیٹھ گیا۔ آپ نے اپناہاتھ مبارک ابونصیر کے چہرے پر پھیرا تو ابونصیر

کی آئی کھیں روشن ہو گئیں اور روشنی بحال ہوگئے۔ ابونصیر نے اس روشنی سے

صحرااورز مین وآسان کی وسعتوں کواپنی آ تکھوں سے دیکھا۔امام نے پھر

ا پناہاتھ ابونصیر کے چہرے پر پھیراتو ابونصیر پھرنا بینا ہو گیا۔ پھرآ ب نے ابونصیر سے پوچھا:ان دونوں حالتوں میں سے تہمیں کون

سی حالت تمہیں پسند ہے۔ کیاتم بدیسند کرتے ہو کہتمہاری آ تکھیں روشن

ہوجائیں اور تمہارا حساب سپر دخدا ہو یا تمہاری آ تکھیں ایسی ہی رہیں اور

تتهہیں بلاحساب و کتاب جنت مل جائے؟ بیتن کر ابونصیر نے کہا: عالیجاہ! میں تو اس بات کو بیند کرتا ہوں کہ میں نابینا ہی رہوں،صبر کروں اور بلا

حساب و کتاب جنت میں داخل ہوجاؤں۔

(شواہدالنبوت، ص440، مطبوعه م بک ایجنسی لا ہور)

الله على التي التي مال قبل: امام جعفرصا دق رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے والدگرامی

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فر مایا: میری عمراب صرف پانچے سال رہ

گئی ہے۔

جب آپ نے وصال فرمایا تو ہم نے اس مدت کوشار کیا تو وہی پانچ

كشائ نوح

سال كاعرصه نكلاجوآب نے فرما يا تھا۔ (شواہدالنبوت ص435،مطبوعة مع بك اليجنسي لا ہور)

کے علمی وجاہت:

حضرت عبدالله بن عطاءعليه الرحمه فمر مانتے ہیں: میں نے امام باقر رضی

اللّٰدعنه کے علاوہ علماء میں سے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کے پاس علماء کا

علم بھی کم پڑجائے، میں نے حکم بن عینیہ کوان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے

(حلية الاولياء، جلد 3، ص 217، روايت 3757)

﴿ عاداتِ مباركه:

1_حضرت خالدین وینارعلیه الرحمه بیان کرتے ہیں که حضرت امام

باقر رضی الله عنه جب مسکراتے تو بارگاہ الہی میں عرض کرتے: الہی! مجھ سے

د يکھا گو يا طالب علم ہو۔

ئاراض نه ہونا_(صفة الصفو ه جلد 2 مس 78) حضرت عبداللدين يجيل عليه الرحمه بيان كرتے ہيں كه ميں نے امام باقر

رضی الله عنه کوزر درنگ کاتهبند باندھے دیکھا۔ آپ فرض نماز وں کے علاوہ دن اوررات میں 50 رکعتیں ادا فر ماتے تھے اور آپ کی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا

" ٱلْقُوَّةُ لَا لِيهِ جَمِيتُكُما" لينى سارى طاقت وقوت الله كے پاس ہے۔

كشتئ ثوح

ہم آپ سے کی گئی بیعت توڑیں گے اور نہ ہی ایسا مطالبہ کریں گے۔اگر ہم

ارشیخین کے بارے میں امام کا ارشاد:

الله عنها کی ساری اولا د کااس بات پراجماع وا تفاق ہے کہ حضرت ابو بکر وعمر

المحصديق نه کي وه:

حضرت عروه بن عبدالله عليه الرحمه سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر

رضی اللّٰدعنہماکے بارے میں وہ بات کہیں جوسب سے بہتر ہو۔

حضرت امام باقر رضی الله عنه فرماتے ہیں که حضرت بی بی فاطمه رضی

امام جعفر صادق رضى الله عنه ابنے والد امام باقر رضى الله عنه سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے بعد

(عاجزی کے طور پر) سات دن تک لوگوں سے بیعت توڑنے کا کہتے

(رياض النضرة ،جلد 1،ص252)

(الصواعق المحرقه، ص52)

رہے، چنانچے ساتویں دن مولاعلی رضی الله عنه تشریف لائے اور عرض کیا: نه

🏠 بيعت مولاعلى:

(حلية الاولياء، جلد 3، ص 217، روايت 3758)

آ پکواہل نہ بچھتے تو بھی بیعت نہ کرتے۔

بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں

کیونکہ خود حضرت ابو بکرصد این رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار کو آراستہ کیا۔ میں نے عرض کیا: آپ نے انہیں صدیق کیا؟ بیسنا تھا کہ امام باقر رضی اللہ عنہ جلال فر ماتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا: ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں اور جو

انہیں صدیق نہ کہے تو رب تعالی اس کی بات کو دنیا و آخرت میں سچانہیں فرما تا۔ (فضائل الصحابہ، جلد 1، ص 419، رقم 655) کہ اہلیبیت سے محبت کے جھوٹے دعویدار:

امام باقررضی اللاعند نے جابرجعفی سے فرمایا: اے جابر! مجھے خبر ملی ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو ہم (لیتنی اہلیبت) سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حضرت ابو بکرصد بین اور حضرت عمر فاروق رضی اللاعنہما کی شان میں

یں ہیں۔ اس سرت ہو، رسور ہیں، در سرت سرق کروں روں رس ہوں ہوں اس کا تھی دیا ہے۔ نہ کہنے والی بانٹیں کرتے اور کہتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا تھی دیا ہے۔ اے جابر جعفی! انہیں میرا پیغام پہنچا دو کہ میں بارگاہِ الٰہی میں ان سے

بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔اگر میں حضرت ابو بکر وعمر رضی اللّٰء نہم کی شان میں بلند درجات و رحمت کی دعا نہ کروں تو مجھے میرے نانا جان رسول

الله علیله کی شفاعت نصیب نه ہو۔ان حضرات سے رب تعالیٰ کے دشمن ہی

190 کشتی نوح

غافل وبيزار ہيں۔(البدايه والنهايه، جلد 6، ص457)

المستخين سے جدا اہلبيت سے جدا:

ایک اورموقع پرامام باقر رضی الله عنه نے جابرجعفی سے فرمایا: کوفیہ

والوں تک بیہ بات پہنچا دینا کہ جس نے حضرت ابو بکرصدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کی ، میں اس سے بری الذمہ ہوں اور

حضرت ابوبكر وعمررضي الله عنهما ہے راضي ہول جوشخص ان كي فضيلت نہيں جانتا،وہ سنت (لیعنی حدیث) سے ناوا قف ہے۔

(حلية الاولياء، جلد 3، ص 217، روايت 3753) الم صحابة كرام كے بارے ميں درس محبت:

حضرت عبدالملك بن ابوسليمان عليه الرحمه بيان كرتے ہيں كه ميں نے

امام محربا قررضی الله عنه سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہوچھی۔ القرآن: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ

امَنُوا الَّذِينَ يُقِيِّهُونَ الصَّلُوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوةَ وَ هُمْ رَا كِعُونَ (سورهُ ما ئده ، آيت 55 ، ياره 6)

ترجمہ: تمہارے دوست نہیں گراللہ اوراس کارسول اورا بمان والے کہ تماز قائم کرتے ہیں اورز کو ۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

توامام باقررضی الله عندنے فرمایا: اس آیت کے مصداق صحابہ کرام

کشتی دوح بیں۔ میں نے عرض کی: لوگ کہتے ہیں کہائی آبیت کے مصداق حضرت علی

رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ نے فرمایا: وہ بھی صحابہ کرام ہی میں سے ہیں۔

(تاریخ ابن عسا کرجلد 54 م 289)

کہ دومجا فظ شیر:
ایک مرتبہ بادشاہ نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کوشہ پد کرنے کے
ادادے سے اپنے پاس بلوایا۔ جیسے ہی آپ بادشاہ کے پاس تشریف لائے
تو مادشاہ معافی مانگنے لگا اور کچھ تھا گف پیش کرکے بڑے ادب واحتر ام سے

توبادشاہ معافی مانگنے لگا اور کچھتھا ئف پیش کر کے بڑے ادب واحتر ام سے رخصت کرنے لگا۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعدلوگوں نے بادشاہ سے کہا: تُونے انہیں شہید کرنے کے ارادے سے نہیں بلوا یا تھا؟ بادشاہ نے

کہا: امام باقر رضی اللہ عنہ جب میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دو بڑے غضبنا ک شیروں کو دیکھا جواُن کے دائیں بائیں کھڑے مجھ سے کہہ رہے تھے: اگرتم نے ذرہ برابر گنتاخی کی تو ہم تنہیں چھیر بھاڑ کرر کھ دیں

> گے۔(تاریخ مشائخ قادر بیرضویہ ص83) کہ امام باقر کے ارشادات:

ہے۔(البدایہ والنہایہ جلد 6،ص 456) 2..... وہ عالم جس کے علم سے قائدہ حاصل کیا جائے، ہزار عابدوں سے اس ہے۔ رسیۃ الاولیاء، جدری، طابعہ کا کی موت شیطان تعین کوستر عابدوں 3.....اللہ پاک کی شم ! ایک عالم کی موت شیطان تعین کوستر عابدوں کی موت سیط کی موت سیط کی موت سے زیادہ لیسند ہے۔ (صفۃ الصفو ہ، جلد 2، ص 77)

4..... تین اعمال سب سے زیادہ مشکل ہیں: 1 - ہر حال میں رب تعالی کا ذکر کرنا 2 - ا پنے آپ سے انصاف کرنا 3 ـ اور ضروریت مندمسلمان محائی سے مالی تعاون کرنا

2۔اپٹے آپ سے انصاف کرنا 3۔اورضرورت مندمسلمان بھائی سے مالی تعاون کرنا۔ (تفسیر دُرٌ منثور جلد 4 بھی 75) 5۔۔۔۔میراایک بھائی ہے جو میر سے نزدیک عزت وعظمت رکھتا ہے

اور میرے نزویک اس کی عظمت کی وجہاس کی نظر میں و نیا کا حقیر ہونا ہے۔ (صفة الصفو ہ جلد 2 ہم 78) 6۔۔۔۔عبیداللہ بن ولید کا بیان ہے کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے

ہم سے فرمایا: کیاتم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کراپنی خواہش کے حطابی کی جیب میں ہاتھ ڈال کراپنی خواہش کے مطابق کچھ لےسکتا ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔فرمایا: پھر تنہاں وہ بھائی چارہ نہیں جیساتم گمان کرتے ہو۔

(حلیۃ الاولیاء،جلد2،ص218) 7.....جابرجعفی سے فرمایا: اے جابر! دنیا کواس مقام کی طرح سمجھ، جہاں تو کچھ دیر کے لئے گھہرا پھرکوچ کر گیا یااس مال کی طرح سمجھ جسے تونے

كشتئ نوح خواب میں یا یالیکن جب آ تکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ دنیاعقل

مندوں اورمعرفت الہی رکھنے والول کے لئے سائے کی مانند ہے۔ پس تو الله باك سے اپنے دين وعقل كى حفاظت كاسوال كر۔ (حلية الاولياء، جلد 3، ص 218 ، رقم 3765) ☆انقال: آپ كاوصال 7 ذوالحجه 114 هريا 117 ه كوموا_

(شرح شجره قادر بپرضویه) جنت البقيع مدينه منوره ميں آپ كي تدفين ہوئي۔ رب تعالیٰ آب کے درجات بلند فرمائے۔آمین

اہل بیت اطہار کے چھٹے امام حضرت امام جعفرصا دق رضی اللہ عنہ

☆ولادت باسعادت:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت 17 رہیج الاول 80 یا 83 ہجری پیر کے دن مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (شواہدالنبو قاص 245)

> تام مبارک: آپ کااصل نام جعفر ہے۔

☆ كنيت ولقب:

آ پ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواساعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ (شواہدالنبو قص 448،مطبوعہ تع بک ایجنسی لا ہور)

% وصادق 'لقب کی وجه:

آپ کو سیج بولنے کی وجہ سے صادق کے لقب سے جانا جاتا ہے لیعنی آپ اسم بامسی تھے جیسالقب تھا، ویساہی آپ کا مبارک عمل تھا۔ صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

☆ صدیقی اور سینی نسب:

امام جعفر صادق رضى اللدعندكي والده حضرت ام فروه بنت قاسم بن محمر

بن ابوبکرصد بق رضی الله عنهم ہے جبکہ آپ کے والدمحتر م امام باقر بن زین

🖈 مجھے ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ جنم دیا:

بن ابوبکر صدیق رضی الله عنهم ہے۔ ام فروہ کی والدہ حضرت اساء بنت

عبدالرحمن بن ابوبكرصديق رضي الله عنهم ہيں۔اسي لئے حضرت جعفر صادق

رضی اللّٰدعنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللّٰدعنہ نے دوبارہ جنم

수 آ ي كا نكاح:

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اس وقت آپ کےصاحبزادے حضرت امام

جعفرصادق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس کھڑے تھے۔ ابن عکاشہ نے عرض

ايك روز حضرت ابن عكاشه عليه الرحمه، حضرت امام محمد باقر رضي الله عنه

ديا_ (شوابدالنبوت ، ص448 ، مطبوعة م بك اليجنسي لا مور)

حضرت امام جعفر صادق رضى الله عنه كى والده كانام ام فروه بنت قاسم

(اللبات في تهذيب الانساب ص229)

سے صدیقی اور والدمحترم کی طرف سے 'دحسینی''سیر ہیں۔

العابدين بن امام حسين رضي الله عنهم ہيں۔اس طرح آب والدہ كي جانب

عالیجاه! اب تو امام جعفر صادق جوان ہو چکے ہیں۔ ان کا نکاح ہونا

چاہئے۔آپان کا نکاح کیوں نہیں کرتے؟ جب یہ بات ہوئی تو اس وقت آپ کے پاس ایک سونے کی تھیا تھی۔

آپ نے ابن عکاشہ سے فر مایا: پیر سلی لے جاؤاورایک لونڈی خریدلاؤ۔ حضرت ابن ع کاشدایک بردہ فروش کے پاس گئے تو بردہ فروش نے کہا:

میرے پاس جولونڈی تھی ، وہ فروخت ہوچکی ہے البتہ ایک دولونڈیاں ہیں

جوایک دوسرے سے بڑھ کرہیں۔ حضرت ابن ع کاشہ نے بردہ فروش سے کہا: ان لونڈ بوں کو باہر لاؤ تا کہ ہم انہیں ویکھ لیں۔ دونوں لونڈیاں باہر لائی گئیں توان میں سے ایک کوہم

نے بیند کرلیا۔حضرت عکاشہ نے کہا: اس کی کیا قیمت ہے؟

بردہ فروش نے کہا:ستر ہزاردینار: حضرت ابن ع کاشہ نے کہا: کچھ تو کم سیجئے۔ بردہ فروش نے کہا: ستر ہزار سے ایک پیسہ بھی کم نہیں ہوگا۔

بھرحضرت ابن عکاشہ نے کہا: ہم اس لونڈی کو اس تھیلی میں جو پچھ ہے، اس کے بدلہ میں خریدنا

چاہتے ہیں۔ہم نہیں جانتے کہاس میں کتنے دینار ہیں۔

ہردہ فروش کے ہاں ایک شخص سفید سراور سفید داڑھی والا تھا۔اس نے

تھیلی کھولنے کے لئے کہا۔ہم نے تھیلی کھول کروزن کیا توسونا پوراستر ہزار

وینار کی مالیت کا نکلا_لونڈی خرید کرحضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں پیش کردی۔اس وفت بھی حضرت امام جعفرصا دق رضی اللہ عنہ آپ کے

یاس کھڑے سے۔ہم نے آپ کی خدمت میں تمام وا قعہ عرض کردیا۔ آپ

نے فور االحمد للد کہا۔ پھر حضرت ابن عکاشہ نے اس لونڈی سے دریا فت کیا۔

امام باقر رضی اللّه عنه نے فرمایا: تو دنیا میں حمیدہ اور آخرت میں محمودہ

امام باقر رضی الله عنه نے فر مایا: بیہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ کوئی لونڈی

لونڈی نے جواب دیا:میرانام حمیدہ ہے۔

چرآپ نے لونڈی سے دریافت کیا:

کیا توشادی شدہ ہے یا غیرشادہ شدہ؟

بردہ فروشوں کے پاس رہاورسلامت رہے؟

لونڈی نے کہا:

لونڈی نے کہا: میں ابھی تک کنواری ہوں۔

تمهارانام كياہے؟

کشتی نوح حضورات مرد فریش مررزن می کرکسی رائی کاقص کریت

حضور! جب بیہ بردہ فروش میر بے نزدیک آ کرکسی برائی کا قصد کرتے تو بیسفیدس اور سفید داڑھی والے بزرگ آ گے آ کراس کے منہ پرطمانچہ

لگاتے اوراسے مجھ سے دور کر دیتے اور کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ لونڈی کی گفتگوس کرامام باقر نے اسے حضرت امام جعفر صادق رضی

اللّه عنه کے سپر دکر دیا۔امام جعفر صادق رضی اللّه عنه نے ان سے نکاح کیا جس سے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللّه عنه پیدا ہوئے۔

(شواہدالىنبو ق صفحەنمبر 445،مطبوعەشمىع بىك الىجىنسى لا ہور) مىلىرىكىدىكىدىكىدە

کم اولاد: آپ رضی اللّٰدعنه کے سات بیٹے اور تین بیٹیال تھیں۔

بيشوں كے نام: حضرت اساعبل، حضرت عبداللدائے، امام

موتیٰ کاظم، حضرت اتحق، حضرت محمد دیباج، حضرت عباس اور حضرت علی رضی الله عنهم

کردار: خوش اخلاقی آپ کی طبیعت کا خاصائھی جس کی وجہ سے مبارک لبوں مصطفی کی تعظیم و تکریم کے سبب رنگ زرد ہوجا تا۔ بھی بے وضوحد بیٹ رسول بیان نہ فر ماتے۔ نماز اور تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے۔ آپ کی گفتگوفضول گوئی سے پاک ہوتی۔ (شفامعنسیم الریاض جلد 4 م 88)

ی مسلوطیوں تو کا سے پاک ہموی۔(شفاع میم اثریا می جلد 4،400) آپ کے معمولات زندگی سے آباؤ اجداد کے اوصاف جھلکتے تھے۔ آپ کے رویئے میں نبی پاک علیہ کی معاف کردیئے والی صفت کریمانہ

آپ کے رویئے ہیں ہی پاک علیہ کی معاف کردیئے والی صفت کریمانہ و مکھنے میں آتی۔گفتار سے صدیق اکبر رضی اللہ عنه کی حق گوئی کا اظہار ہوتا سے سامن میں میان میں قائق

اور کر دار میں شجاعت مولاعلی نظر آتی تھی۔ ایک مرتبہ غلام نے ہاتھ دھلوانے کے لئے پانی ڈالا مگر بانی ہاتھ پر

گرنے کے بجائے کپڑوں پرگر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نہ تو جھاڑا نہ ہی سزادی بلکہ اسے معاف کردیا اور مزید شفقت فرماتے ہوئے اسے آزاد

نجفی کردیا۔ (بخرالدموع بس202) کڑاسا تذہ کرام:

آ ب نے مدینہ منورہ کی مشکبار علمی فضا میں آئکھ کھولی اور اپنے والد ام را امری اقریضی لاٹھ عن حضہ مناعل لاٹ سی الیں افعی ندار صریق

گرامی امام محمد با قررضی الله عنه،حضرت عبیدالله بن ابی رافع ،نواسه صدیق اکبرحضرت عروه بن زبیر،حضرت سیدنا عطاءاورحضرت سیدنا نافع رحمهم الله

کے چشمہ علم سے سیراب ہوئے۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد 1 ہس 126)

حضرت سفیان بن عینیدهمهم الله کے ہیں۔

المير كي شاكرد:

آپ کے شاگردوں کی تعداد بے شار ہے جن میں خاص نام حضرت امام موسى كاظم، امام اعظم ابوحنيفه، امام ما لك، حضرت سفيان تُورى اور

(تذكرة الحفاظ جلد 1 مِس 125 مبير اعلام النبلاء جلد 6 مِس 436)

مشہور سائنسدان جابر بن حیان بھی آپ ہی کے شاگر دوں میں سے

ہے۔ مشہور مورخ ابن خلکان لکھتا ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کیمیا

میں بدطولی رکھتے تھے۔جابر بن حیان آپ کے شاگردوں میں سے ہے۔

امام جعفر سے امام ابوحنیفہ کی ملاقات:

الرحمه كہتے ہیں كہ ہم امام جعفر صادق رضى الله عنه كے ساتھ حطيم ميں تھے۔

علامہ کردی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ شیخ عبدالعزیز بن ابی روا دعلیہ

اتنے میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عند آئے اور سلام کہا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا اور امام کے ساتھ معانقہ کیا اور آپ کے خادموں کے بارے میں بوچھا۔

جب امام اعظم ابوحنیفه رضی الله عنه چلے گئے تو کسی شخص نے عرض کی:

ا مفرزندرسول! كياان كوآب جانة بين؟

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ بے

وقوف نہیں دیکھا۔ میں ان سے ان کے خادموں تک کا حال یو چھر ہا ہوں

اورتو کہتا ہے کہ آپ ان کو جانتے ہیں؟ بیام ابوحنیفہ ہیں جو اپنے شہر کے

سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

امام ذهبي علبهالرحمه تذكرة الحفاظ مين لكصته بين كهامام اعظم ابوحثيفه علبيه الرحمة فرمات بيں كه ميں نے (اہلبيت) ميں امام جعفر صادق رضى الله عنه

سے بڑھ کرکوئی فقیہ بیں دیکھا۔ 🖈 غيبي انگوراور چادرين:

حضرت ليث بن سعدعليه الرحمه فرمات بين: میں ایک بارج کے ارادے سے مکہ مرمہ حاضر ہوا۔

نمازِعصر ادا کرنے کے بعد میں مسجد الحرام کے قریب واقع بہاڑ جبلِ

ا بی تبیس کی طرف چل بڑا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا بیروُ عاکر رہاتھا: ياربًا باربًا بيهان تك كه أس كي سانس يُعول كنَّي ، پُهر كها: ياحيُّ ! يا قنَّومُ!

يہاں تک كەأس كى سانس يُجول گئى۔ پھر كہنے لگا: يا رحمٰنُ! يا رحمٰنُ! يا رحمٰنُ! يبال

تک کیاس کی سانس چھول گئی۔ پھریاار حم الرجمینین کا وِرد کرتارہاحتی کیاس كى سانس يُجول كئ_ جب وہ فارغ ہوا تو بارگا و اللي ميں عرض كرنے لگا: يا

الله باک!انگور کھانے کی خواہش ہے، مجھے انگور کھلا دے اور میری جادر

203

بھٹ گئی ہے مجھے ٹی چا درعطا کروے۔ حضرت لیث بن سعد علیه الرحمه فرماتے ہیں: الله یاک کی قشم! اُس کی

ڈ عاابھی بوری نہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک ٹو کری دیکھی جوانگوروں سے بھری ہوئی تھی حالائکہ اُن دنوں انگوروں کا موسم نہ تھا اور ساتھ میں دو چا دریں بھی

تنصیں۔جب اُس نے کھانے کا اِرادہ کیا تو میں نے کہا: میں بھی آ پ کا شریک ہوں جب آپ نے دُعا کی تھی تو میں نے امین کہا تھا۔ أس نے کہا: آ ہے، اللہ پاک کا نام لے کر کھا ہے اور کوئی چیز بچا کرنہ

میں نے آگے بڑھ کرانگور کھانا شروع کر دیئے۔اُن انگوروں میں پہج

نہیں تھے اور میں نے ایسے عمدہ (یعنی لذیذ) انگور پہلے بھی نہیں کھائے ہے، لہذا میں نے خوب سیر ہوکر (یعنی پیٹ بھر کر) کھائے مگر ٹو کری میں

سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ چر مجھے فر مایا: اِن چا دروں میں سے جو بسند ہو لے لو۔ میں نے کہا: مجھے جا در کی ضرورت نہیں۔

پهروه کهنے لگا:تم تھوڑی دیر حجیب جاؤتا کہ میں انہیں پہن لوں۔میں

اُس نے ایک چادر کو تہبند کے طور پر استعال کیا اور دوسری اُوپر اوڑھ

لی پھراپنی اتاری ہوئی دو چادریں اپنے ہاتھ میں لیں اور چل دیا۔

میں بھی اُس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ صفاومروہ کے مقام

پر پہنچا تو اُسے ایک آ دمی ملا اور کہنے لگا: اے اللہ پاک کے پیارے رسول

کے چیازاد! مجھے لباس پہنا ہے، اللہ کریم! آپ کولباس پہنائے۔ اُس نے دونوں چاوریں ما نگنے دالے کے حوالے کردیں۔

میں نے اُس آ دمی سے پوچھا: اللہ آپ پررحم فرمائے ، بیکون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: پیرحضرت جعفر بن محمد (امام جعفر صادق) علیہ

حضرت لیث علیه الرحمه فرماتے ہیں: اِس کے بعد میں نے آپ کو بہت

تلاش كيامكركهيس نه يايا - مجھة ب عليه الرحمه كي جُدائي يربهت صدمه موا۔ (الروض الفا كن مصفحه 224)

1:لذيذترين تھجوريں

ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم تا بعی بزرگ حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليه كے ساتھ جج كرنے جارہے تھے، راستے ميں ہم أيك جگہ مجور كے سو کھے ہوئے درختوں کے پاس گھہرے۔امام جعفرصاوق رحمتہ اللہ علیہ نے

آ ہستہ سے کچھ پڑھا جو میں نہ مجھ سکا ، پھر آپ نے ان سو کھے درختوں سے فرمایا: الله پاک نے تم میں جو ہمارے لئے رزق پیدا فرمایا ہے، اس میں

الله عليه كى طرف جهك رہے ہتھ۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: قریب آؤاور بسم الله پڑھ کر کھاؤ، میں نے ایسی مزیدار کھجوریں اس سے پہلے بھی نہیں کھائی تھیں۔ (شواہدالنبو قبص 250) کھائی تھیں۔ (شواہدالنبو قبص 250)

ے: بیجیا ٹن می دعا، حضرت امام جعفرصادق رحمته الله علیه کیسے مستجاب الدعوات ہے (یعنی

آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) ایک اور کرامت امام جعفر صادق رحمتہ اللّٰدعلیہ پڑھیئے۔ چنانچہ ایک آ دمی نے آپ رحمتہ اللّٰدعلیہ سے دعا کے لئے

عرض کی کہ اللہ پاک مجھے اتنامال دے کہ میں بہت سے جج کروں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دعا کی: اے اللہ پاک! اسے بکٹرت مال عطافر ماتا کہ بیہ

ا پنی زندگی میں پیجاس حج کرے۔ چنانچہا سے اتنامال ملا کہاس نے پورے پیجاس حج کئے۔ جب 51 مرتبہ حج کے لئے مقام جحفہ پہنچااور مسل کے لئے دور نے مدے سے میں زند کی جب حدید سے اگر کو سے میں مد

یجائن کے جب ایک مرتبہ کے لئے مقام بخفہ ہاہجااور کے سے (نہر وغیرہ میں) گیاتو یانی کی تیزموجیں اسے بہا کر لے گئیں اور وہ اسی میں دوب کرفوت ہوگیا۔ (شواہدالنبوۃ ہس 251)

3: مرده جانورزنده کردیا:

حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليه مكه پاک ميں ایک دن کہيں تشريف لے جارہے تھے كەراستے ميں ایک عورت اپنی گائے كے مرنے پر گائے زندہ فرمادے؟ عورت نے عرض کی: آپ ہم سے اس طرح مذاق

کرتے ہیں حالانکہ میں پہلے ہی مصیبت میں ہوں۔ آپ رحمت اللہ علیہ نے عورت سے فرمایا: میں تم سے مذاق نہیں کررہا پھر آپ رحمته اللہ علیہ نے وعا فرمائی اوراس گائے کے سراور پاؤں کو پکڑ کر ہلا یا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ (شواہدالنبو قاص 249)

4: گمشده چادرال گئ:

ایک شخص نے مکہ پاک میں ایک چادرخریدی اور ارادہ کیا کہ بیہ چادر سرک میں سالک میں منتوال کی دیتہ سرائیس سراکف ماس سال سے سے سا

ہرگز کسی کونہ دوں گا بلکہ اپنے انتقال کے بعد تبر کا اس کا کفن بناؤں گا۔اس کا کہنا ہے جب میں میدان عرفات شریف سے مز دلفہ آیا تو وہ چا در مجھ سے کم ہوگئ۔ مجھے بہت د کھ ہوا۔ جب میں صبح مز دلفہ سے منی شریف کی طرف آیا تو

مسجد الخیف شریف میں بیٹھ گیا۔ اچا نک ایک آ دمی جو تا بعی بزرگ حضرت امام جعفرصا دق رحمته الله علیہ کے پاس سے آیا تھا ، مجھ سے کہنے لگا: آپ کو امام جعفر صا دق رحمته الله علیہ بلارہے ہیں۔ میں جلدی سے آپ کی خدمت

بابرکت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ آپ نے میری طرف غورسے دیکھ کرفر مایا: کیاتم یہ پیند کرتے ہو کہ تہبیں تمہاری چا در

مل جائے جوتمہاری موت کے بعد تمہیں گفن کا کام دے، میں نے عرض کیا:

ہے! آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے غلام کوآ واز دی، وہ چادر لے آیا، میں نے

و یکھا (توبیہ) وہی چادرتھی ،آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشادفر مایا: اسے لے لو اور اللہ کریم کاشکرادا کرو۔ (شواہدالنبو ق ،ص 249) 5: جنت میں گھر: شواہد النبو ق میں ہے (تابعی بزرگ) حصرت امام جعفر صادق رحمتہ

اللّٰہ علیہ کی خدمت بابر کت میں ایک شخص دس ہزار وینار (لیعنی دس ہزار سونے کے سکے) لے کرحاضر ہوااور عرض کرنے لگا: حضور! میں جج کے لئے جارہا ہوں۔ آب میرے اس بیسے سے کوئی مکان وغیرہ خرید لیجئے گا تا کہ

جارہا ہوں۔ آپ میرے اس پیسے سے لوئی مکان وعیرہ حرید بیجئے گا تا کہ میں جج سے واپسی پراپنی اولا دکو لے کر (وہاں) رہنا شروع کر دوں ، پھر جج سے واپسی پر وہ شخص آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا تو آپ

سے درہ میں ہورہ ہے ، بپ در سے است میں نے تمہمارے لئے جنت میں مکان خرید رحمنہ اللّٰدعلیہ نے اس سے فر ما یا: میں نے تمہمارے لئے جنت میں مکان خرید لیا ہے ، جس کی پہلی حد حضور علیہ ہے ہیں ، دوسری حضرت علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ

پر، نیسری حدنواسہ رسول امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ پر اور چوتھی حد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پرختم ہوتی ہے اور بیلو میں نے اسے تحریر بھی کر دیا ہے۔ ریہ خوشخبری من کر وہ شخص بہت خوش ہوا اور خط لے کرا پنے گھر چلا گیا۔

ہے۔ بید خو جبری من کروہ مثل بہت خوس ہوا اور خط کے کرا بینے تھر چلا کیا۔ گھر جاتے ہی وہ شخص بیار پڑ گیا۔ اس نے وصیت کی گہاس خط کومیرے كشتئ نوح

انتقال کے بعدمیری قبر میں رکھ دینا،گھر والوں نے دفن کرتے وقت اس خط

کوقبر میں رکھ دیا۔ دوسرے دن دیکھا تو وہی خط قبر کے اوپر رکھا ہوا تھا اور

اس کے پیچھے بیلکھا ہوا تھا: ''امام جعفر صادق نے جو وعدہ کیا وہ پورا ہو گیا'' (لیعنی اسے جنت میں مکان عالی شان مل گیا) (شواہدالنبوۃ ص 251) 6 مکھی کیوں پیدا کی گئی؟

حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليه ايك مرتبه خليفه منصور كے در بإر

میں تشریف فرما سے کہ کھیاں بار بارخلیفہ کے منہ پربیٹھی تھیں۔خلیفہ نے

تنگ آ کرعرض کی: اے ابوعبداللہ (بیامام جعفر صاوق رحمته اللہ علیہ کی کنیت تھی) اللہ پاک نے مکھی کو کیوں پیدا فرما یا ہے؟ (آپ نے خلیفہ کو چوٹ كرنے كے لئے) ارشا دفر ما يا: تا كەظالموں اورمغروروں كو ذليل كرے۔

(حلية الاولياء، 230/3 رقم 3798)

7_عاجزى كى عظيم مثال:

حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليه عالى نسب ہونے كے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ایک مرتبہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے ظیم

شاگرد، بہت بڑے عالم وصوفی بزرگ حضرت داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کی: اہل بیت میں سے ہونے کی حیثیت سے مجھے کوئی نفیحت کشتی دوح فرمائیے!لیکن آپ رحمتہ اللہ علیہ خاموش رہے۔ دوبارہ عرض کی کہ ' اہلِ

بیت میں سے ہونے کے اعتبار سے اللہ پاک نے آپ رحمنہ اللہ علیہ کو جو

فضیلت بخش ہے،اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے 'بین

تونے خودمیری پیروی کاحق کیوں ادانہ کیا؟ کیونکہ نجات کا معنق نسب سے نہیں، اعمال صالحہ (یعنی نبک کاموں) سے ہے۔ بیس کر حضرت داؤ وطائی رحمنہ اللہ علیہ رو پڑے کہ وہ ہستی جن کے جد امجد اللہ پاک کے آخری

رسول علیستی ہیں، جب ان کے خوف خدا کا بیمالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں۔(تذکرۃ الاولیاء، جلد 1، ص 21)

چندعا دات مبارکه: آپ رحمنهٔ الله علیه کی مبارک طبیعت مین ''خوش اخلاقی''مقی۔میارک

ہونٹوں پرمسکرا ہٹ سجی رہتی تھی مگر جب بھی ذکر مصطفیٰ ہوتا تو (ذکر رسولِ اللّہ علیہ کی ہیبت و تعظیم کے سبب) رنگ زرد ہوجا تا ، بھی بھی بے وضو ''حدیث پاک' بیان نہ فر ماتے۔ نماز و تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش

رہتے،آپ کی گفتگو' فضول گوئی''سے پاک ہوتی۔ (شفاء جلد2، ص42)

صوفی کون؟

عمل كرنے والا ہے اور جوآب علیہ كے باطنی حالات مباركہ كے مطابق

زندگی گزارہے، وہ''صوفی'' ہے۔ باطنی زندگی سے حضرت امام جعفرصا دق

رحمته الله علیه کی مراد حضور علی کے یا کیزہ اخلاق اور آخرت کواختیار کرنا

ہے لہذا جو محض آپ علیہ کے اخلاق کریمہ سے اپنے آپ کوزینت دے

اورجس چیز کوآ یا علیہ نے اختیار فرمایا، اسے اختیار کرے،جس چیز میں

رغبت رکھی، اس میں رغبت رکھے، جن چیزوں سے آپ علیہ نے اپنے

آ پ کو بچایا ہے،ان سے بچتار ہے اور جن کا موں کی ترغیب ولائی ان پرمل

کرلے تو بے شک وہ گندگی سے یاک وصاف ہوکرغیر سے نجات یا گیااور

جو شخص آ پیروی کرنے اور جو شخص آ پ علیستاہ کے راستے سے ہٹ کراینے نفس کی بیروی کرنے اور

اینے پیٹ وشرمگاہ کی خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہاتو ایساشخص

صوفی بننے سے دور، بے وقوفی میں کوشش کرنے والا اور آنے والے

الشخص ہے میرا کوئی تعلق نہیں:

خطرناک حالات سے غافل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد 1 ہس 53)

حضرت امام جعفر صادق رحمة الله عليه فرمات بين: جو شخص رسول

الله علیلیہ کے ظاہری حالات مبارکہ کے مطابق زندگی گزارے، وہ سنت پر

کشتی نوح ای شخص نی سے جعز میں اور اکیران فار مق اعظمی ضی اللہ

ایک شخص نے آپ سے حضرت صدیق اکبراور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم مجھ سے ان کے

(سيراعلام النبلاء 441/6، قم 948)

بارے میں پوچھتے ہوکہ جنہوں نے جنت کا ٹھل کھا یا۔

(تاریخ الخلفاء، ش96) رجب کے کونڈ ہے کس تاریخ کوکریں:

اورحضرت عمر فاروق اعظم رضی الله عنهما کا ذکر'' تھلائی'' کے ساتھ نہ کرے۔

ال شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں جوامیر المونین حضرت ابوبکر صدیق

، بورے ماہ رجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں ایصال تواب کے لئے کونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں ، البتہ مناسب بیرہے کہ 15 رجب

المرجب کو''رجب کے کونڈے''کئے جائمیں کیونکہ بیآپ کا بوم عرس ہے حبیبا کہ فناوی فقیہ ملت جلد 2 صفحہ 265 پر ہے: حضرت امام جعفر صادق

رضی الله عنه کی نیاز 15 رجب کوکریں که حضرت کاوصال 15 ہی کوہوا ہے۔ کہ ا مام جعفر صا دق علیہ الرحمہ کے ارشا دات: 1 الله تمهیس کسی نعمت سے نو از بے اور تم اس مرجی بھی کی جاہوتو اس مر

1الله تههیں کسی نعمت سے نواز ہے اور تم اس پر ہیں گی چا ہوتو اس پر زیادہ سے زیادہ شکرادا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، 225/3، رقم 3783) 2.....اگرتمهیں رزق میں تاخیرمحسوں ہوتو استغفار (یعنی استغفراللہ) اکثریت کرو (حلة الاولیاء 225/3، قم 3783)

کی کثرت کرو۔(حلیۃ الاولیاء225/3،رقم 3783) 3....اللّٰدیا ک نے دنیا کو عکم ارشاد فرمایا: اے دنیا! جومیری عبادت

3.....الله پاک نے دنیا کو حکم ارشاد فر مایا: اے دنیا! جومیری عبادت کرے، تُواس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُواسے تھاکا دے۔ دیار میں معاملہ میں تاہمات کر اور جو تیری خدمت کرے تُواسے تھاکا دے۔

(حلیۃ الاولیاء 226/3، رقم 3785) 4....صدقے کے ذریعہ رزق میں اضافہ اور زکو ق کے ذریعے اپنے اللہ کامین کا درجا ہوں اللہ کامین کا کا درجا ہوں اللہ کامین کا درجا ہوں اللہ کامین کا درجا ہوں کا درجا ہوں کا کا درجا ہوں کی درجا ہوں کی درجا ہوں کا درجا ہوں کی درجا ہوں کا درجا ہوں کی درجا ہو

مالوں کومحفوظ کرلو۔ (حلیۃ الاولیاء 227/3، رقم 3792) 5۔۔۔۔۔اللہ یاک نے سود کو اس لئے حرام کیا تا کہ لوگ بھلائی کرنے

سے ندرک جائیں۔(حلیۃ الاولیاء 226 / 3، رقم 3789) 6۔۔۔۔اللّٰہ یاک فضول خرجی کرنے والے کومحروم کردیتا ہے۔

الله پا ت سون کر بی کر سے والے و کروم کردیں ہے۔ (حلیۃ الاولیاء 227/3،رقم 3792)

7..... دین میں لڑائی جھگڑ ہے ہے بچو کہ بیدل کومصروف رکھتاا در نفاق (لیعنی منافقت) پیدا کرتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء230/3،رقم 3799)

8.....میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست (لیعنی غریب) نہیں ہوتا۔(حلیۃ الاولیاء227/3،رقم3/92)

9..... پر ہیز گاری سے افضل کوئی زادراہ (لیعنی سامان سفر) نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی نقصان دہ دشمن نہیں اور

كشائ نوح حصوف سے بڑی کوئی بیاری مہیں۔ (سیراعلام النبلاء 444/6)

وصال بإكمال:

15 رجب المرجب 148 ه كوكس بدبخت نے حضرت امام جعفر صادق رحمنة الله عليه كوز ہر ديا جوآپ كى شہادت كا سبب بنا۔ آپ رحمنة الله عليه كا

مزارشريف جنت البقيع ميں اپنے والدمحتر م حضرت امام محمد باقر رحمته الله عليه

کے ساتھ ہے۔ (شواہدالنبو ۃ ،ص 245 ،شرح شجرہ قادریہ ص 59)

الله ياك حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليه يرايني كرور ول

رحمتوں کا نزول فرمائے اورجمیں ان کی خوب برکتیں عنایت کرے۔ آمین ثم

ته مدن

اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیم اجمعین کے ساتویں امام حضر سف امام موسی کاظمم حضر سف امام موسی کاظمم رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسىٰ كاظم رضى الله عنه 7 صفر المظفر 128 هر بروزمنگل

ہوئے۔(وفیات الاعیان جلد 4،ص 505،مسالک السالکین جلد 1،ص

طلوع فجر کے وقت مکہ اور مدبینہ کے درمیان واقع علاقہ ابواشریف میں پیدا

☆ولادت باسعادت:

سبب آپ کالقب کاظم (یعنی غصه کو پی جانے والا) ہوا۔ (وفیات الاعیان جلد 4، ص 504 ، مسالك السالكين جلد 1، ص 224)

☆ نام اور کنیت:

امین جبکہ سب سے مشہور لقب '' کاظم' ہے۔ بہت زیادہ معاف کرنے کے

آپ كانام موسى ، كنيت ابوالحسن اورا بوابرا هيم اورالقابات صابر ، صالح ،

﴿ والدين:

امام موسیٰ کاظم رضی الله عنه اہل بیت اطہار کے پیثم و چراغ اور عظیم تابعی

بزرگ حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه کےصاحبزاد ہے ہیں۔ آپ کی

والده كا نام حميدہ بربرية رحمنة الله عليها تفا-آپ كے والدآپ كے بارے

میں فرماتے تھے کہ میرے تمام بیٹوں میں موسیٰ کاظم بہترین بیٹے ہیں اور پیر

كشتئ نوح

الله كريم كے موتيوں میں سے ایک موتی ہے۔

(مسالك السالكين جلد 1 م 225)

المعلمي مقام:

امام موی کاظم، امام جعفر صادق کے شہزادے ہیں۔ تقوی

پر ہیز گاری علم میں امام تھے۔علم حدیث میں بھی آپ بلندمقام کے حامل

تھے۔امام تر مذی اور امام ابن ماجہ نے آپ کی حدیث روایت کی ہیں۔ (الخلاصة الخزر جي ص390)

المنافع المرف سے اعزاز واکرام:

آپ مدید منوره میں مقیم تھے۔خلیفہ وفت مہدی کو بیغلط فہمی ہوگئی کہ

شاید بیاس کی حکومت کے خلاف بغاوت کریں گے۔اس کئے اس نے آپ

کوقید کردیا۔اس قید کے دوران اسے خواب میں مولاعلی شیر خداکی زیارت

ہوئی۔مولاعلی مہدی کو خطاب کر کے سورۂ محمد کی آبیت 22 کی تلاوت

ترجمہ: تو کیاتم سے بہتو قع ہے کہ اگرتم کو حکومت مل جائے توتم زمین

میں فساد مجا وًا وررشتے داریاں کاٹ ڈالو۔ بیخواب دیکھ کرمہدی کی آئکھ کل گئی۔رات ابھی باقی تھی کیکن صبح تک

جب امام تشریف لائے تومہدی نے اعزاز واکرام کے ساتھان سے معانقہ

کیا۔اپنے پاس بٹھا یا اور خواب بیان کر کے عرض کی: کیا آپ میرے یا میری اولا دیےخلاف بغاوت تونہیں کریں گے؟ امام نے فرمایا: خدا کی قشم! نہ میں نے بھی ایسا کیا ہے اور نہ میری فطرت ہے۔ بین کرمہدی نے امام کو

3000 وینار ہدیے بیش کرکے رہا کرویا۔

(صفة الصفوة لا بن الجوزي، جلد 2 بس 104)

☆ سخاوت داخلاق:

جب کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ آپ کی غیبت کرتا ہے تو

آپ اس کے پاس کوئی مالی ہدیہ جھیج دیتے۔ (طبقات الکبری امام شعراتی، جلدام 33)

🖈 تاریخ بغداد میں ہے کہ آ ب کامعمول تھا کہ 300، 400 اور

200 دیناروں کی تھیلیاں باندھ کرمدینہ منورہ میں تقسیم کردیا کرتے تھے اور آ پ کی تھیلی کی مثال مشہور زمانہ تھی کہ جب کسی شخص کے پاس ان کی تھیلی

فيهبخى تووه خوشحال هوجا تاتھا۔ ابن کثیرنے البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ سی غلام نے

آپ کوحلوہ کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے غلام کوحلوہ والے برتن سمیت ہزار

دینار میں خریدلیااور پھرآ زاد کرتے ہوئے وہ برتن حلوے سمیت اسے دیے دیا (لیعنی وہ غلام حلوہ کا تحفہ لے کرآیالیکن آپ نے اسے حلوہ سمیت سن دی برائن مساف

آ زادی کا تحفہ عطافر مایا۔ ﷺ صواعق المحرقہ میں ہے: ایک مرتبہ خلیفہ وفت ہارون رشیر نے

الحرف ہیں ہے: ایک مرتبہ طبقہ وقت ہارون رشید سے ایک مرتبہ طبقہ وقت ہارون رشید کے آپ کو خانہ کعبہ کے نز دیک (لوگوں کے جھرمٹ) میں بیٹھے ہوئے ویکھا تو کہنے لگا: آپ لوگوں سے جھپ کر بیعت لے رہے ہوتو آپ نے فرمایا: تم

صرف جسموں کے حاکم ہوجبکہ میں دلوں کا امام ہوں۔ حرجہ اواد کی اقعد او:

امام ابن حجر نے صواعق المحرقہ میں آپ کی اولا د کی تعداد 36، ابن

کثیر نے البدایہ والنہا ہے میں اولا دکی تعداد 40 لکھی جبکہ خواجہ محمد پارسانے 59 بیان کی ہے جس میں 37 بیٹیاں اور 22 بیٹے ہیں۔

ہے امام موسیٰ کاظم کی روشن شمیری: حضرت شفیق بلخی کہتے ہیں (صفوۃ الصفوۃ میں ہے) میں حج کے لئے

روانہ ہوا، دوران سفر قادسیہ کے مقام پر قافلے نے پڑاؤ کیا۔ میں نے خوبصورت چہرے والا سادہ لباس میں ایک صوفی کود یکھا۔ میں نے گمان کیا

کہ بیلوگوں پر بوجھ بنے گا۔ میں ڈانٹنے کے اراد ہے سے آگے بڑھا، جوں

ہی قریب پہنچا اوراس سے کہا: اے میں! بدکمانی سے دوررہا کرو کیونکہ مص گمان گناہ ہوتے ہیں۔اتنا کہہ کروہ نوجوان چلا گیا۔ میں سوچنے لگا کہاس نے تو میری دلی کیفیت کو بیان کردیا، بس ضرور بیکوئی نیک ہستی ہے۔ پھر میں اس کے ساتھ ہولیا۔ زیالہ کے مقام مرایک کنوس کے قریب یہ

پھر میں اس کے ساتھ ہولیا۔ زبالہ کے مقام پرایک کنویں کے قریب یہ شخص پہنچا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جھوٹا برتن تھا۔ وہ برتن کنویں میں گر گیا۔ اس برنو جوان نے آسان کی جانب نگاہ اٹھائی اور کہنے لگا۔ جب مجھے یہاس

اس پرنو جوان نے آسان کی جانب نگاہ اٹھائی اور کہنے لگا۔ جب مجھے پیاس لگتی ہے تو تُو مجھے یانی بلاتا ہے، اتنا کہنا تھا کہ میں نے کیا دیکھا کہ کنویں کا

یانی بلند ہوااور نوجوان نے ہاتھ بڑھا کراپنے برتن کواٹھالیا پھراس برتن میں یانی بھر کر وضوکیا ،نماز پڑھی پھرریت کے ٹیلے کے قریب آیااور برتن کے

پیانی میں ریت ڈال کر ہلا یا اور پینے لگا۔ میں نے عرض کی: اس نعمت سے مجھ بھی میلا سیجیں؟ میرین اس نے مجھ دیا ہے۔ میں نیا سے اتھ

خوشبودار شربت بھی نہیں بیا۔ پس میں نے پبیٹے بھر کراسے بیااور کئی دن تک مجھے کھانے پینے کی حاجت ہی نہیں ہوئی۔ یمیں نہ میں میں نام میں تام میں تاماں کا پہنچا ہے۔

نوجوان مجھے دہاں طواف کرتا نظر آیا۔ میں نے طواف وغیرہ سے فارع ہو کر کیا دیکھا کہ لوگ اس کے اردگرد سلام پیش کرنے کے لئے قطار بنائے کھٹرے ہیں۔ میں نے کسی سے بوچھا: بیزوجوان کون ہیں؟ توجواب ملا کہ بیرامام موسیٰ کاظم ہیں۔ تو میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ ایسے عجا ئبات و کرامات کا صدورالیمی شان والے سے ہی ہوسکتا ہے۔

(عیون الحکایات (مترجم) جلد 1 مس 238) شخصاحبین ، امام موسی کاظم رضی الله عنه کی

کے صاحبین ، امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عندلی شخصیت سے متاثر:

ایک دن امام ابو بوسف اورامام محمد رحمهم الله، امام موسیٰ کاظم رضی الله عنه
کی خدمت میں گئے کہ ان سے ملاقات بھی کرلیں گے اور ان سے کچھ
مسائل بوچھ کران کی علمیت کا بھی کچھا ندازہ لگائیں گے۔ بیہ حضرات شام

کے وفت ان کے پاس گئے۔امام موسیٰ کاظم کا ایک خادم تھا جورات گواپنے گھر چلا جاتا تھا۔اس نے امام سے اجازت لی کہ میں گھر جار ہا ہوں۔اگر تھی جہ کی ضرور میں موقد فریادیں۔ میں صبح واپسی مرید لے آؤں گا۔حضرت

سمسی چیز کی ضرورت ہوتو فر مادیں۔ میں صبح واپسی پر لے آؤں گا۔ حضرت امام نے فر مایا: کوئی ضرورت نہیں۔ آپ چلے جائیں۔ جب وہ چلا گیا تو

حضرت امام مسکرائے اور مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ عجیب بات ہے، اس نے رات کومر ناہے اور میہ کہدر ہاہے کہ کوئی کام ہوتو بتلا ئیں ، سبح لے کرآ وُں

_6

بيهن كرامام ابو بوسف اور امام محمد رحمهم الله حيران ہو گئے اور أيك

دوسرے کی طرف دیکھنے لگے کہ یہاں تو معاملہ ہی پچھاور ہے۔امام توکسی

دوسری دنیامیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بغیر کچھ یو چھے واپس چلے گئے اور اپنے

ایک شاگردکوامام کےخادم کے دروازے پر چھوڑ اکہ رات جو کچھ ہوجائے، صبح ہمیں اطلاع دینا۔وہ صبح دوڑتا ہوا آیا اورا طلاع دی کہامام کا خادم رات

كواچانك انقال كرگيا_(حاشية نبراس على شرح العقائد)

بأكمال نوجوان

حضرت شقیق بلخی رحمته الله علیه فر ماتے ہیں : میں حج کے لئے روانہ ہوا تو ہمارا قافلہ''مقام قادسیہ' پر کھہرا۔ وہاں اور بھی بہت سے عاز مین جج تھے،

برا خوبصورت منظرتفا۔ میں انہیں دیکھ دیکھ کرخوش ہور ہا تھا کہ بیخوش قسمت لوگ سفروغیرہ کی تکلیفیں برداشت کر کے اپنے پاک پروردگار کی رضا کی

خاطر ج كرنے جارہ ہيں۔ ہيں نے اللہ ياك كى بارگاہ ميں عرض كى:

اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! میرے بندوں کا وفد ہے، تُو انہیں نا کام نہلوٹا نا۔ پھرمیری نظرایک نوجوان پر پڑی جس کے گندمی رنگ

میں ایسی چیک ومک تھی کہ نظریں اس کے چہرے سے ہٹتی ہی نتھیں۔اس

نے اون کا لباس اورسر پرعمامہ نثریف سجایا ہوا تھا۔وہ لوگوں سے الگ تھلگ ببیشا ہوا تھا۔میرے دل میں وسوسہ آیا کہ بیابیے آپ کوصوفی ظاہر کرنا چاہتا ہے تا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں۔ میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور اس کی نگرانی کروں گا چھر جیسے ہی میں اس کے قریب پہنچا۔ اس نے میری طرف دیکھا اور میرانام لے کریارہ 26 سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 12 کی تلاوت گی:
تلاوت گی:

الله النظرة المحرات، آيت 12)

تگر ترجمه کنزالایمان: بهت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجا تا ہے۔

ہے۔ اتنا کہنے کے بعدوہ مجھے وہیں جھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ میں نے دل میں کہا: بہتو بڑا عجیب معاملہ ہے کہاس نو جوان نے میر سے دل کی بات جان لی اور مجھے میرانام لے کر پکارا حالانکہ میری بھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ

ضرور الله پاک کامقبول بندہ ہے۔ میں نے خواہ مخواہ اس کے بارے میں بدگمانی کی۔ میں ضرور اس نو جوان سے ملاقات کرکے معذرت کروں گا۔ میں جلدی سے اس نو جوان کے پیچھے گیالیکن کافی کوشش کے بعد بھی اسے نہ میں جلدی سے اس نو جوان کے پیچھے گیالیکن کافی کوشش کے بعد بھی اسے نہ ڈھونڈ سکا۔ پھر جمارے قافلے نے مقام ''واقصہ'' میں قیام کیا، وہاں میں

نے اس نو جوان کو حالت نماز میں پایا۔اس کا سارا وجود کانپ رہا تھا اور آئکھوں سے آنسو بہدرہے تھے۔ میں اسے پہچان کراس کے قریب جا کر بیٹھ گیا تا کہاں سے معذرت کروں ، نماز سے فارغ ہونے کے بعدوہ میری جانب متوجه ہوااور کہنے لگے:اے شقیق! پارہ 16 سورہ طاکی آیت نمبر 82

وَإِنِّيۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَأْبُوا اَمۡنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

ترجمه كنزالا بمان: اور بے شك ميں بہت بخشنے والا ہوں، اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لا یا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

اتنے کہنے کے بعد وہ نوجوان پھر وہاں سے رخصت ہوگیا۔ میں نے کہا: بیزوجوان ضرورابدالوں میں سے ہے۔اس نے دومر تنبہ میرے دل کی

باتوں کو جان لیا اور مجھے میرے نام کے ساتھ بلایا ہے۔ میں اس سے بہت زیاده متاثر ہو چکا تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ مقام''ربال'' میں رکا تو وہی

نوجوان مجھے ایک کنوئیں کے پاس نظر آیا۔اس کے ہاتھ میں چڑے کا ایک تھیلا تھااوروہ کنوئیں سے پانی نکالنا چاہتا تھا۔اچا نک اس کے ہاتھ سے وہ

تھیلا جھوٹ کر کنوئیں میں گر گیا۔اس نو جوان نے بارگاہ الہی میں عرض کیا: اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! جب جھے پیاس ستاتی ہے تو تُوہی

میری پیاس بجھا تا ہے، جب مجھے بھوک گئی ہے تو تُو ہی مجھے کھا نا عطا فر ما تا

ہے، میری امیدگاہ بس تُو ہی تُو ہے۔ اے میرے پیارے بیارے اللہ

یاک!میرے پاس اس تھلے کے سوااور کوئی چیز نہیں، مجھے میر اتھیلاوالیس لوٹا

حضرت شقیق بلخی رحمته الله علیه فرماتے ہیں: خدا کی قشم! انجھی اس

نو جوان کی دعاختم نہ ہوئی تھی کہ کنوئیں کا بانی او پر آنا شروع ہو گیا۔اس

نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھا کرتھیلا نکالا اور اس میں یانی بھرلیا پھر کنوئیں کا

یانی واپس بنیج چلا گیا۔نوجوان نے وضوکیا اور نماز پڑھنے لگا۔نماز سے

فارغ ہوگروہ ایک ریت کے ٹیلے کی طرف گیا۔ میں بھی چیکے سے اس کے

پیچھے ہولیا۔اس نے ریت اٹھائی اور تھیلے میں ڈالنے لگا پھر تھیلے کو ہلا کراس

میں موجود ریت ملے بانی کو پینے لگا۔ میں نے اس کے قریب جا کر سلام

عرض كيا: اس نے جواب ديا: ميں نے عرض كيا: اے نيك نوجوان! الله

یاک نے جورزق تجھے عطافر مایا ہے ،اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا کر۔ بیر

س کراس نے جواب دیا: اللہ پاک اپنے بندوں پر ہر دفت فضل وکرم فر ماتا

ر ہتا ہے، کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ پاک پروردگاراپنے بندوں

پرنعمتیں نازل نەفر ما تا ہو، اے شقیق! اپنے رب سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا

چاہئے۔اتنا کہنے کے بعداس نوجوان نے وہ چراے کاتھیلا میری طرف

بڑھا یا جیسے ہی میں نے اس میں سے بیا تو وہ شکرا ورخالص سنتو ملا ہوا بہترین

یانی تھا۔ ایسا خوش وا کقتہ یانی میں نے آج تک نہ پیاتھا۔ میں نے خوب

ڈالی گئی ہے کیکن اس نو جوان کی کرامت سے وہ ریت سنو اور شکر میں بدل گئی ہے۔اس بابر کت شربت کو پینے کے گئی دن بعد تک مجھے پانی اور کھانے کی طلب نہ ہوئی۔ محترم حضرات! وہ نو جوان حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ تھے۔

غریب کی مدد (واقعه):

عیسٰی بن محمد مغیث قرشی رحمته الله علیہ نے بیان کیا جبکہ ان کی عمر 90 سال ہو چکی تھی ۔ فر ماتے ہیں کہ میں نے جوانیہ ستی میں اُم عظام نا می گنوئیں

کے پاس تر بوز ، ککڑی اور کدو کی فصل کا شت کی ، جب بھیتی تیار ہوگئی اور کٹائی کا وفت قریب آیا تو ٹاڑیوں نے حملہ کر کے ساری فصل تناہ وہر با دکر دی۔ میں کمہ سامید در بازش کی قدمت سالسا میں 120 میں کا سامقہ بنت میں تا

کھیت اور دواونٹوں کی قیمت کے سلسلے میں 120 دینار کامقروض ہو چگا تھا۔ میں اس پریشانی کے عالم میں جیٹھا تھا کہ حضرت امام موسی کاظم رحمتہ اللہ علیہ تشریف لا نئراور سماام کر نر کے بعد یو جھانی تمہمارا کیا جمال مرج میں نے

میری ساری فصل کھالی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فر مایا: تم پر کتنا قرض ہے؟ عرض کیا: دواونٹوں کی قیمت سمیت 120 دینار کا مقروض ہوں۔ آپ نے رخمتہ البومغیث کو 150 دینار تول دو، نے (اپنے ساتھی ہے) فر مایا: اے عرفہ! ابومغیث کو 150 دینار تول دو،

(اور فرمایا) ہم تمہیں (کھیت کے علاوہ) 30 دینار اور دواونٹوں کا اضافی

منافع دیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے مبارک (برکت والے) اندر

تشریف لائیں اوراس میں میرے لئے (خیروبرکت کی) دعا کردیں۔ آپ

رحمنة الله عليه اندرتشريف لائے اور دعا كى ، پھر مجھے حدیث پاک سنائی كه رسول الله عليسة ارشاد فرماتے ہیں: مصیبتوں سے بیکی ہوئی چیزوں کو

سنهبال ركھو۔ مچر میں نے اونٹوں کو اسی کھیت میں لگائے رکھا ورکھیتی کوسیراب کیا۔

الله یاک نے اس کھیتی میں ایسی برکتیں عطا فرمائیں کہ کاشت میں خوب

اضافہ ہوا اور میں نے اس میں سے کچھ حصہ بچے کر 10 ہزار دینار کما لئے۔ (تاریخ بغداد 30/13)

المعادت ورياضت:

روایت میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ ساری

رات نفل نماز پڑھتے، یہاں تک کہ فجر کا دفت ہوجا تا۔ آپ یہ دعا بہت زياده ما نگا كرتے تھے۔

ٱللَّهُمَّ إِنِّي ٱسْتَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَالْمَوْتِ وَالْعَفُوعِنْدَالْحِسَابُ

لیعنی اے اللہ پاک! میں تجھے سے موت کے وقت آسانی اور حساب کے وفت معافی کاسوال کرتا ہوں۔

ایک مرتبه آپ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوئے اور شروع رات میں سجدہ کیا تو سنا گیا کہ آ پسجدے کی حالت میں بارگاہ الہی میں عرض کررہے

میرے گناہ بہت زیادہ ہو گئے لہذااے اللہ پاک! تیری طرف سے

معافی بھی اتنی زیادہ ہونی چاہئے۔ آپ بیر کہتے رہے یہاں تک کہ جم موگئ ۔ (تاریخ بغداد 29/13،

سيراعلام النبلاء 6/448)

☆ قيد ميں بھی عبادت:

حضرت امام موسى كاظم رحمته الله عليه كوجب معاذ الله قيد ميں ركھا گيا تو آپ کے دن رات کے معمولات مبارکہ دیکھنے والی کنیز کا بیان ہے کہ آپ

رحمتة اللّه عليه نما زعشاءادا فرمالينے كے بعداللّه ياك كى حمدوشاء (ليعني تعريف وتوصیف بیان کرنے) میں مصروف رہتے اور پھر دعا مانگتے ، رات کا کافی

حصہ گزرجانے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور مبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ نماز فجر کے بعد ذکر اللہ کرتے رہتے ، یہاں تک کے سورج طلوع ہوجا تا پھر

ضحوۂ کبری تک مراقبہ فرماتے۔اس کے بعد مسواک وغیرہ کرکے کھانا کھاتے ، پھر پچھ دیرآ رام فر ماکر وضوکرتے اور نفل نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ

نمازعصر پڑھ لیتے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے ذکر اللہ کرتے رہتے ، یہاں

تک کہ مغرب کی نماز ا دافر ماتے۔ نیز مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں تھی نفل نماز ا دا فرماتے رہتے۔ کنیز کہتی ہیں: وہ لوگ بڑے بدنصیب ہیں جوالیے نیک شخص کو پریشان کرتے ہیں۔

(تاریخ بغداد 33/13)

بھی کم ہورہے ہیں، یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن (بعنی قیامت

(سيراعلام النبلاء 450/6)

حضرت امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ علیہ کے قیدو بند کے دنوں میں ایک

ظلماً قيد ميں ہو، ميں چند کلمات سکھا تا ہوں ، اگرتم ان کو پڑھوتوتم آج ہی کی

محمر علی علی کے زیارت ہوئی۔آپ علیہ نے ارشادفر مایا: اے موسی اتم

لہذا آپ نے خلیفہ وفت کے نام ایسا خط لکھا کہ جو آپ کی جرأت مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے لکھا: اے خلیفہ! جیسے جیسے میری

آ ز ماکش کے دن گزررہے ہیں ، ویسے ویسے تمہار ہے عیش وراحت کے دن

میں) ملیں گے جب برے کام کرنے والے نقصان میں رہیں گے۔

﴿ خواب میں دیداررسول علیساء:

رات آ پ کوخواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی علی مدنی

رات قیدسے رہا ہوجاؤ گے، وہ کلمات بیہیں: ياَسَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، وَ يَاسَابِقَ الْفَوْتِ، وَيَا

كَاسِىَ الْعِظَامِ لَحُمًا قُمُنْشِرَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ، أَسْئَلُكَ بَاسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَبَاسْمَائِكَ الْأَعْظَم

ٱلاَكْبَرِ الْمَحْزُوْنِ الْمَكُنُوْنِ الَّذِيْ لَمُ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اَحَدُّ مِّنَ الْمَخُلُوٰقِيْنَ يَاحَلِيْماً ذَا اَنَاةٍ لَا يَقُوٰى عَلَى أَنَاتِه يَاذًا الْمَعُرُوْفِ الَّذِي لَايَنْقَطِعُ أَبَدًا وَلَا يُخْطَى عَدَدًا فَرَجُ عَيْنَى

ترجمہ:اے ہرآ واز سننے والے!اے ہرتقص ومحرومی سے پاک!اے ہڈیوں پر گوشت چڑھانے اور موت کے بعد ان (ہڈیوں) کو جمع کرنے

والے! میں تنجھ سے تیرے سب البچھے ناموں اور تیرے اس بڑے اسم اعظم کے وسلے سے سوال کرتا ہوں جو جھیا ہواخزانہ ہے،جس کی مخلوق میں سے

(تیری عطا کے بغیر) کسی کوخبر نہیں ، اے حلم والے! حکیمی فرمانے والے کہ الیی حکیمی کی کسی اور کو طافت نہ ہو، اے نہ ختم ہونے والی بے شار بھلائی والے!میری مصیبت دورفر مادے''

آپ رحمته الله عليه نے جب بيدعا پرهي تواس كي بركت سے آزاد ہو گئے۔(وفیات الاعیان 504/4 ^{ملخصاً})

الدمخرم كى سونے سے تھى جانے والى سيخين: حضرت ہیشم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رحمته

اللّه علیہ کے ایک شاگرونے مجھے بتایا کہ ایک مرتنبہ میں آپ کی خدمت سرایا

عظمت میں حاضر ہوا تو آپ کے لخت جگر حضرت امام موسیٰ کاظم رحمته الله علیه

ان کی خدمت میں حاضر نتھے اور آپ انہیں تقبیحتیں فرمارہے نتھے کہ اے

میرے بیٹے!میری نصیحت قبول کرلواورمیری باتوں کو یا در کھنا، اگرانہیں یا و

اے میرے بیٹے! مال داروہ ہے جواللہ پاک کی تقلیم پرراضی رہے

اور جو دوسرے کے مال پرنظرر کھے وہ غربت کی حالت میں ہی مرتا ہے۔

الله پاک کی تقسیم پرراضی نهرینے والا گو یا الله یاک کواس کے فیصلے میں متہم

تھہرا تا ہے۔اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑ ااور دوسرے کی

اے میرے بیٹے! دوسرے کے عیبول سے پردہ ہٹانے والے کے

ا پنے عیب ظاہر ہوجاتے ہیں۔کسی کے لئے گڑھا کھودنے والاخود ہی اس

میں جا گرتا ہے۔ بے وقو فول کی صحبت میں بیٹھنے والاحقیر و ذلیل ہوتا جبکہ علماء

کی صحبت اختیار کرنے والاعزت یا تا ہے اور برائی کے مقام پر جانے والا

منہم (لینی برائی کےالزام میں مبتلا) ہوتا ہے۔اے میرے بیٹے!لوگوں پر

عیب لگانے سے بچناورنہ لوگ تم پرعیب لگائیں گے اور فضول باتوں سے بچنا

غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑاسمجھتا ہے۔

ورندان کی وجہ سے ذکیل ورسوا ہو گے۔

رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اورموت بھی قابل رشک ہوگی۔

اے میرے بیٹے! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف

کیونکہ مذمت کا سامنا تہمیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

اے میرے بیٹے! قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام

كرنا، نيكى كاحكم دينااور برائي ہے منع كرنا، رشنے دارى توڑنے والے سے

رشتہ جوڑ نا، جوتم سے بات نہ کرے اس سے بات کرنے میں جہل کرنا، جوتم سے مانگے، اسے عطا کرنا، چغل خوری سے بچنا کہ بیددلوں میں بغض بیدا

كرتى ہے۔لوگوں كے عيبوں كے پیچھے نہ پڑنا كه بدچيزخودكو (مذمت وتہمت

كا) بدف بنانے كے قائم مقام ہے۔ اے میرے بیٹے! اگراچھائی کے طلب گار ہوتو اس کے معادن کو لازم

جانو، بے شک بھلائی کے معادن ہیں اور معادن کی کوئی اصل (جڑ) ہوتی

ہے اور اصل کی شاخیں ہوتی ہیں اور شاخوں کے ساتھ کھل ہوتے ہیں اور کھل اپنے اصول کے ساتھ ہی اچھے ہوتے ہیں اور جڑاسی وقت مضبوط ہوتی

ہے جب زمین اچھی ہو۔ اے میرے بیٹے! اگر ملاقات کی خواہش ہوتو نیک لوگوں سے ملنا،

فساق و فجار سے نہ ملنا کہ فساق و فجار پتھر کی اس چٹان کی طرح ہیں جس سے

یانی نہیں بہتا،ایسے درخت کی طرح ہیں جوسرسبز وشاداب نہیں ہوتا،وہ بنجر زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اگتی۔

حضرت امام علی بن موسیٰ کاظم رحمته الله علیه فر ماتے ہیں:حضرت امام جعفر صادق رحمته الله عليہ نے بيہ وصبيت فرمائی اور آپ کا انتقال ہو گيا اور

ميرے والدمحتر محضرت امام موسیٰ کاظم رحمته الله عليه آخری وفت تک اس وصيبت پرمل كرتے رہے۔ (حلية الاولياء، 228/3)

شهادت:

ایک روایت کے مطابق آپ کا 55 سال کی عمر میں انقال شریف

ہوا۔ (تذکرہ مشاکخ قادر بیر برکا تیہ ص 84) 25 رجب المرجب 183 هاكوآپ رحمته الله عليه مرتبهُ شهادت كو

پہنچے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار پُرانوار بغدادمعلیٰ میں کاظمین شریف کے مقام پرواقع ہے۔(تذکرہ مشائخ قادر پیرضویہ ص 163 ، تاریخ بغداد 33/13) ادیں پوری ہونے کا دروازہ:

ميرية قاومولاحضرت امام موسى كاظم رحمته الله عليه منتجاب الدعوات

تو نتھے ہی (لیعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں بلکہ) جولوگ آپ کے وسیلے سے دعا کرتے یا آپ رحمتہ اللہ علیہ سے دعا کرواتے وہ بھی اپنی

مرادیں پالیتے۔ ان کی خالی جھولیاں گوہر مراد (لیعنی ولی مرادوں) سے

بھرجا نئیں۔اسی وجہ سے عراق کے رہنے والے آپ کو باب الحوائج (یعنی

رضوبيه ص 155 ، صواعق المحرقه ، اردو ، ص 674)

☆ قبولیت دعا کا آزمایا هوامقام:

میں اللہ کے اور شافعیوں کے امام حضرت امام محمد بن ادر لیس شافعی رحمته اللہ علیہ فرمات ہیں: حضرت امام موسیٰ کاظم رحمته اللہ علیہ کے مزار شریف پر

عاضر ہوکر دعا کرنا قبولیت میں مجرب (بعنی آزمایا ہوا) ہے۔ عاضر ہوکر دعا کرنا قبولیت میں مجرب (بعنی آزمایا ہوا) ہے۔

(لمعات المليح، 215/4) فقہ صنبلی کے بہت بڑے امام حضرت امام خلال رحمتہ اللہ علیہ فر ماتے

ہیں: مجھے جب بھی کوئی اہم کام پیش آتا ہے، میں حضرت امام مولیٰ کاظم بن جعفرصادق (رحمتہ اللّٰہ علیہا) کے مزار پُرانوار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش

جعفرصادق (رحمته الله علیها) کے مزار بُرانوار پرحاضر ہوکرآپ کا وسیلہ پیش گرتا ہوں۔ اللہ پاک میری مشکل آسان کرکے میری مراد عطا فر مادیتا

ہے۔(تاریخ بغداد 133/1) والداعلیٰ حضرت مولا نانقی علی خان رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب '' احسن الوعا

ر اب الدعا'' کا اردو نام''فضائل دعا'' ہے۔ آپ نے اس کتاب کے باب امکنہ اجابت یعنی وہ مبارک مقامات جن پر دعا تیں قبول ہوتی ہیں،

ہ جب ہونیہ ہوباں (36th)مقام حضرت امام موسیٰ کاظم رحمته الله علیه کا مزار

مبارک لکھاہے۔(فضائل دعا ہے 137) رب نعالیٰ آپ کے درجات بلند فر مائے اور آپ کے فیوض و برکات سے جمیں بھی مالا مال فر مائے۔ آمین ثم آمین اہل بیت اطہار رضوان اللہ میم اجمعین کے آٹھویں امام حملی رضا معلی رضا

رضى الله عنه

☆ دوران حمل:

آ پ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو مجھے کسی قشم کا بوجھ محسوس نہ ہوا اور سوتے وقت مجھے اپنے پبیٹ میں سبحان اللداور اللد الله کی

آ واز سنائی دین تھی۔مجھ پرایک ہیبت سی جھا جاتی تھی تو پھرکوئی آ واز سنائی نہدین تھی۔(شواہدالنبو ة ص475 مطبوعة مع بک ایجنسی لا ہور)

☆ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت مدینه منورہ میں 148 ھ میں ہوئی اوراسی سال آپ کے جد امجد حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰدعنه کا وصال ہوا (سیر اعلام النبلاء جلد 9 ہم 387،موسۃ الرسالۃ بیروت)

ام ، كنيت اورلقب:

آپ کا اصل نام ' دعلی'' ہے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور آپ کا لقب

الدين:

آپ کے والد ما جد کا نام حضرت امام موسیٰ کاظم رضی الله عنه اور والده ماجده کا نام ''سکینه' تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، جلد 9،ص 387، موسة ☆حسن وجمال:

گڑ گڑا کرعرض کیا: اپناچہرۂ مبارک ہمیں دکھا ہے اور اپنے آبائے کرام سے

روایت ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمائیں؟ امام علی رضارضی الله

عنہ نے سواری روکی اورغلاموں کو تکم دیا ، پر دہ ہٹالیں ، پر دہ ہٹا چہر ہُ انور سے

نور کی شعاعیں نکلیں ۔ گیسوشانہ مبار کہ تک لٹک رہے تھے۔ دیکھنے والوں کا

به عالم نقا كه كوئى روتا، كوئى جلاتا، كوئى خاك پرلوشا اوركوئى سوارى كاسَم چومتا

اتنے میں علماء نے آواز لگائی خاموش،سب خاموش ہو گئے۔ دونوں

میں علی رضاا ہے والدامام موسیٰ کاظم سے ، وہ امام جعفر صادق سے ، وہ

امام محمد باقریسے، وہ امام زین العابدین سے، وہ امام حسین سے وہ مولاعلی

سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آئکھوں کی ٹھنڈک رسول

اللّٰہ علیہ فیصلے نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہان سے جبرائیل نے عرض کی

تھا۔(فَمَا وَكِي رَضُو بِيجِلد 9 مِل 133 مِطبوعه رضا فاؤنڈ يشن لا مور)

امام نے حدیث سنانے کی درخواست کی۔

جب امام علی رضارضی الله عنه نیبثا بورتشریف لائے، چہرہ مبارک کے

سامنے ایک پردہ تھا۔ حا فظان حدیث امام ابوز رعدرازی اور امام محمد بن اسلم

طوسی جمہم اللہ اور ان کے ساتھ بے شار طالبان علم وحدیث حاضر ہوئے اور

كه ميں نے رب تعالیٰ کوفر ماتے سنا:

''لاالہالا اللہ'' میرا قلعہ ہے، توجس نے اسے پڑھا، وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا۔میرے عذاب سے امان میں رہا۔ بیحدیث روایت قرما کر

میں داخل ہوا۔میرےعذاب سے امان میں رہا۔ بیرحدیث روایت فرما کر امام علی رضارضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور پر دہ چھوڑ دیا گیا۔دواتوں والے جو اس من کہ کک مصرفت منتوران کی تقدید میں منداں سے نام تھی

اس حدیث کولکھ رہے تھے،ان کی تعداد ہیں ہزار سے زائد تھی۔ امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔اس حدیث کی سند کو اگر پاگل پر پڑھا جائے تواسے جنون سے شفانصیب ہوگی۔ (الصواعق المحرقہ ص 286)

اولاد:

٦٦ اولا د: آپ کی اولا د کی تعداد پانچ ہے جن میں چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے جن

کے نام بیربیں: حضرت محمد تقی الجواد، حضرت جعفر، حضرت ابراہیم، حضرت مسین اور بیٹی حضرت عائشہ رضی الله عنهم ہیں۔ (سیراعلام المنبلاء جلد 9، ص حسین اور بیٹی حضرت عائشہ رضی الله عنهم ہیں۔ (سیراعلام المنبلاء جلد 9، ص 393، مطبوعہ موسة الرسالة بیروت)

ہوں، جوید وسہ اربارہ بیروں، ﷺ معروف کرخی آپ کے ہاتھ پرمسلمان ہوئے:

سلسلہ قا در بیر کی روحانی شخصیت اور حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ کے استاد جھنرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کے والدین عیسائی تنصے اور انہوں نے حضرت معروف کرخی کو آیک یا دری کے پاس بچین میں ہی سپر دکر دیا تھا تو اُیک مرتبہ پا دری نے حضرت معروف کرخی سے کہا: کہوتین میں سے ایک: تو

جواباً حضرت معروف كرخى نے كہا وہ تو "ايك ہى ہے" اس پر يادرى نے آ پ کو بہت مارا تو آ پ وہاں سے بھاگ نکلے، جب آ پ کے والدین کو

معلوم ہوا تو وہ بہت رنجیدہ ہوئے اوراولا د کی محبت میں انہوں نے کہا: کاش ہمارا بیٹامعروف کرخی واپس لوٹ آئے۔خواہ وہ کسی بھی دین پر ہو۔ہم اس

کی موافقت کریں گے۔ بعد ازاں حضرت معروف کرخی نے سیدنا امام علی

رضارضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پراسلام قبول کیا اورا پنے والدین کے گھرواپس

آئے اور دروازے پر دستک دی تواندرسے آواز آئی: کون؟ آپ نے کہا: معروف بوچھاکس دین پرہو؟ فرمایا: دین اسلام پر لہذا آپ کے

والدين نے بھی اسلام قبول کرليا۔ (وفيات الاعيان، جلد 5، ص 231، رقم الترجمه:729،مطبوعه دارصا دربيروت)

امام على رضارضي الله عنه كي كرامات:

1:خواب پر مطلع ہونا:

حاکم نے محمد بن عبیسی بن ابی حبیب علیہ الرحمہ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں رسول اللہ علیہ کی زیارت کی تو آب اس جگہ تشریف فرما كشتئ نوح

تھے جہاں ہمارے شہر میں حاجی آ کر تھر تے تھے۔ میں نے آپ کے یاس ایک تھال دیکھا جو تھجور کے بتوں سے ہٹایا گیا تھا۔اس میں صیحانی

تحجوریں خیس۔ آپ علیہ نے اٹھارہ تھجوریں عنایت فرمائیں۔ بیس دن کے بعد میرے ہاں مدینہ منورہ سے امام علی رضارضی اللہ عنہ تشریف لائے

اوراس جگہ قیام فرمایا: جہاں میں نے حضور علیہ کی زیارت کی تھی۔لوگ

امام علی رضارضی الله عنه کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لئے بے تا بانہ ٹوٹ پڑے۔میں بھی آپ کی زیارت کے لئے گیا تودیکھا کہ آپ بالکل

اسی جگہ تشریف فرما ہیں اور آپ کے سامنے بھی ایک تھال میں تھجوریں رکھی

ہوئی ہیں۔ آپ نے ان میں سے ایک مٹھی بھر کر تھجوریں مجھے عنایت

فرمائیں۔میں نے لینے کے بعداس کوشار کیا توان کی تعدادا ٹھار پھی اور پیہ وہی تعدادتھی جورسول اللہ علیہ نے مجھے خواب میں عنایت کی تھیں۔

میں نے امام علی رضارضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے کچھ اور عنایت

فرما تنیں۔آب نے فرمایا: اگر رسول اللہ علیہ نے سنجھے (خواب میں) اور بھی دیں ہوتیں تو میں بھی تجھے مزید دے دیتا۔

(جامع كرامات اولياء جلد 2، ص 211) 2_ پیٹ میں بچوں کی خبر:

جناب بکربن صالح ہے مروی ہے کہ میں امام علی رضارضی اللہ عنہ کے

پاس حاضر ہوااور عرض کی: میری بیوی جو تحدین سنان کی بہن ہےاوروہ آپ کے خاص مصاحب میں سے ہے، حمل سے ہے۔ آپ دعا فرما ئیں کہ بیٹا ہو۔ آپ نے فرمایا: اس کے پہیٹ میں دو بچے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ایک کا نام محمد اور دوسری کا نام اُم عمر ورکھنا، چنانچہ میں کوفہ آگیا پھر میری

بیوی نے دو بچوں کوجنم دیا۔واقعی ان میں سے ایک لڑ کا اور ایک لڑ کی تھی لہذا جیسے آپ نے فرمایا تھا: میں نے ایک کا نام محمد اور دوسری کا نام اُمّ عمرور کھ

ویا۔ میں نے اپنی والدہ سے اُمّ عمرو کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے گیں۔ میری وادی کا نام بھی اُمّ عمرونھا۔ (جامع کرامات اولیاء،جلد 2،ص212)

3 جعفر بن عمر علوی کے متعلق خبر: جناب حسن بن مویٰ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بنوہاشم کے کچھ

نو جوان امام علی رضارضی اللّه عنه کے پاس بیٹھے تنے تو اس طرف سے جعفر بن عمر علوی کا گزر ہوا۔اس کی واڑھی گرد آلود دیکھ کر ہم نے ایک دوسرے کی

این کی میدییقیت و بیھر امام فی رضار کی اللد عند ہر مانے سے۔ م توک بہت جلد دیکھو گئے کہ اس کے پاس بہت سا مال ہوگا۔ خاد مین ہوں گے اور صورت بھی عمدہ ہوگی۔ آپ کے اس فرمانے کو ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اسے مدینہ کا

والی مقرر کردیا گیا۔اس کی حالت سدھرگئی اور وہ ہمارے پاس سے گزرتا تو اس کے دائیں بائیں خادمین ہوتے تھے۔ہم اس کے آنے پر کھڑے

ہوتے اور اس کی تعظیم وتو قیر کیا کرتے اور اس کی خاطر مدارات کے لئے دعوتیں کیا کرتے تھے۔(جامع کرامات اولیاء،جلد2،ص212)

4: عر في زبان عطا كرنا:

ابواساعیل سندھی نامی شخص نے بیان کیا کہ میں امام علی رضارضی اللہ

عنہ کی ملاقات کے لئے گیا توعر بی کا الف تک نہیں جانتا تھا۔ میں نے آپ کو

سندھی میں سلام کیا۔ آپ نے مجھے بھی سندھی میں جواب دیا۔اس کے بعد

میں نے اپنی زبان میں کئی سوالات امام سے کئے۔امام نے تمام سوالات کا جواب اسی زبان میں دیا۔ پھر میں نے آتے وفت عرض کیا:حضور! میں عربی

نہیں جانتا۔ آپ دعا کریں۔ میں عربی بولنا سیھ جاؤں۔ آپ نے اپناہاتھ مبارک میرے ہونٹوں پر پھیراتو میں اسی وقت عربی زبان میں گفتگو کرنے

لگے۔(شواہدالنبو ق ص486،مطبوعة م بك اليجنسي لا ہور)

5: چریا کی مدد:

ایک شخص کہنے لگا کہ میں ایک روز میں امام علی رضارضی اللہ عنہ سے محو

گفتگونھا کہا جا نگ ایک چڑیا آ کرز مین پرگرگئی اور پریشانی کی حالت میں آہ وزاری کرنے لگی۔امام نے بید مکھ کرفر مایا:اے شخص! مجھے معلوم ہے، بیر

بائے کیا کہا: بائے کیا کہا: مدین عض کی دوں ال درسے میں صلاقتی سے ند

میں نے عرض کیا: رب تعالیٰ!اس کے صبیب علیہ اور آپ جانیں۔ آپ نے فرمایا: چڑیا کہ درہی ہے کہ اس کے گھر میں ایک سانپ نمودار ہے جوادادہ رکھتا ہے کہ مسرے مال بحول کو کھا جائے۔

ہواہے جوارادہ رکھتاہے کہ میرے بال بچوں کو کھا جائے۔ پھرآپ نے مجھ سے فر مایا: اے شخص! اٹھ اوراس گھر میں جا کر سانپ

پیراپ ہے بھے جرمایا اسے کا انتخاب کی انتخاب کو ہلاک گرد ہے۔ کو ہلاک گرد ہے۔ میں اٹھااور اس گھ میں جا کر و یکھا کہ سانٹ ٹھہل ریا ہے۔ میں نے

میں اٹھااوراس گھر میں جا کر دیکھا کہ سانپٹھہل رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھتے ہی عصاسے ہلاک کر دیا۔

(شواہدالنیوہ، ص487، مطبوعہ میں کہا بیجنسی لاہور) کر وصال: شن نیس کی ہے کہ شب کی ہے کہ ایجنسی لاہور)

وشمنوں نے زہردے کرآپ کوشہید کیا۔ چنانچہ امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا (دشمنوں کی

جانب سے دیئے گئے) زہر کے کھانے سے آپ کی شہادت ہوئی۔ (تہذیب التہذیب الکمال جلد 7،ص 45، الفاروق الحدیثیہ للطباعة والنشر بالقاہرہ) علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک المعروف علامہ الصفد می علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات (دشمنوں کی طرف سے دیئے جانے والے) زہر سے ہوئی۔ (الوافی بالوفیات جلد 22، ص 156، داراحیاء التراث

ربر سيروت) العربي بيروت) علامه امام شهاب الدين عبدالحي المعروف ''ابن العماوُ' ومشقى عليه

علامہ اہا ہے مہاب الدین مبرای استروک ابن اسماو و کی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات (دشمنوں کی طرف سے دیئے جانے والے) زہرسے ہوئی۔

(شذرات الذهب جلد 2 م 14 م دارا بن کثیر ، بیروت) شهادت کا دن:

1۔ آپ کی شہادت 21 رمضان 203ھ میں طوں کے علاقے سندآ باد میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء جلد 9،ص 393، موسة الرسالة

امام علی رضارضی الله عنه کے ارشادات:

1 جواللہ کریم کے دیئے ہوئے تھوڑ ہے سے رزق پربھی راضی رہا تنال اس سے قلیا عمل سیجھی بضی میں اسپر کیا کہ ان کہ جالحی میں

تورب تعالیٰ اس کے کلیل عمل سے بھی راضی ہوجائے گا۔ (التذکرۃ الجمدونیة جلد 1، مسلم 113 ، دارصا در بیروت)

2..... جب نیکی و بھلائی کو گن لیا جائے تو اس میں کوئی خیر باقی نہیں رهتی_(التذكرة الحمدونية جلد2،ص262، دارصا در بيروت)

3..... مامون الرشيد كے ياس ايك ايساشخص لا يا گيا جسے وہ تل كرنے کاارادہ رکھتا تھا۔اسمجلس میں امام علی رضا بھی ہتھتو مامون نے آ ب سے

كها: اے ابوالحسن! اس بارے ميں آپ كى كيارائے ہے؟ آپ نے فرمايا: رب تعالیٰ آپ کے معاف کرنے کی خوبی کی بدولت آپ کی عزت میں مزیداضا فہ فرمائے گا۔ مامون نے س کراسے معاف کردیا۔

(التذكرة الجمدونية جلد 4، ص106) 4..... بادشاہ کی مصاحبت اختیار کرتے ہوئے ڈر کو، دوست کی

مصاحبت میں عاجزی کو، دشمن کی مصاحبت میں موقع شاسی کواورلوگوں کی مصاحبت میں خوش دلی کواپنائے رکھو۔ (التذکرۃ الحمدونیۃ جلد2،ص262)

5..... قناعت تجھ میں نفس کی حفاظت لاتی ہے جبکہ قوت کی بالادستی فراوانی کولا کھڑا کرتی ہےاور دکھاوے کی عبادت اہل دنیا کا تا نتا ہا ندھ دیتی

ہے۔ نیز قناعت کے راستے پرصرف دوہی افراد چل سکتے ہیں: ایساغریب جوصرف آخرت کا ثواب کا طالب ہو یا پھراییا کریم (لیعن سخی) جو دنیا کی رذالت (وخسامت)سے پاک ہو چکا ہو۔

(التذكرة الجمدونية جلد 3 بص 119)

☆مزار پر فیوض و برکات:

1_امام ابو بکر محمد بن مول بن حسن بن علیای علیه الرحمه فر ماتے ہیں کہ ہم منتخب میں سے معاشدہ میں میں میں میں میں میں میں میا ثرہ ہ

لوگ مشائخ اور امام ابو بکر بن خزیمہ علیہ الرحمہ اور ان کے ہم پلہ ابوعلی ثقفیٰ علیہ الرحمہ کے ساتھ امام علی رضا رضی اللّٰدعنہ کے مزار کی زیارت کے لئے

علیہ اسر ممہ سے منا تھا ہا ہی رصاری اللہ عبہ سے سراری ریار ''طوس'' میں حاضر ہوئے۔ یہ

میں نے امام ابن خزیمہ علیہ الرحمہ کو اس مقام پر الیں تعظیم وتو قیر اور انکساری کرتے ہوئے دیکھاجس نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا۔ (تہذیب

ا نلساری کرتے ہوئے ویلھا جس لے میں گیرت میں ڈال دیا۔(تہذیبہ النہذیب جلد7،ص388، دائر ۃ المعارف النظامیہ حیدر آباود کن) یہ

2۔امام حافظ محمد بن حبان بن احمد ابی حاتم تنبی علیه الرحمه فر ماتے ہیں۔ امام علی رضارضی اللہ عنہ کی قبر ''سنا ہا ذ'' میں نو قان نامی محلے میں رشید کی قبر

کے پاس مشہور ہے۔ میں نے کئی مرتبہاں قبر کی زیارت کی ہے اور میر ہے طوس کے قیام کے دوران مجھے کوئی بھی مشکل در پیش ہوتی تو میں امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرتا اور رب تعالیٰ سے اس مشکل کوٹا لنے کے

کئے دعا کرتا تو میری دعا قبول ہوجاتی اور میری مشکل حل ہوجایا کرتی تھی۔ میں نے اس بات کو بہت آ زمایا اور ہر مرتبہ کا میابی ہوئی۔اللہ تعالیٰ جمیں

مصطفی حلیقہ اور آپ کے اہل ہیت کی محبت پر موت نصیب فرمائے۔

كشتئ نوح

(كتاب الثقات جلد 8، ص 456 مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدرآباد

وکن)

رب تعالی امام علی رضارضی الله عنه کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں

ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال فر مائے۔ آمین ثم آمین

اہل بیت اطہار رضوان اللہ کیم اجمعین کے نویں امام حصر آئی کی مسلم محمد تھی کے نویں امام محمد تھی کی مسلم کی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

كشائئ نوح

🖈 ولا دت پاسعادت:

آپ کی ولا دت رجب المرجب 195 ھ میں مدینة منورہ میں ہوئی۔ (شواہرالنبوة ص496)

:000 آپ کااصل نام "محد" ہے۔

☆ لقب اوركنيت: آ یہ کی کنیت ابوجعفر اور آپ کے القابات تقی اور جواد ہیں۔ (شواہد

النبوة ص496 مطبوعة على اليجنسي لا بهور)

☆ والدين:

آپ کے والد ماجد کا نام امام علی رضارضی الله عنه اور والدہ ماجدہ کا نام "خيزران" تفاليعض نے ريجانہ بھي لکھا ہے۔ آپ کي والدہ ماجدہ اُمّ

المومنين حضرت ماربي قبطيه رضى الله عنها كے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

(شواہدالنبو ة ص496)

جب حضرت امام على رضارضي الله عنه كاوصال هوا تواس وفت امام محمد تقى

رضی اللّٰدعنه کی عمر تقریباً سات سال تھی لیکن کم سن ہونے کے باوجود علم وضل

م علم فضل:

اگرچہامام محرتقی رضی اللہ عنہ عمر میں چھوٹے تھے مگروہ بڑی قدروالے،

بلندذ كروالے اورنہايت فضيلت والے تھے۔ (نورالا بصار ص 283)

🖈 بچين ميں حق گوئي:

کھڑے تھے کہ اتفا قاً مامون الرشید کا وہاں سے گزر ہوا جو شکار کے لئے

باہر جارہا تھا۔ تمام لڑ کے مامون کو و بکھ کر راستہ سے دوسری طرف ہو گئے

لیکن امام محمد تقی رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کھڑے رہے۔ مامون نے آپ کے

قریب آ کرآپ کی زیارت کی۔ آپ کی مبارک عادت اورحسن و جمال

آپ دوسرے بچوں کی طرح ایک طرف کیوں نہیں ہوئے؟

امام محد تقی نے جواب دیا: راستہ تنگ تو نہیں تھا جو میں آپ کے چلنے

کے لئے وسیع کردوں اور میرا کوئی جرم بھی نہیں کہ جس کے ڈریسے بھاگ

آپ بارہ سال کی عمر میں بغداد شریف کی ایک گلی میں لڑکوں کے ساتھ

د مکی کر او حصے لگا:

مامون الرشيد آپ كى گفتگو سے بہت متاثر ہوا اور پوچھنے لگا كه آپ كا

نام کیا ہے؟ امام نے کہا: میرانام محمد ہے۔ مامون نے پھر پوچھا: آپ کس کے بیٹے ہیں؟ امام نے کہا: میں امام علی رضارضی اللّہ عنہ کا بیٹا ہوں۔ بیتن کر مامون بہت مسر ور ہوا اور پھر وہاں سے شکار پر چلا گیا۔ شکار

بین کر مامون بہت مسر ور ہوا اور پھر وہاں سے شکار پر چلا گیا۔ شکار کے دوران مامون کے ہاتھ ایک زندہ مچھلی آئی۔واپسی پر پھرا مام محمد تنی رضی اللہ عنہ کے باس گیاا ور کہنے لگا: شہز اد بے! بتاؤ میر بے ہاتھ میں کیا ہے؟

اللہ عنہ کے پاس گیاا ور کہنے لگا: شہز اد ہے! بتاؤ میر ہے ہاتھ میں کیا ہے؟ امام تقی نے فرمایا: ایک حجود ٹی سی مجھلی ہے جو بادشا ہوں کے ہاتھ میں جانے سے روک کی جاتی ہے اور اہل بیت نبوت اس سے سرفراز ہوتے

ہیں۔ مامون آپ کی گفتگون کر جیرت زدہ ہو گیا اور بہت متاثر ہوا۔ پھر کہنے لگا: آپ یقینا ابن رضا ہیں۔

(شواہدالینیو قائل 497مطبوعت کی ایجنسی لاہور) کہ امام علی رضارضی اللہ عندا ورقاضی بیجی : مامون الرشید نے ایک دن قاضی بیجی بن اکثم کو کہا کہ امام محمد تقی رضی

مامون الرشید نے ایک دن قاصی بین بن اسم کولہا کہ امام محد طی رضی اللہ عنداگر چہم عمر ہیں لیکن علم وضل میں بہت بڑی فضیلت رکھتے ہیں۔سی دن آپ ان سے علمی گفتگو کریں۔ قاضی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چنانجیہ

مامون کے حکم کے مطابق علماء، شعراء، ادباء اور وزراء بلکہ تمام لوگوں کو دعوت

دی گئی کہ وہ اس علمی مجلس میں شرکت کریں جس میں امام تقی رضی اللہ عنہ اور

قاضی بھی ابن اکٹم باہمی علمی گفتگو کریں گے چنانچہ تاریخ مقرر کی گئی اور مقررہ تاریخ پردر بارسجایا گیا۔مورخین نے لکھاہے کہ نوسوکرسیاں صرف علماء

وفضلاء کے لئے رکھی گئیں۔ مامون الرشید نے اپنے پاس امام محمد تقی رضی اللہ

عنہ کے لئے مسند رکھی اور سامنے قاضی بیجیل بن اکٹم کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔

جب تمام اہل بغدا داور دیگر لوگ جمع ہو گئے تو قاضی بیجی بن اکتم سے مامون کو کہا کہ حضور! کیا اجازت ہے کہ میں امام تقی سے کوئی مسئلہ دریافت

مامون نے کہا: تم خود کو ہی امام تقی سے اجازت طلب کرنا چاہئے۔ بیر

س کر قاضی امام کی طرف متوجه ہوا اور کہا کہ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ

میں آپ سے پچھ دریافت کروں۔ آپ نے فرمایا: قاضی صاحب! آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں ، وہ کریں۔

قاضی صاحب نے جے کے بارے میں چندمسائل در یافت کئے۔امام تقی نے تشریح اور توضیح کے ساتھ ان کے جواب دیئے تو تمام لوگوں کی طرف

''احسنت احسنت' (آپ نے اچھا جواب دیا، آپ نے اچھا جواب دیا)

ر بر الله به برای می می سب سے دل مواتو بتا دوں گا ور نہ میں خود آپ آپ سوال کریںاگر مجھے جواب معلوم ہوا تو بتا دوں گا ور نہ میں خود آپ سے معلوم کرلوں گا اور میں رب تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے سیدھا

سے معلوم کرلوں کا اور میں رب تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ جھے سیدھ راستہ دکھائے۔ مدہ تقریض دیلا میں نہ تاض سامی سامی اور اس شخص

امام تقی رضی اللہ عنہ نے قاضی صاحب سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جس نے سبح کے وقت ایک عورت کی طرف نظر سبت سنت

کی تو وہ اس پرحرام تھی، جب سورج طلوع ہوا تو وہ اس پرحلال ہوگئی۔ پھر ظہر کے وفت حرام ہوگئی،عصر کے وفت پھرحلال ہوگئی،غروب آفتاب کے

ونت پھرحرام ہوگئی،عشاء کے ونت پھرحلال ہوگئی۔ آدھی رات کے وفت پھرحرام ہوگئی۔ صبح کے وفت پھرحلال ہوگئی۔ بتائیس ایک ہی دن میں اتنی مرتبہ وہ عورت اس پرحلال وحرام کیسے ہوئی ؟

قاضی صاحب سوچ میں پڑگئے اور عرض کرنے لگے: مجھے اس سوال کا جواب بیس معلوم ۔ آپ ہی اس کا جواب عطافر مائیس ۔ ماہ م تقریض ملط ہے، فیار تربع سے سے سکس کیا جو بھی میں ک

امام محرتقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیٹورت کسی کی لونڈی تھی۔اس کی طرف صبح کے وفت کسی اجنبی نے دیکھا تو وہ اس کے لئے حرام تھی۔جب ہوگئ جب ظہر کا دفت آیا، اس شخص نے لونڈی کو آزاد کردیا تو پھروہ لونڈی اس شخص پر حرام ہوگئعصر کے دفت اس نے اس عورت سے نکاح کرلیا تو پھراس کے حلال ہوگئمغرب کے دفت اس شخص نے اس سے ظہار کیا تو پھرحرام ہوگئ ،عشاء کے دفت ظہار کا کفارہ دیے دیا تو پھر

حلال ہوگئ۔ آ دھی رات کو اس شخص نے اس عورت کو طلاق رجعی دی جس سے وہ حرام ہوگئی مبنج کے وقت اس طلاق سے رجوع کرلیا تو وہ عورت پھر حلال ہوگئ۔ (صواعق المحرقہ مس 204 ،نورالا بصار ،س 284)

من المحرفہ، من 204، تورالا بصار، من 284) ﴿ بغیر مصطلی کے چل لگنا:

جب مامون نے اپنی بیٹی کا نکاح کرکے مدینہ منورہ کی جانب بھیجا تو آپراستہ میں چنددن کوفہ میں گھہرے۔آخری دن آپ مسجد میں تشریف

لے گئے جس میں بیری کا درخت تھا۔ وہ بھی بھی پھل نہیں دیتا تھا۔ آپ نے پانی کا برتن منگوا کر بیری کی جڑ کے قریب بیٹھ کر وضو کیا پھر وہیں نمازمغرب

پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر درخت کی جڑکے پاس پہنچ تو دیکھا کہاس بیری کے درخت پر بغیر تھ ملی کے پھل لگا ہوا تھا جو ذا کفتہ میں بہت میٹھا تھا جسے لوگ تبرک کے طور پر کھاتے اور لے جاتے تھے۔

(شواہدالنبو ۃ بس499)

☆ روش ضميرى:

کے ہوئے تھے۔ سفر پرجانے سے پہلے انہوں نے حضرت امام تفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دی تا کہ انہیں

الوداع کہیں، آپ نے فرمایا: آج باہرمت جانا، کل تک رکے رہنا۔

ماہر آنے کے بعد ایک ساتھی نے کہا: میں تو جارہا ہوں، کیونکہ میرا دوست باہر جاچکا ہے چنانچہوہ شخص سفر پر جلا گیا۔ شف

اس شخص کے جانے کے بعد اطلاع آئی کہ وہ شخص دوران سفر جس گاؤں میں تھہرا، وہاں سخت سیلاب آیا اور وہ شخص یانی میں ڈوب کر جاں بحق ہوگیا۔ (شواہدالنبو قبص 502)

امام محرتفی رضی الله عنه کے متعلق علمائے قل کی آراء: 1 ۔ امام محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ:

ا ۔ امام بی الکریں اس علیبہ الرحمیہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پھیلا ہوا سامیہ رب تعالیٰ کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ، تمام فضائل وکرامات کا احاطہ کرنے والے، رسول اللہ علیہ ہے اسرار (شرح احقاق الحق جلد 29، ص 21)

فهرست ليعنى وه ذات حضرت امام محرتقي الجوادرضي اللهءنه

2۔ امام ذہبی علیبہ الرحمہ: امام تفی رضی اللہ عنہ کا لقب جواد اور آپ قناعت کرنے والے تھے۔ رسول اللہ علیہ کے اہل بیت کے بزرگوں میں ان کا شار ہوتا تھا۔ وہ ایسے شھے کہ لوگوں میں شخی اور عطا کرنے والے تھے۔اسی وجہ سے آپ کو جواد کا

لقب دياً گيا۔ (تاریخ الاسلام ووضیات المشاہیروالاعلام جلد 15 م 385)

3۔امام ابن جوزی علیہ الرحمہ: امام محرتفی رضی اللہ عنہ کاعلم، یا کیزگی، زہدوتفویٰ، دنیا سے دوری،

بخشش وعطا،عفوودرگز راہیخ والدگرامی حضرت امام علی رضارضی اللہ عنہ کے طریقے اور روش پر نتھے۔ طریقے اور روش پر نتھے۔ آپ علمی دنیا کے ظیم شاہ کار تھے۔ (تذکرة الخواص ص 358)

4_ابن خلكان:

امام محمد تقی رضی الله عنه جو جواد (بہت زیادہ عطا کرنے والے) کے

أيك امام ہيں۔(وفيات الاعيان، جلد 4،ص175) 5 مام مين سر مساعمان الذي اللہ م

5_امام بوسف بن اساعیل نبها تی علیه الرحمه: حضرت امام تقی رضی الله عنه بزرگ ترین ائمه (ابل بیت) میں سے اور

اُمّت کا چیکتا ہوا چراغ ہیں۔ وہ رسول اللہ علیہ کے اہل بیت اور ہمارے بزرگوں میں سے ہیں۔ (جامع کرامات الاولیاء، ص168) کہ اولاد:

آ پ کے دو بیٹے تھے۔حضرت امام علی نقی اور حضرت امام موسی المبرقع رحمہم اللّٰد۔ کم وصال:

ہم رساں۔ آ پ کا وصال ماہ ذوالحجہ 220ء میں 24 یا 25 سال کی عمر میں ہوا۔ آ پ کا مزار بڑانوار بغداد شریف کےعلاقے کاظمین میں آ پ کے دادا

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے قرب میں ہے۔ میں نے الحمد للہ آپ کے مزار پر حاضری دی ہے، بہت سکون وقرار پایا اور رحمت و برکتوں کا منعوں

رب تعالیٰ آپ کے درجات بلند فر مائے اور آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فر مائے۔ آمین ثم آمین اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیم اجمعین کے دسویں امام حصر سف امام علی تفی رضی اللہ عنہ

☆ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت 13 رجب المرجب 214 هے کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (شواہدالنبو ق 503)

ام اورکنیت:

آپ کا اصل نام 'علی'' اور کنیت'' ابوالحسن'' ہے۔ آپ ابوالحسن ثالث (تیسرے) کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔ (شواہد النبوۃ ص

تر آپ کے القاب: آپنقی بہادی اور عسکری ہیں۔

﴿ والدين:

آپ کے والدگرامی حضرت امام محمد تنی رضی الله عنداور آپ کی والدہ ما جدہ امرائی حضرت امام محمد تنی رضی الله عنداور آپ کی والدہ ما جدہ ام ولد حسن کا اصل نام شانہ تھا۔ آپ کی والدہ اُم فضل کے نام سے بھی مشہور ومعروف تھیں۔ (شواہدالنبو قہص 503)

☆ سخاوت:

ایک اعرابی آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور! میں آپ کے دا دا مولاعلی شیر خدا رضی اللہ عنه کا عقیدت مند ہوں۔ مجھ پر قرض

ہے جسے میں ادانہیں کرسکتا اور آپ کے سوامیری گردن سے بیہ بوجھ کوئی نہیں

ا تارسکتا۔ آپ نے فرما یا: کتنا قرض ہے؟ اس نے عرض کیا: دس ہزار درہم۔ آ پے نے فرمایا: فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ان شاءاللہ قرض کی ادا ٹیگی

ہوجائے گی چنانچہ امام علی نقی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا جس میں بیلکھا کہ میں اس کے دس ہزار درہم ادا کر دوں گا۔ بیہ خط لکھ کراما م

نے فر مایا: بیخط لے لواور کل جب میں لوگوں میں بیٹھوں گا توتم نے مجھ سے

قرض كا مطالبه كرنا۔ وه كہنے لگا: عاليجاه! بيه بے ادبی میں كيسے كرسكتا ہوں؟ ا مام نے فر مایا: میری بات مانو ،میری مخالفت نه کرو چنانچه دوسرے دن جب

ا مام لوگوں کے درمیان بیٹے تو اس نے قرض کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اس سے

تنین دن کی مہلت ما نگی ،اس نے مہلت دے دی۔ اس بات کاعلم با دشاہ متوکل کو ہوگیا۔ بادشاہ نے اپنے خادم کو کہا کہ بیس

ہزار دینارامام علی نقی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ آپ کے پاس تىس ہزاردينار چنچ گئے۔ امام اس اعرابی کا انتظار کرنے لگے۔ یہاں تک کہوہ آ گیا۔ آپ نے

اس سے فرمایا: بیتیس ہزار درہم ہیں۔ دس ہزار سے اپنا قرض اتار نا اور باقی

ا پنے بچوں پرخرج کرنا۔اعرابی درہم لے کرجانے لگا تو کہنے لگا: اے رسول اللہ علیہ کے بیٹے! آپ نے جو مجھے دیا ہے، مجھے تواس

سے تیسرا حصہ کم کی امیرتھی ۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کوعلم ہے کہ فلال چیز کہاں جائے گی۔

(الصواعق المحرقة ص205 ، نورالا بصارص 291 ، شوابد النبوت ص360)

﴿ شیر مجمی احترام کرنے لگا: ایک مرتبہ متوکل کے دربار میں امام علی نقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

درندوں پراولا دنبی کا گوشت حرام ہے۔اننے میں چند درباریوں نے کہا کہ اس بات کی آ ز مائش امام علی نقی رضی الله عنه پر ہونی چاہئے که آیا درندے

اولاد نبی کا گوشت کھاتے ہیں یانہیں؟ چنانچەمتوكل بادشاہ نے كہا: اگر آپ بركة السباع (شيرخانه) ميں

تشریف لے جائیں تو لوگوں کومعلوم ہوجائے گا کہ واقعی آل نبی کا گوشت درندوں پرحرام ہے۔امام علی نقی ہے سنتے ہی شیرخانہ کی طرف تشریف لے

گئے۔متوکل نے اپنے بنائے ہوئے شیرخانہ میں امام کو داخل کر کے درواز ہ بند کرد یا اورخود مکان کے بالا خانہ پر چلا گیا تا کہ وہاں سے امام علی نقی رضی اللّٰدعنه کی حالت کود مکھے سکے۔جب امام شیروں کے پاس گئے توشیروں نے

آپ کوچھوکر آپ کے گرد پھرنے لگے، جیسے شمع کے گرد پروانے پھرتے ہیں

اور پھر عاجزی اور ادب کے ساتھ تمام شیر گھٹنے ٹیک کر امام کے آگے ایسے بیٹھ گئے، جیسے آقا کے سامنے غلام اور مالک کے سامنے نوکر بیٹھے ہوتے ہیں۔ (الصواعق المحرقہ ص 205، ینا بیچ المودة جلد 3، ص 14)

🖈 با دشاه کو بیماری سے اٹھادیا:

ملا با دساہ تو بیماری مسے اٹھا دیا: متوکل بادشاہ بیماری میں مبتلا ہوگیا،اس کے جسم پرایک بھوڑانکل آیا

جس کاعلاج کرنے سے طبیبوں نے جواب دیے دیا۔ بادشاہ موت کا انتظار میں میں سے فتح میں میں میں میں ایک میں

کرنے لگا۔ آپ روز فتح بن خاقان جو بادشاہ کے قریب رہتا تھا، کہنے لگا: کسی شخص کوامام علی نقی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں جیجو، شاید کہ ان سے کوئی نفع

بخش چیز حاصل ہوجائے۔ چنانچیا یک شخص امام کی بارگاہ میں حاضر ہوااور سارا ماجرہ بیان کیا۔امام

چیا چیا بیات کا مام می باره ویس ها سر ہوااور سارا ما برہ بیان سیا۔ امام نے ایک چیز عطا فر مائی اور ارشا دفر مایا: اس کو پھوڑ ہے پرر کھ دؤان شاءاللہ

ٹابت ہوگی۔ جو چیز آ پ نے تجویز کی تھی ، جب و شخص در بار لے کر پہنچا تو حاضرین

بر براہ ہے براہ ہے بریوں میں بہت وہ می روبارے رہا ہے ہیں کیا حرج نے مذاق کرنا شروع کردیا۔ فتح بن خاقان نے کہا: تجربہ کرنے میں کیا حرج ہے۔ وہ چیز استنعال کر کے دیکھو۔ چنانچہ خادموں نے وہ چیز جیسے ہی

، بہوڑے پر رکھی۔تھوڑی ہی دیر میں پھوڑا رسنے لگا اور تمام بوسیدہ مواد خارج ہوا اور متوکل بادشاہ فوراصحت یاب ہوگیا۔ جب بادشاہ کی تندرستی کا کشتی دوح علم اس کی والدہ کو ہوا، تو اس نے امام کی خدمت میں دس ہزار کی ہیمانی پر

🖈 پرندے بھی احترام کرتے:

لیکن جب امام علی نقی رضی اللہ عنه متوکل کے گھر تشریف لے جاتے تو تمام

متوکل بادشاہ اپنے گھر پر پرندے رکھتا تھا جو کہ چیجہاتے رہتے تھے

ا پنی مہرلگائی اور آپ کی خدمت میں بطورنذ رانہ سجی۔

پرندے ادبا خاموش ہوجاتے اور جیسے ہی امام اس کے گھرسے تشریف لے جاتے ، پرندے چیجہا ناشروع کر دیتے۔ (شواہدالنبوت ہی 508)

امام علی نقی رضی اللہ عنہ کے بارے میں علمائے اسلام سے اللہ عنہ کے اللہ

(شواہدالنبوۃ جس506)

﴿ امام علی نقی رضی اللہ عنہ کے بارے میں علمائے اسلام کے اسلام کے ارشا دات:

1 _ امام یا فعی علیہ الرحمہ:
امام علی نقی نے چالیس سال زندگی گزاری۔ آپ بہت عبادت گزار

فقیہ وا مام شھے۔ رب تعالیٰ نے آپ کو بڑی بلندیوں سے نواز اتھا۔ (مراۃ البخان، جلد 2، ص 159) 2۔علامہ ابن کثیر: امام نقی عابدوزاہد شخصیت تھے اور وہ زمین پر بیٹھتے تھے۔اس حالت میں کہ چادر نہیں بچھاتے تھے بعنی سادگی کا بیالم تھا کہ پوری عمر سادگی میں ہی گزاردی۔(البرایہ والنہایہ جلد 11 مس 15)

امام نقی کورب تعالی نے بے شارخوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کاعلم،

تقوی ، زبد ، اخلاق اوراعلی کردار حضرت مولاعلی رضی الله عنه کی یا د دلاتا تھا۔ فضائل وکمالات میں آپ کا کوئی ہمسرنہیں تھا۔

(الفصول المهمة في معرفة الائمه، جلد 2، ص 973) 4 المواس جي بين على الرحين

4_امام ابن حجر بيتمي عليه الرحمه:

امام ابن حجر بینمی علیہ الرحمہ، حضرت امام نقی کی سخاوت و فیاضی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام نے علم وسخاوت کو اپنے والد گرامی حضرت ...

ا مام محمر تقى رضى الله عنه سے وراثت ميں ليا تھا۔ (الصواعق المحرقہ جلد 2،ص 598)

5_امام صفدي شافعي:

امام نقی رضی اللہ عنہ کورب تعالیٰ نے ایساعلم عطا فرمایا تھا کہ عوام تو کجا

بادشاه وقت بھی آپ کے علم وضل کے مغتر ف تھے۔حاضر جوابی آپ کا طر ہ

كشتئ نوح

امتیاز تھا، سامنے والے کوعلمی دلائل سے خاموش کروانا آب کی شخصیت کا نما يال ببهلونقا_ (الوافي بالوفيات جلد 22 م 49)

क्री १ ए

امام على نقى رضى الله عنه كے تين بيٹے تھے: 1امام حسن عسكري

2 سرحزت گر 3.....جعنرت جعفر رحمهم الله

☆وصال با كمال:

22 جمادی الاخری 254ھ میں مستنصر کے دور میں بغداد کے

مضا فات میں قصبہ سرمن رائے میں وصال ہوا۔

رب تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات ہے جمیں مالا مال فر مائے۔ آمین ثم آمین اہل بیت اطہار رضوان اللہ اللہ ما محسن عسکر می اللہ حسن عسکر می اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

☆ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت بروز جمعه 10 رہنے الآخر 232 ھیں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (شواہد النبو ق^{ص 510 ،} الصواعق المحرقہ ص 124 ، نورالا بصارص 110)

ام وكنيت:

آپ کا اصل نام حسن اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کے القابات عسکری، ذکی وغیرہ ہیں۔ سرمن رائے کے محلہ عسکر میں رہتے تھے، اس بناء پر آپ کا

لقب عسکری مشہور ہو گیا۔ (وفیات الاعیان جلد 2 ہص 94) آپ کا لقب عسکری اس لئے زیادہ مشہور ہوا کہ آپ جس محلہ سرمن

رائے میں رہتے تھے، اسے مسکر کہا جاتا تھا اور بظاہراس کی وجہ بیتی کہ جب خلیفہ معتصم باللہ نے اس مقام پرلشکر جمع کیا تھا اور خود بھی قیام پذیر تھا تو اسے دوعسکر'' کہنے لگے۔امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ مرتوں اس علاقے میں قیام پذیر رہے ،اس وجہ سے بھی آب عسکری مشہور ہوگئے۔

ں مہورہو ہے۔ (وفیات الاعیان جلد 1 مس135)

☆ والدين:

آپ کے والدگرامی کا نام امام علی نقی رضی الله عنه تھا اور والدہ کا نام سوس تھالیکن دوسرے نام سے بھی بکاری جاتی تھی۔ (شوابدالنبوة عن 511)

المراجين ميں دنياسے بےرغبتى:

ایک دن ولی کامل حضرت بہلول دانا علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ چھ بیجے

تھیل رہے ہیں مگران کے قریب ایک حسین وجمیل بچید کھڑا ہوا ہے جوکھیل میں حصہ ہیں لے رہا۔حضرت بہلول دانا علیہ الرحمہ اس بچے کے قریب گئے

اوراس بچے سے کہنے لگے: کیا آپ اس لئے ہیں کھیل رہے کہ جو کھلونے

ان بچوں کے پاس ہیں وہ تمہارے پاس نہیں؟ آپ بہیں رہنا، میں آپ کے لئے تھلونے لے کرآتا ہوں۔ بین کراس بیارے بیچے نے کہا:اے

اللہ کے بندے! ہم کھیلنے کے لئے پیدائہیں ہوئے، ہم توعلم وعبادت کے

لئے پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت بہلول دانا نے اس بیارے بچے سے پوچھا کہتہیں کیے معلوم ہوا کہ ہم علم وعبادت کے لئے بیدا ہوئے ہیں؟ تو بچے نے قر آن مجید

فرقان حميد كي آيت تلاوت كي:

راکیننا کا ٹرجمہ: کیاتم خیال کرتے ہوکہ ہم نے تم کوعیث (بیکار) طور پر پیدا کیا ہے اورتم ہماری طرف لوٹ کرنہیں آؤگے۔

میراً بت س کر حضرت بہلول دانا علیہ الرحمہ بہت جیران ہوئے اور کہنے گئے: شہزاد ہے مجھے کوئی نصیحت سیجئے؟ توشہزاد سے نے حضرت بہلول دانا کواشعار کی صورت میں نصیحتیں کیس حتی کشیختیں کرتے کرتے ہوش

ہو گئے۔ جب افا قد ہوا تو حضرت بہلول دانانے کہا: اے شہزادے! آپ تو کم سن ہیں، آپ پر تو ابھی شرعی احکامات لا گوجمی نہیں ہوئے بھرا تناخوف خدا کیوں؟ بیس کرشہز ادے نے کہا: اے بہلول دانا! جب میری مال آگ

عدا یوں ایپ نوبر می ککڑیوں کوجلانے کے لئے پہلے جھوٹی ککڑیاں استعال کرتی جلاتی ہیں تو بڑی ککڑیوں کوجلانے کے لئے پہلے جھوٹی ککڑیاں استعال کرتی ہیں۔ میں ڈرنا ہوں کہ کہیں جہنم کے بڑے ایندھن کے لئے ہم جھوٹے اور مم سن بیچے استعال نہ کئے جائیں (بیشہزادے کون تھے؟ بیشہزادے

م من بیچ اهله مال نه سے جایں (بیسهزادیے اون سے بیسهزادیے حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنه ہے) بجین میں خوف خدا کا بیا کا کم تھا تو جوانی میں کیا کا کم موگا۔ (صواعق المحرقہ ص 205، نورالا بصارص 294)

کر روزی میں کشا دگی کرٹا:

کر روزی میں کشاد کی کرنا: حضرت مجمد بن علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر تنگ وستی كشتى نوح

چھا گئی، میرے والدنے مجھے امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کا مشورہ دیا کیونکہ امام بہت پنی ستھے۔ میں نے والدصاحب سے دریافت کیا: کیا آپ کوان کاعلم ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں میں ان سے واقف نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے آج تک ان کی زیارت کی ہے۔

واقف ہمیں ہوں اور نہ ہی میں نے آج تک ان کی زیارت کی ہے۔ چنانچہ ہم اپنے مقصد کے حصول کے لئے سفر پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ میرے والد نے مجھے راستے میں کہا: اگر امام ہمیں 500 درہم

ہو گئے۔ میرے والد نے جھے راستے میں کہا: اگر امام ہمیں 500 درہم عنایت فر مادیں تو 200 درہم کے کپڑے خریدیں گے، دوسو درہم کا باقی سامان خریدیں گے اور بقیہ سو درہم سے چھوٹی موٹی چیزیں خریدلیں گے پھر

سامان حریدیں نے اور بھیہ سو در ہم سے چھوی سوی پیزیں سرید اس سے پہر میں نے دل ہی دل میں خیال کیا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ مجھے 300 در ہم عنایت فرمادیں تو میں 100 درہم کے کپڑے، 100 درہم کا سامان اور

بقیہ 100 درہم کا گدھاخر ید کرکو ہستان چلاجاؤں گا۔ پھر جب ہم امام حسن عسکری کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے اور منہ سے کوئی بات بھی نہ کی۔ اتنے میں آپ کے غلام نے باہر آ کر کہا: علی بن

یں بسل میں میں میں ہے ہیں۔ ابراہیم اوراس کالڑ کامحمداندر آجا تیں۔ ہم نے اندرجا کر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا

جواب دے کرفر مایا: اے علی! تنہیں آج تک یہاں آنے سے کس نے رو کے رکھا؟ میرے والدنے عرض کیا: حضور! مجھے تثرم آتی تھی۔ کشتی دوح کشتی دوح پھر جب ہم باہر آئے تو آپ کا غلام ہمارے پیچھے تیجھے آیا۔اس نے

چرجب ہم ہاہرآئے تو آپ کا غلام ہمارے چھپے چھپے آیا۔اس نے ایک تھیلی جس میں 500 درہم تھے،میرے والد کو پیش کی اور کہا کہ اس میں

500 درہم ہیں۔200 درہم کپڑے کے،200 درہم اناج کے اور 100 درہم اخراجات کے لئے، پھرایک اور تھلی مجھے دیے کر کہا: اس میں 300 درہم ہیں، 100 درہم کپڑوں کے، 100 دیگر اخراجات کے اور 100

ورہم ہیں، 100 ورہم چروں ہے، 100 ویٹرا راجات ہے اور 60 درہم گدھاخریدنے کے لئے اور بہتریہ ہی ہے کہ کوہستان کی طرف نہ جانا، کسی رہے صاب ا

کسی اور جگہ چلے جانا۔ اس جگہ کی طرف اس نے اشارہ بھی کردیا۔ پھر میں اس جگہ گیا تو وہاں میرا نکاح بھی ہوااوراسی دن مجھے 2000 در ہم بھی ملے۔

(شواہدالنبو ة ص512 مطبوعة ع بك اليجنسي لا ہور) کر دل کا حال تحریر کردیا:

ہم رس کرتے۔ ایک شخص نے اپنامسکلہ دریافت کرنے کے لئے امام حسن عسکری رضی اللّٰہ عنہ کوایک خط لکھا۔ وہ کہتا ہے کہ میراخیال تھا کہ چوشھے روز کے بخار کے

، متعلق آپ سے دریافت کروں لیکن خط میں بیاکھنا بھول گیا۔ متعلق آپ سے دریافت کروں لیکن خط میں بیاکھنا بھول گیا۔ کچھ دنوں کے بعدامام نے میر سے خط کا جواب لکھ کر مجھے بھیجا، جیسے ہی

پھودلوں نے بعدامام نے میرے خط کا جواب ملھ کر بھے بھیجا، جیسے، ن میں نے خط کھولاتو اس میں لکھاتھا کہ تمہارے مسئلے کا جواب بیہ ہے اور تمہارا

یں لیے خطا تھولا تو اس ہیں تکھا تھا کہ تمہارے مسلے کا جواب بیہ ہے اور مہارا یہ بھی خیال تھا گہ چوشتھے دن کے بخار کے بارے میں دریافت کروں کیکن تم لشتئ نوح

لکھنا بھول گئے۔ بیرآ یت کسی کاغذ پر تحریر کرو: سازاد مشجه ذورو کی سرائیا

تَأْنَارُ كُونِ بَرُدًا وَسَلَمًا اورتعویذ بنا کر گلے میں ڈال دو۔ شخص ما معمد ناسان کا

وه خص کہتا ہے: میں نے ایسا ہی کیا۔الحمد للدمیر ابخار ختم ہوگیا۔ (شواہد النبوۃ ص515،مطبوعہ میں کیا۔

امام حسن عسكرى رضى الله عنه علمائة أمّت كى نظر مين: من ما من عسكرى رضى الله عنه علمائة أمّت كى نظر مين:

1 _ حضرت محمد بن طلحه شافعی علیبه الرحمه: امام حسن عسکری رضی الله عنه کے فضائل ومنا قب بلند و بالا تھے۔ رب

امام کن سری رہی المدعنہ سے تھا ک وسما دب بعد وبالا سے۔ رب تعالی نے بڑی رفعتوں سے نوازا تھا۔ آپ ایسے زندہ فضائل و کمال کے حامل منھے کہ زمانہ بھی ان کو پرانانہ کرسکااورا پنوں اورغیروں کی زبانوں سے

عان سے نیروہ نہ ن ان و پر اہا نہ رسمہ اور اہوں اور بیروں ن رہا ہوں ہے وہ فضائل فراموش نہ ہو سکے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ آ پ ہی کی نسل سے تشریف لائمیں گے۔امام مہدی رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے اور ان کے بدن کا

> مگڑا ہوں گے۔(مطالب السؤ ول ص 275) میں ماغی الکریا ہا ہے۔

2_ابن صباغ مالکی علیبدالرحمہ: امام حسن عسکری ابینے والدامام علی نقی رضی اللّٰدعنہ کے بعدامام بینے۔

ان کے فضائل ومنا قب حدسے زیادہ ہیں۔منصب امامت اور حکومت

کشتی دوح کے لئے تمام شرا لَط جیسے علم ، شجاعت ، زہد ، عقل ، عصمت اور سخاوت سب ان

میں پائی جاتی تھیں اور بہت سے نیک اعمال جو بندے کومولا کے قریب

کرتے ہیں، وہ امام حسن عسکری میں دوسرے انسانوں کی نسبت بطور کامل موجود ہتھ۔ (الفصول المہمة ،ص 195)

موجود ہتھ۔ (الفصول المہمة ،ص 195)

8 ۔ امام ابن جوزی علیہ الرحمہ:
امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ ایک زبر دست عالم اور مورد اعتماد انسان

تھے۔رب تعالیٰ نے آپ کو بے شارخوبیوں سے نوازاتھا۔ (تذکرۃ الخواص ص362)

4_امام ميهاني عليدالرحمه:

امام حسن عسکری اہل بیت سادات کے ائمہ میں سے ایک امام ہیں۔ میں نے خودان کی ایک کرامت کو دیکھا ہے اور وہ یہ ہے: 1296 ھ میں

عراق کے کردعلاقے کے ایک سفر پر گیا۔ میں اس شہر میں قاضی تھا اور اپنی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی اس شہر سے مہنگائی اور قحط کی وجہ سے ہجرت

کر کے وہاں سے بغداد جلا گیا اور میں نے کلک (کٹڑی سے بنی ہوئی کشتی کی طرح کی ایک سواری) کے ذریعے سفر کرنا شروع کیا۔ جب میری کلک شہر سامرا سریز دیک پہنچی تو میرا دل جارا کی ایام حسن عسکری سرمزاریں

شہر سامرا کے نز دیک پہنچی تو میرا دل چاہا کہ امام حسن عسکری کے مزار پر

کشتی نوح

حاضری دوں۔کلک وہاں کھڑی ہوئی اور میں زیارت کے لئے جلا گیا اور جب میں اس مزار میں داخل ہوا تو ایک ایسی روحانی حالت مجھ پرطاری ہوئی

کہولی حالت جب میں نے شہرموسل میں حضرت یونس علیہ السلام (کے مزار کی زیارت) کی تھی تو مجھ پر طاری ہوئی تھی ادر بیرامام حسن عسکری کی

طرف سے ایک کرامت تھی پھراسی روحانی حالت کے ساتھ میں نے امام کے حرم میں قرآن کی تلاوت کی ، دعا مانگی اور پھر وہاں سے اپنی کلک کے ياس چلا گيا۔ (جامع كرامات الاولياء، جلد 2، ص 21)

5_خيرالدين زركلي:

ا مام حسن عسکری رضی الله عنه ائمه اہل بیت میں گیار ہویں امام ہیں۔

مدینہ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ عراق تشریف لے آئے۔ آپائے آباؤا جداد کی طرح نیک سیرت متقی اور عابدانسان تھے۔

(الاعلام جلد 2، ص 200)

﴿ وصال: 260ھ جمعہ کے دن آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے والدامام علی نقی رضی

الله عنه کے پہلوسرمن رائے میں فن کیا گیا۔ (شواہدالنبو قص511) آپ کے دصال کی خبر سنتے ہی بور ہے سامرہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔لوگ

كشائ نوح

زاروقطار روتے رہے، پوراشہرسوگ میں ڈوب گیا۔ تمام کاروبار بند کردیا

گیا اور لا تعدا دلوگ جنازے میں شرکت کے لئے دیوانہ وار دوڑنے لگے،

بورے شہر میں قیامت کا سال تھا۔ (نور الابصارص 297) رب تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فر مائے اور آپ کے فیوض و برکات

سے ہم سب کو مالا مال فر مائے۔ آمین

اہلیب اطہار رضوان اللہ میں اجمعین کے بار ہویں آمام

حضرت امام مهرری رضی الله عنه اللہ تعالیٰ نے اپنے ہندوں کی ہدایت کے لئے انبیاء اور رُسل علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا تا کہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہدایت کے نور کی طرف

لائیں۔حضرت آ دم علیہ السلام سے کیکر نبی باک علیہ تک اور آپ علیہ اللہ علیہ کے اور آپ علیہ کے اسلام کے بعد سے ال

میں بیسلسلہ جاری ہے اور شبح قیامت تک جاری رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی لا دین اہلیسی قو توں نے اہل حق کے

راستے میں فسادولا دینیت کا محاذ کھولاتو انہی خاصانِ خدانے تن کا پرچم بلند کیا اوراس پرچم کی سربلندی کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

وفت گزرتار ہا،خاصانِ خدااسلام کا تحفظ کرتے رہے، پھرایک وفت وہ بھی آئے گا کہ کا ئنات میں شیطانی تو توں کا دور دورہ ہوگا،حق اور باطل میں

امٹیاز مشکل ہوجائے گا۔مسلمانوں کو چن چن کرفتل کیا جائے گا، زمین مسلمانوں پرتنگ کردی جائے گی، کفارمتحد ہوکرمسلمانوں پرخوب ظلم وستم

کریں گے، فتنے عام ہوجا نمیں گے۔ایسے پرآشوب دور میں ہرمسلمان رو روگرا پنے رب کی بارگاہ میں دعا کریں گے کہا ہے مالک دمولا!کسی مددگارکو بھیجے جہمیں اس ظلم سونسل میں دار سے مال کسی میں اوال د فاطر میں سول

جھیج جوہمیں اس ظلم سے نجات ولائے ،ایسے میں اولا دِ فاطمہ میں سے ایک شہزادہ ببیرا ہوگا، جسے دنیاامام مہدی رضی اللّٰدعنہ کے نام سے بکارے گی۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق شیعہ فرقے کا بیعقیدہ ہے کہ وہ پیدا حکے ہیں ،کسی غار میں بیٹھے ہیں ، اجا نک ظہور فر مائیس گے۔ ہم اہلسنت

ہو چکے ہیں ۔ کسی غار میں ہیٹھے ہیں ، اچا نک ظہور فر ما نمیں گے۔ ہم اہلسنت وجماعت کا بیعقبیرہ ہے کہوہ مدینہ منورہ میں پبیرا ہوں گے اور چالیس سال

وجماعت کا بیعقیدہ ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور چالیس سال کی عمر میں ان کا ظہور ہوگا ، خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اولیاء اللہ انہیں مہالہ کیں سگ

اِن کیں گئے۔ وہ کیا کام سرانجام دیں گے؟ وہ کون سا انقلاب بریا کریں گے؟

ا حادیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کیا نشانیاں بتائی گئی ہیں؟ وہ تمام آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تا کہ آپ کے ایمان میں تازگی

ما ۱۲ پ ق حد حف من میں طرقا ہوں ما کہا پ سے ایماق میں مار راہو۔

کر دنیا کے پانچویں بادشاہ: ماہ ہیں میں میں میں میں دور میں دور میں

القرآن: وَ يَسْئَلُونَكَ عَنَ ذِي الْقَرْنَيْنِ-قُلَ سَأَتُلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا

ترجمہ: اور تم میں سے ڈوالقرنین کے (بارے) میں پوچھتے ہیں تو فرماؤ، میں تہہیں اس کا مذکورہ پڑھ کرسنا تا ہوں۔(سورہُ کہف،آیت 83) مفسر قرآن مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن

رہ رہ ہیں ہیں ہیں ہوروں پر صورت مہر اور آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے۔ یہ حضرت خضرعلیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں ، انہوں نے اسکندر ہیہ

بنا یا اوراس کا نام اپنے نام پررکھا۔حضرت خضرعلیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب لواء منتھے۔ دنیا میں ایسے جار بادشاہ ہوئے ہیں جو بوری دنیا پر

صاحب لواء منظے۔ دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو پوری دنیا ، حکمران منھے۔دومومن اوردو کا فرتھے۔

ممران سے۔دو یو ن اوردوہ سرسے۔ مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو کا فرنمرود اور بخت نصر نصے اور عنقریب ایک یا نجویں بادشاہ اس امت میں ہونے

والے ہیں جن کا نام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کی حکومت پوری دنیا پرہوگی۔

محمد بن علی سے روایت ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو کہ زمین وآسان کی پیدائش سے لے کراب

تشانیاں این طاہر ہموں می جو لہ زین وا سمان می پیدا کی سے لیے کر اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ پہلی رہے کہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاندگر ہن ہوگا اور دوسری رہے کہ (اسی ماہ کے) نصف میں سورج کو بھی گر ہن لگے گا۔

ہوہ اور دومنری میہ کہ رائی ماہ ہے) تصف ہیں صورت تو بی تر ہن سے ہ۔ جب سے رب نعالی نے زمین وآ سان پیدا فر مائے ہیں، چا ندسورج کواس طرح کا گرہن بھی نہیں لگا۔

2_الفتن میں صفحہ نمبر 299 پر حدیث 64 نعیم بن حمادُ فقل کرتے ہیں گہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فر ما یا۔ امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک ستارہ نکلےگا۔وہ ایساستارہ ہے جومشرق سے نکلے گا اورز مین والوں کے لئے الیی روشنی کرے گا جیسے چودھویں رات کے جاند کی روشنی ہوتی ہے۔

ہیں کہ رسول اللہ علی نے فرمایا: ذوالقعدہ میں قبائل آپس میں گروہ بندیاں کریں گے اوراسی سال جا جی لوٹ مارکریں گے۔منیٰ میں گھسان کی لڑائی ہوگی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے اور خون عقبہ جمرہ پر بہہ

3_الفتن حدیث 986ص 341 جلداول پرنعیم بن حماد قل کرتے

جائیں گے۔ جنگ کرنے والے بھاگ جائیں گے، پھرایک شخص کورکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے درمیان لا یا جائے گا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی

الفتن ص333-334 پرنعیم بن جماد پہلی جلد پرنقل کرتے ہیں کہ

مطرالوراق فرمات ببین کهامام مهدی رضی الله عنه کاظهوراس وفت تک نهیس ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کا اعلانیہ انکارنہ کیا جانے لگے۔ مولاعلی شیر خدا وجہ الکریم فر مانے ہیں: امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور

اس وفت تک نہیں ہوگا جب تک مسلمان ایک نہائی قتل نہ کئے جا تیں ، ایک تنہائی مرنہ جائیں اور ایک تنہائی باقی نہرہ جائیں۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہیڈ کوارٹر: حضرت ابوالدرداء رضی الله عنه سے روایت ہے که رسول الله علیہ

کشتی دوح منظم سر شره این مین داد مای در مین سر

نے فرمایا: جنگ عظیم کے وفت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب ''الغوط'' کے مقام پر ہوگا (ریب ''الغوط'' کے مقام پر ہوگا

سهروں یں سب سے اضطے سہرد کی تے سریب العوظہ کے مقام پر ہوہ (ابوداؤد کتاب الملاحم، (مترجم) جلد 3، ص 312، حدیث 894، مطبوعہ فرید بک)

قرید بک) الغوطہ شام کے دارالحکومت دمشق سے مشرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلومیٹر ہے۔ یہاں کا موسم عموماً گرم اور خشک رہتا ہے، یہاں پانی اور

احادیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر 1۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ اہلیبت میں سے ہول گے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فر مایا: دنیااس وفت تک ختم نہ ہوگی، یہاں تک کہ میرے اہل بیت (اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میر ہے

بیت (اولاد) میں سے ایک ک طرب کا بادشاہ ہوجائے ۔ ل کا ماہم میر سے نام (لیعنی محمد علیلیہ) کے مطابق ہوگا۔

روب (ترمذی کتاب الفتن ،صدیث2230)

انصاف سے بھردیں گے:

تغالیٰ اسی دن کو دراز فر ما دے گاتا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا

فر مائے، جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔

3_امام مهدى رضى الله عنه كانوراني چېره:

كه رسول الله عليلية نے فرمايا: مهدى مجھ سے ہوگا (يعنى ميرى نسل سے

ہوگا)اس کا چېره خوب نورانی ، چیک داراور نا کستواں وبلند ہوگی۔زمین کو

عدل وانصاف سے بھر دے گاجس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی

(مطلب بیرکه مهدی رضی الله عنه کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم زیادتی کی

(ابوداؤُ دحديث نمبر 4285)

حكمرانی ہوگی اورعدل وانصاف كانام ونشان تك نه ہوگا۔)

حدیث شریف = حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے

(ابوداؤد، كتاب المهدى، حديث 4282)

ہے۔رسول اللہ علیسے نے فر مایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی یجے گا تواللہ

حدیث شریف = حضرت عبدالله این مسعود رضی الله عنه سے روایت

2_امام مهدى رضى الله عنه زيمين كو

4۔امام مہدی رضی اللہ عنہ کب آئیں گے؟

متندرک للحا کم مع تعلیقات الذہبی میں ہے کہ مولاعلی شیر خدارضی اللہ

عنہ سے منقول ہے کہ آخری زمانے میں فتنے ہریا ہوں گے اورلوگ ان میں

سے اس طرح حجیث جائیں گےجس طرح سونا کان میں جھانٹا جاتا ہے۔

پستم اہل شام کو برامت کہو، البتہ جولوگ ان میں برے ہیں، ان کو برا کہو۔ ان میں اولیاءاللہ بھی ہیں۔عنقریب ان پرآسان سے سیلا ب آئے گاجوان

کی جمعیت غرق کردے گا (وہ اتنے کمزور ہوجائیں گے کہ اگر ان پر

لومر یاں بھی حملہ کریں تو وہ بھی ان پرغالب آ جائیں گی۔) ایسے وقت میں میرے اہل بیت سے ایک شخص نتین حجنڈ ول کے ساتھ

آئے گا۔ان کے شکر کی تعداد کا اندازہ زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزاراور کم سے

تم بارہ ہزارلگا یا جائے گا۔ان میں علامتی لفظ اُمّت اُمّت ہوگا۔وہ ساٹھ

جھنڈوں پرمشتل فوج سے مقابلہ کریں گے جن میں ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والاحکومت کا طلب گار ہوگا۔رب تعالیٰ ان سب کو ہلاک کردے گا

اورمسلمانوں کے تفرقہ کومٹا کران کے اندرالفت بھر دیے گا اوران کوخوشحالی سے سرفرا زفر مائے گا۔

5۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت: حدیث شریف = حضرت ام سلمه رضی الله عنها روایت کرتی ہیں که رسول الله علی فی الله عندی است کے ایک شخص مہدی (رضی الله عنه) سے رکن حجر اسوداور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدرگی تعداد کے شل 313

افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاءاللہ اورشام کے ابدال آئیں گے۔ بیعت خلافت کی خبرمشہور ہوجانے

اولیاءالتداور شام کے ابدال آئیں کے۔ بیعت خلافت کی حبر سہور ہوجائے پراس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک کشکر شام سے روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ کشکر جب مکہ مدینہ کے درمیان بیداء میں پہنچے گا تو زمین کے اندر دھنسا دیا

مسترجب مله مدینه کے درمیان بیداء بیل پہنچ کا تو زین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (متدرک للحائم) جائے گا۔ (متدرک للحائم) 6۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی مدیت کتنے برس ہوگی؟

کا۔امام مہر کی رسی القد عندی مدت سینے برش ہوی؟ حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: میری اُمّت میں سے ایک مہدی ہوگا (اس کی

مدت خلافت) اگر کم ہوئی توسات یا آٹھ یا نوسال ہوگی۔میری اُمّت اس کے زمانہ میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحالی اسے بھی نہ ملی ہوگی۔ آسان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام

پیدادارکوا گادیے گی، ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کریے تو مہدی کہیں گے(اپنی حسب خواہش مال خزانہ میں سے جاکر) خود لےلو۔ (اپنی حسب خواہش مال خزانہ میں سے جاکر) خود لےلو۔

(مجمع الزوائد، جلد 7، ص 317)

گے۔(ابن ماجۂ حدیث 4084)

الله علی نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ (کالے)

پر چہوں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھوتو اس میں ضرور شامل ہوجا نا۔اگر جیہ

برف پر گھسٹ کرآنا پڑے کیونکہ اس میں اللد تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں

8_امام مهدى رضى الله عنه مكة المكرمه مين:

ارشادنقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وفت (نئے خلیفہ کے انتخاب

پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا۔ایک شخص (یعنی مہدی) اس

خیال سے کہ (کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں

گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود مقام ابرا ہیم کے درمیان ان

ہے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو

ملک شام سے ایک شکران سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے

سے پہلے ہی) مکہومدینہ کے درمیان ہیداء (چیٹیل میدان) میں زمین کے

اندر دھنسادیا جائے گا (اس عبرت خبز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور

حديث شريف = حضرت ام سلمه رضى الله عنها، رسول الله عليه كا

7 _خراسان کی طرف سے آئے والا قافلہ:

حدیث شریف = حضرت ثوبان رضی الله عنه سے مروی ہے که رسول

عراق کے اولیاءاللہ آکر آپ سے بیعت (خلافت) کریں گے۔

بعدازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب

میں ہوگی ،خلیفہ مہدی اور ان کے ساتھیوں اور مددگاروں سے جنگ کے

لئے ایک نشکر بھیجے گا۔ بیالوگ اس حملہ آور نشکر پر غالب ہول گے۔ یہی

(جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے، اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فنخ و کا مرانی کے بعد) خلیفہ مہدی حضرت

دادودہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی کی سنت پر چلائیں گے اور مکمل

طور پراسلام کاغلبہ و حکمر انی ہوگی) بحالت خلافت مہدی دنیا میں سات سال

اور دوسری روایات کے اعتبار سے 9 سال رہ کرفوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جناز ہ ادا کریں گے۔

(ابوداؤد كتاب المهدى حديث نمبر 4286)

9_مسلمانوں میں قبل عام:

امام جلال الدين سيوطي عليه الرحمه الحاوي للفتا وي جلد 2 كے صفحه نمبر 76 برنقل فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ انہوں نے فرمایا کہلوگ اکھٹے جج (ادا) کریں گے اور بغیرامام کے عرفات میں اکھٹے ہوں گے۔ پس منی میں ان کے نزول کے دوران ایک فتنهانہیں کتے کی طرح دبوج لے گا (جس کی وجہ سے مختلف) قبائل ایک یہاں تک کہ گھاٹی خون سے بہنے لگے گی (اس گھبراہٹ کے عالم میں) وہ سب سے بہتر ہستی کی پناہ لینے کے لئے ان کی ہارگاہ میں حاضر ہول گے جبکہ وہ کعبۃ اللہ سے اپنا چہرہ لگائے رور ہے ہول گے، گو یا میں ان کے آئسود مکھ رہاوں۔
رہا ہوں۔

پس وہ ان کی خدمت میں عرض کریں گے، آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تا کہ ہم آپ کی بیعت کریں۔وہ فر مائیں گے، تم پرافسوس تم نے کتنے ہی عہد تو ڑے ہیں اور کتنے ہی خون بہائے ہیں، پس وہ مجبوراً ان کی بیعت

قبول فرمائیں گے۔اگرتم اس ہستی کو پالوتو ان کی بیعت کرنا کیونکہ وہ زمین میں مہدی ہوں گے اور آسان میں بھی مہدی ہوں گے۔ میں مہدی ہوں کے اور آسان میں بھی مہدی ہوں گے۔

10 _ امام مہدی رضی اللہ عندا مامت فرما تمیں گے: حدیث شریف = حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ کوفر ماتے ہوئے سنا: میری اُمّت میں سے

سے ہیں ہے ورق ہیں ہے گئے کا میاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ ایک جماعت قیام تن کے لئے کا میاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابررضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ان مبارک کلمات کے بعد آپ علیہ نے فرمایا: آخر میں عیلی ابن مریم علیہ السلام آسان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر (مہدی) ان سے عرض کرے گا،تشریف لائے ہمیں نماز گروں گا۔ تمہارا بعض، بعض پر امیر ہے (بعنی حضرت عیسی اس وقت امامت سے انکار فر مادیں گے) اس فضیلت و ہزرگی کی بناء پر جورب تعالی نے اس اُمّت کوعطا کی ہے۔
نے اس اُمّت کوعطا کی ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث نمبر 242)

کم تمام احادیث سے نتیجہ: تمام احادیث سے بہتیجہ نکلا کہ: 1۔حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ قرب قیامت میں تشریف لائیں

ے۔ 2۔ آپ رضی اللّٰدعنہ پیدا ہول گے سادات گھرانے میں اور پھراپنے

۔۔، پ اوط اہر فر مائیں گے۔ آپ کوظا ہر فر مائیں گے۔ 3۔حضرت امام مہدی رضی اللّٰدعنہ اس وفت تشریف لائیں گے جب

پوری دنیا میں مسلمانوں کوسخت سے سخت ظلم وستم کا نشانہ بنا یا جارہا ہوگا۔ 4۔حضرت امام مہدی رضی اللّٰہ عنه مسلمانوں کی قوت کومضبوط کریں گےاورز مین کوعدل سے بھر دیں گے۔

، اور ر ..ن بوعد ں سے بھر دیں ہے۔ 5۔ ہزاروں لوگ آپ کے ہاتھ پر ببعث کریں گے۔ 6۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ تقریبا 9 سال میں ایک صدی سے بھی بڑھ كشتئ نوح

كرگام انجام دس گے۔

7۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور مکۃ المکرمہ میں حجر اسود کے قریب

ہوگا۔ 8 - نبی باک علی نے اپنی اُمت کو علم دیا کہ اگرتم مہدی کو باؤتوان

کی بیعت کرنااوران کی مدد کرنا۔

اہل سنت کے لئے سب سے بڑاخطرہ

حالات حاضرہ میں عقائدا ہل سنت کے تحفظ کے لئے ہمیں اس حقیقت کا ادراک بھی از حد ضروری ہے کہ ہمارے لئے سب سے زیادہ خطرناک

کون سافرقہ ہے؟ تا کہ باقی سب فرقۂ باطلہ سے بچاؤ کے ساتھ ساتھ اس فرقہ سے بچاؤ کازیادہ اہتمام کیا جاسکے۔

1 عظیم تا بعی حضرت امام عامر شعبی علیه الرحمه فرماتے ہیں: میں نے تمام بدعقیدہ لوگوں کا جائزہ لیا تو میں اس نتیج پر پہنچا کہ

یں سے ہم ہم ہد سیدہ ووں ہ جا رہ میا و بین ہیں۔ روافض (شیعہ) سے بڑھ کر کوئی قوم بری نہیں ہے۔اگر بیرجانوروں میں معرب تاتا گی جو میں تاریخ میں معرب سے تاتا گی سے مشاہ

ہوتے تو گدھے ہوتے اور پرندوں میں ہوتے تو گدھ کے مشابہہ وہ پرندے ہوتے جوگندگی اور فریب دینے میں بہت مشہور ہے۔ان کا طریقہ

واردات یہود جبیبا ہے۔ بلکہ ایک بات میں یہودونصاری ان پرفو قیت رکھتے ہیں۔ یہود سے بو جھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے اچھے کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے اصحاب۔

نصاری سے پوچھا گیا: تمہاری ملت کےسب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو منہ منہ منہ معلم اللہ کے معلم اللہ میں معرف کھی جہاں

انہوں نے کہا: حضرت علیمی بن مریم علیہاالسلام کے حواریین (مخلص صحابی)

کشتی دوح روافض سے بوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے برے لوگ کون سے

ہیں؟ توانہوں نے کہا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) حضرت محمصطفی علیہ کے اصحاب۔ اصحاب۔ (اعتقادا بی عبداللہ زبیری الشافعی متوفی 318 ھے شمن الجامع فی عقائدو رسائل اہل السنة ،صفح نمبر 778 ، دارا منہج ریاض)

2_شرح اصول العقائدا بل السندمين

مصنف عليه الرحمه لكصتے ہيں: ترجمہ: اور بير كه بے شك روافض كاطر يقه حقيقت ميں يہود كاطر يقه ہے۔

یہود نے کہا کہ ملک اور بادشاہی آل داؤد علیہ السلام میں ہے اور روافض (شیعوں) نے کہا کہ امارت اور خلافت آل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں ہےاور یہودنے کہا کم سے دجال کے آنے تک کوئی جہاد فی سبیل الٹنہیں یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسان سے نازل ہونے کے وفت تک کوئی

یا مسرت میں مدیدا مسل سے اسمان سے ہاری اوسے سے دست میں رسی جہاد فی مبیل اللہ نہیں ہے۔روافض نے بھی یہی کہا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آئے تک کوئی جہاد نہیں چرمنا دی آسان سے ندا دیے گا۔

یہودنمازمغرب کوستاروں کے طلوع ہونے تک موخر کرتے ہیں اوراسی طرح روافض بھی نمازمغرب کوستاروں کے طلوع ہونے تک موخر کرتے ہیں۔

رسول الله علیسته کی حدیث یاک ہے کہ میری امت ہمیشہ فطرت پیہ

قائم رہے گی جب تک ستاروں کا طلوع ہونا موخزنہیں کریں گے۔

ترجمہ: اور پہود قبلہ ہے کچھ پھرجاتے ہیں اوراسی طرح روافض بھی قبلہ

سے کچھ پھر جاتے ہیں اور یہود کپڑوں کا سدل کرتے ہیں۔ اس ظرح

روافض بھی کپڑوں کا سدل کرتے ہیں۔رسول اکرم علیہ ایک آ دمی کے

یاس سے گزرے تو اس نے اپنے کپڑے کا سدل کیا ہوا تھا تو رسول

الله عليلة نے اس کومیض پہنادی۔ یہود نے تورات میں تحریف کی اوراسی

طرح روافض نے بھی قرآن میں تحریف کی ، یہود کے نز دیک تنین طلاقیں

وا قع نہیں ہوتی۔اسی طرح روافض کے نز دیک بھی تین طلاقیں واقع نہیں

ہوتیں اور یہودعورتوں پر عدت خیال نہیں کرتے۔اسی طرح روافض بھی عورتوں پرعدت کوشار ہیں کرتے۔

یہودحضرت جبرائیل علیہالسلام سے بغض رکھتے ہیں اوروہ کہتے ہیں کہ

فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمارے شمن ہیں۔ اسی طرح روافض بھی کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام غلطی سے وحی حضرت

محمد علیہ کی طرف لے گئے تھے۔

یہودونصاری دو عادات کے لحاظ سے روافض پر فضیلت رکھتے ہیں۔ یهود سے سوال کیا گیا کہ تمہاری ملت میں بہترین کون لوگ ہیں؟ تو انہوں

نے کہا: حضرت مولیٰ علیہ السلام کے اصحاب سب سے بہتر ہیں۔ اور روافض سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے برے لوگ

اور رواص سے پوچھا کیا کہ تمہاری ملت میں سب سے برے لوک کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا (معاذ اللہ) وہ حضرت محمد علیہ کے اصحاب ہیں۔

ہیں۔ اور نصاری سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے اچھے لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب ویا کہ وہ حضرت علیلی علیہ السلام کے حواری اور

عاب ہیں۔ عاب ہیں۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنة والجماعة ، ماروی فی مخازی الروافض صفحہ

نمبر 1552-1550 ، دارطیبہ بیروت) اور روافض سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت میں سب سے برے لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ حضرت محمد علیت کے حواری اور

اصحاب ہیں، حالانکہ ان کے استعفار کا تھم دیا گیا تھالیکن شیعوں نے ان کو گالیاں دیں۔(معاذاللہ) 5۔مجد دالف ٹانی حضرت شیخ احمد سر ہندی فاروقی

قدہ سرہ العزیز فرماتے ہیں: قدہ سرہ العزیز فرماتے ہیں: بدعتی کی صحبت کا فساد (واضح) کا فرکی صحبت کے فسادے نے یادہ ہے اور کشائی نوح برعتیوں کے تمام فرقوں سے برترین وہ گروہ (شیعہ) ہے جو رسول

اكرم علي يحصابه سے بغض ركھتے ہيں۔ (مكتوبات امام ربانی، جلداول،

حصەدفىر ،صفحەنمبر 28 ، مكتبەاحدىيەمجەد بىر)

6۔ امام ابن حجر بینتی مکی رحمته الله علیہ نے دین اسلام پر روافض کے خطرات بیان کرتے ہوئے لکھا: بلکہ روافض دین مصطفی علیہ کے لئے یہودنصاری اور تمام باطل فرقوں سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ نمبر 69، دارالکتب العلمیہ

7۔ حضرت قاضی ابوبکر یا قلانی کہتے ہیں: روافض کی مذکورہ کارروائیوں میں وہ سازش ہے جس میں سرے سے دین اسلام کو باطل کرنا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ،صفح نمبر 69، دارالکتب العلمیہ بیروت) اہل سنت و جماعت پررفض کے

تیزنزین جملول کے اسباب قارئین کرام! فتندروافض جوا کابرین امت کی رائے کے مطابق تمام درگا ہوں ، آستانوں اور بڑے بڑے مدارس میں گہری حد تک ہو چکی ہے اور مسلک اہل سنت پر اس کے حملے بہت تیز ہو چکے ہیں۔ اس کے کئی اسباب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ 01_فنندروافض كى تناه كاربول سے بے خبرى:

آج اہل سنت و جماعت کے لئے سب سے بڑھ کر پریشان کن

صورت حال بیہ ہے کہ فتنہ روافض کے خطرات اور تباہ کن کاریوں کواپنے لئے نقصان ده سمجھا ہی نہیں جارہا۔ جب کوئی شخص کسی چیز کوایئے لئے خطرناک اورنقصان دہ سمجھے تواگر چہوہ کمزور ہی کیوں نہ ہو، اس کے اندراس خطرناک

چیز سے اپنے آپ کو بچانے کا ایک جذبہ ابھرتا رہتا ہے۔لیکن جب ایک چیز جونفس الامر میں توکسی لئے نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہومگر وہ اسے

ا پنے لئے خطرناک اور نقصان دہ نہ سمجھے تو طاقتور ہونے کے باوجود بھی وہ ا ہے آ پ کواس نقصان دہ چیز سے نہیں ہجا سکتا۔اگر اہل سنت و جماعت،

فتنهروافض كواينے لئے فتنه خوارج يا فتنه نواصب وغيره جتنا بھی خطرنا ک سجھتے ہوتے تومسلکی صورت حال اتنی ابتر نہ ہوتی جتنی کہ اب ہو چکی ہے۔ چنانچیہ

ہمیں اہل سنت و جماعت کوفتنہ روافض سے بچانے کے لئے بھر پور منظم اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

2_فتنه روافض اوراہل سنت کے درمیان

بعض وجوه سے مشابہت مجھنا:

بی غلط نہی بوں پھیلائی جاتی ہے کہ روافض بھی اہل ہیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم بھی اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم سے

محبت کرتے ہیں لہذا ہم ایک ہیں یا فرق ہے تومعمولی ہے، یابیہ جملہ بول کر

کہنے والے ہیں'' روافض کو اہل سنت کے لئے نقصان دہ قرار نہیں دیا جاتا

ہے حالانکہ بیروش بہت ہی خطرناک ہے۔

3 يعض مشتر كه الفاظ اورمشتر كه اصطلاحات كااستعال: اہل سنت و جماعت کی آباد پول کی سرحدیں بہت سے مقامات پر

روافض کی سرحدوں سے ملی ہوئی ہیں اور ہمارے ماحول میں بہت سے الفاظ مشتركه بولے جاتے ہیں۔مثلا: نبوت،معصومیت، اہل بیت، ولی،مولا،

ولايت تطهير، امامت، ائمه ابل بيت اطهار رضى الله تعالى عنهم ، محبت ابل بيت رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ ۔ ان میں ہے بعض کے معانی میں کفراوراسلام سا

فرق ہے۔ بیغنی جومعنی روافض کے نز دیک لیا جار ہاہے، ہمارے نز دیک وہ

كشائي دوح كشائي دوح كان المن المن المنافع المن

کفریہ قرار باتا ہے۔ بیمشنز کہ الفاظ روافض کو اپنی زہر ملی تبلیغ کرنے میں بڑا فائدہ دیتے ہیں۔ اسٹیجول پر روافضل انہی الفاظ کے ذریعے اہل سنت کو شکار کرتے ہیں۔ بیالفاظ بول کرروافض والے معنی کا تاثر پیدا کیا جاتا ہے۔

شکارکرتے ہیں۔ بیدالفاظ بول کرروافض والے معنی کا تاثر پیدا کیا جا تا ہے۔ اس طرح سننے والے اگر چپروہ اہل سنت ہوں ، رفنۃ رفنۃ انہی معانی کے قائل میں استرید کے عدر فضرق میں برید سیاں میں میں علی ضی روہ تریال میں

ہوجاتے ہیں جوعین رفض قرار پائے ہیں۔ولایت مولاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ سن کرسنی مجل اٹھتا ہے اور ولایت سے مراد وہ وصف لیتا ہے جواللہ

تعالیٰ عنہ کی خلافت بلافصل مراد لے رہا ہوتا ہے۔ چاد رِنظہیر سے تن طہارت پر علاستان سے فضر سے بریاں معہد سے اسا

کا اعلیٰ مقام مراد لیتا ہے، جبکہ رافضی اس کا مطلب معصومیت لے رہا ہوتا ہے۔مشکل میہ ہے کہ اہل سنت کے ماحول میں ان الفاظ پر نہ یا بندی لگائی

جاسکتی ہے اور نہ انہیں رد کیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف جومطلب فریق مخالف لے رہاہے، نہاسے قبول کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کی کھلی چھٹی دی

جاسکتی ہے۔ ایک سمپری کے عالم میں مسلک اہل سنت کو کچلا جارہا ہے۔ 4۔ فضائل محبت اہل بیت کے ساتھ محبت اہل بیت کی

صحت کی نثرا کط (رضی الله عنهم) کی طرف تو جہنہ دیا: روافض کی تبلیغ میں جوظلم کیا جارہا ہے، وہ تو اپنی جگہ مگر اہل سنت و جماعت کے اسٹیجوں پرسالہا سال سے محبت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کے فضائل تو بیان کئے گئے مگر اس کی شرا کط بیان نہیں کی تُنیں۔الاما

شاءاللد۔فضائل جتنے بھی بیان کئے جائیں ،اصل معاملہ تو ریہ ہے کہ بیرمحبت

اللّٰد تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوجائے ، وہ تب ہوگی جب محبت اہل بیت

اطهار رضى الله تعالى عنهم كي شرا يُطبحي معلوم هوب اورانهيس ملحوظ خاطر بھي ركھا

جائے۔اگرصرف فضائل نماز ہی موضوع رہے گمرطر یقنہ نماز اور شرا کط وغیرہ

کا بیان نہ ہوتو پھرنماز کی قبولیت کی تو قع کیسے کی جاسکتی ہے؟ شرا کط کے بغیر

محبت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم کا کاروبار روافض کرتے آ رہے

ہیں۔اگر شرا نط کو اجا گر کیا جائے تو محب اہل ہیت رضی اللہ تعالی عنہم کے

دعویٰ میں رواقض کا جھوٹ بے نقاب ہو تا ہے۔انہوں نے قوم کوالیبی ڈگریر

چلا یا کہ جس میں صرف محبت اہل ہیت رضی اللہ تعالی عنہم کے فضائل ہوں،

شرا ئط کا تصور ہی نہ ہوتا کہان کا حجموٹ بے نقاب نہ ہو۔ اہل سنت کے اکثر

خطیب بھی اس سے متاثر ہوئے۔ زندگی بھر محبت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ

عنہم کی شرا کط کا موضوع تبھی زبان پہلاہی نہ سکے۔ یا درہے کہ جیسے رفض

کے حملوں سے بچاؤ کے لئے محبت اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کی شرا نطاکو پیش

نظررکھنا ضروری ہے، ایسے ہی خوارج اور نواصب کے حملوں سے بچاؤ کے

کئے محبت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی شرا ئط کو پیش نظرر کھنا بھی ضروری ہے۔

5_روافض کومحبت اہل بیت رضی اللّٰد تعالیٰ عنہم کےسلسلہ

ميں معيار ماننا:

سنی ہونامحب اہل ہیت ہونا ہے۔ اہل سنت کے عوام پر بیرواضح ہی نہیں کیا گیا کہ رفض محبت اہل ہیت کا نام نہیں بلکہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہم

سے بیزاری کا نام ہے۔روافض جن کے ہاں محبت اہل بیت کی شرا ئط مفقو د ہونے کی وجہ سے فریضہ محبت ادا ہی نہیں ہوتا، کچھ لوگ انہیں قابل رشک

ہونے کی وجہ سے سریصہ حبت ادامی میں ہوں، چھوٹ ایس کا سریت ہوئے۔ نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ان کی نقل اتار نے کومحبت اہل ہیت ہمجھتے ہیں اور احساس کمتری کاشکار ہوکر ان کی پیروی میں اپنے آپ کومحب اہل ہیت رضی

اللّٰدنعالیٰ عنهم ثابت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔حقیقت بیہے کہ روافض کومحب اہل ہیت رضی اللّٰم عنهم سمجھنا یا بیان کرنا یا ان کی خود ساختہ محبت اہل

کو محب اہل بیت رہی اللہ ہم جھٹا یا بیان کرنا یا ان می مودسا حقہ عبت اس بیت رضی اللہ نعالی عنہم پہرشک کرنا یا ان کے طور طریقے کی پیروی کرنا ہیہ خود بخو دمسلک اہل سنت کو رفض کے حملوں کی زد میں رکھنے کے مترادف

ہے۔ باور ہے کہ ہمارانعرہ بیزہیں ہونا چاہئے کہ ''ہم بھی محب اہل ہیت رضی اللّٰد تعالیٰ عنہم ہیں'' ہمارانعرہ اور ہماراشعار بیہونا چاہئے کہ ''ہم ہی محب اہل

بیت رضی الله نهم ہیں''جوایک دعویٰ بھی ہے اور ایک نفس الامری حقیقت بھی

حضرت مجد دالف ثانی رحمته الله علیه فرماتے ہیں:

اہل سنت و جماعت کا گناہ بہی ہے کہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت کے ساتھ رسول اکرم علیہ کے تعظیم و

عبت سے ساتھ رسوں اسرم علیہ سے ممام سحابہ مرام رہی اللہ ہم ی میم و تو قیر بھی کرتے ہیں۔(مکتوبات امام ربانی ،جلد 2،حصہ ششم، دفتر دوم ،صفحہ نمبر 78،مکتبہ احمد ریہ مجدد ریہ کراچی)

6_دا تا در بار کا بورڈ لگا کرگا مے شاہ سوار یا ل

ا تارنے والے سہولت کا روں کا کردار:

مسلک اہل سنت کو بہت زیادہ نقصان ایسے پیروں اورمولو ہوں سے پہنچ رہاہے جن کے دومنہ ہیں۔ایک چہرے سے اہل سنت و جماعت کو باور

کراتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم تمہارے محافظ ہیں۔ یوں وہ سادہ لوح اہل سنت کو شکار کرکے اپنے دوسرے چہرے کے ساتھ انہیں

ساوہ ہوں اس ست و سہ ر سرے اپ دوسرے پہرے سے سا طرا میں روافض کے کیمپ میں پہنچانے کا کردار ادا کررہے ہیں۔اگر مبینہ روافض

انہی اہل سنت کوشکار کرنا چاہتے تو بیرکافی حد تک اپنے آپ کوان سے محفوظ کر لیتے ہیں۔گرید ڈبل چہروں والے پیراورمولوی اہل سنت کوورغلا کررفض میں دھکیل ریے ہیں۔ میں دھکیل رہے ہیں۔

بعض جگه بعض پیروں اور بعض سادات کرام کاایسااحتر ام جو که قر آن و سنت سے متصادم ہونے کی وجہ سے غیر شرعی ہے، وہ بھی سنیت کی کشتی

ڈ بونے کا باعث بنا ہے۔ کچھ نام نہا دعلماء کے کردار کی وجہ سے چلتے چلتے

دلیل و ہر ہان کواتنا نظرا نداز کر دیا گیا کہ اہل سنت و جماعت کے جوعقا نکد

کتابوں میں تھے، جوآج خطابوں میں ہیں،ان میں بڑا فرق واضح ہو چکا

ہے۔ یہاں تک کہ جوبھی روافض کا مذہب تھاء آج وہ بعض جگہ پراہل سنت

كامذ هب قرار ديا جاچكا ہے اور جواصل ميں اہل سنت و جماعت كامذ ہب تھا،

8 _ مالی وسائل کے ذریعے اہل سنت کا راستہ روکنا:

بوتے پر اپنا مسلک بھیلا رہی ہیں۔ایسے ہی چندمما لک میں روافض برسر

اقتذار ہیں اور مال وزر کے ذریعے ایٹا مسلک پھیلانے میں مصروف ہیں۔

اہل سنت و جماعت ان دونو ں طرح کی حکومتوں کے تعاون کے بغیر محض اللہ

تعالی اور اس کے رسول علیہ کے ضل سے چودہ صدیوں کا سفر طے کر کے

پندر ہویں صدی میں رواں دواں ہیں۔ چونکہ معیشت ایک بہت بڑا مسکلہ

جیسے ایک طرف چندممالک میں خوارج کی حکومتیں ہیں ،جویسے کے بل

اسے دھکیل کرتو ہین اور گستاخی کے زمرے میں کھڑا کردیا گیاہے۔

7_ایک من گھڑت سنیت کاظہور:

ہے اور دنیا کی دولت ایک بہت بڑا فتنہ ہے، چنانچہ کچھ خام فکرلوگ سونے چاندی کی چیک میں گم ہوکر راہ حق بھول جاتے ہیں جیسا کہ بعض جگہ نا دار لوگ روافض کی جانب سے ساجی مظالم کا شکار ہونے کی وجہ سے ہمت ہار

رفض کے حملوں سے بچاؤ کی تدابیر:

ر سے موں سے بچاوی بدا ہیر. 1 محبت اہل ہیت رضی اللہ تعالی عنہم کی شرا کط کا بیان:

ا محبت اہل ببیت رضی القد تعالی ہم می سرا نظ کا بیان: محبت اہل ببیت رضی اللہ تعالی عنهم کی فرضیت اور فضائل کے ساتھ ساتھ

محبت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبولیت کی شرا کط کوبھی بیان کیا جائے، جیسے نماز جتنا بھی بڑا فرض ہے اور جتنے بھی اس کے فضائل ہیں مگر نماز کی

۔ ادائیگی کی شرا کط جانے اور انہیں ملحوظ خاطر رکھے بغیرسب بے فائدہ ہے۔ ایسے ہی محبت اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کی شرا کط جانے اور انہیں ملحوظ

بیب می جب بنیر فریضه محبت کی ادائیگی بلاسود ہے۔ محبت اہل ہیت رضی اللہ خاطر رکھے بغیر فریضه محبت کی ادائیگی بلاسود ہے۔ محبت اہل ہیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شرائطِ محبت میں بنیادی اور بڑی شرط بیہ ہے کہ وہ محبت دین اور

تعانی ہم می سرانط حبت میں ہمیادی اور ہر می سرط بیہ ہے کہ دہ حبت دین اور شریعت کے سی حکم سے مگراتی نہ ہوا در محبت کا تعلق کسی ایسے وصف کے سما تھ حسر میں میں میں ایساں نہیں آنہ ہوت کی ماہمیں بنہیں میں ا

نه ہوجس کا رب ذوالحلال نے ان نفوس قدسیہ کو اہل ہی نہیں بٹایا۔ نیز وہ محد ہیں تعدید مطہر و کی بدان کر وہ ہدود کے اندر ہو

محبت شریعت مظهره کی بیان کرده حدود کے اندر ہو۔

كشتئ نوح

2_آل واصحاب رسول عليسية ورضى الله نهم كے ساتھ

نسبب رسول عليساء كي وجه سے محبت كي بليغ:

محبت ابل بيت اطهار رضى الله تعالى عنهم يامحبت صحابه كرام رضى الله تعالى

عنہم کومعاشرے میں اس طریقے سے بیان کیا جائے کہ آل واصحاب رضی الله تعالی عنهم کے نفوس قد سیہ سے محبت ہرگز ان میں سے سی کی اپنی ذات کی

وجہ سے نہیں ہے بلکہ انہیں جوسر ور کا ئنات حضرت محم مصطفی علیہ ہے نسبت

حاصل ہے، اس کی وجہ سے ہے۔ انہیں محبوبیت کا درجہ رسول یا ک علیستہ کے صدیتے ، آپ علیسے کے توسل سے ملا ہے۔ محبت اہل بیت اطہار رضی

الله نعالي عنهم كي بھي دونتميں ہيں اورمحبت صحابہ كرام رضى الله نعالی عنهم كی بھی

دوتسمیں ہیں۔ان دوقسموں کی نشاندہی جناب رسول کریم علیہ نے خودا پنی احادیث مبارکہ میں کی ہے۔رسول یاک علیہ کا فرمان عالی شان ہے:

ترجمہ: میرے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے میری محبت کی وجہ سے محبت كرو_(مشكوة المصانيح ، جلد 2 ، كتاب الفضائل والشمائل بإب مناقب ابل بيت، حديث 6181، صفح نمبر 519 ، مكتبه الصفاء ابوطهبي)

دوسری حدیث یاک ہے: ترجمہ: جوصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے بیار کر ہے، وہ میر ہے پیار

کی وجہ سے ان سے پیار کرے۔

(مشكوة المصانيح، جلد 2، كتاب الفضائل والشمائل باب مناقب

الصحابة ، حديث 6014 صفحه نمبر 489 ، مكتبه الصفاء الوظهبي) رسول اکرم علی وجہ ہے آل واصحاب رضی الله عنهم ہے محبت کا

تذكره كرتے ہوئے اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمته الله علیه لکھتے ہیں: اس میں وہ سبب ہے جو کمینے روافض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

(المستند المعتمد على المعتقد المنتقد، صفحه نمبر

186، دار العرفان لاهور) تو بينة چلا كه آل و اصحاب رضى الله تعالى عنهم سے صرف رسول

یا کے علیہ کی وساطت سے کی ہوئی محبت مقبول ہے۔ دوسری کوئی محبت قبول نہیں ،مثلا اگر کوئی اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم یا صحابہ کرام رضی

الله عنهم سے نسبت رسول علیہ سے ہٹ کرمخض ان کی ذات سے پیار کرے تو وہ محبت نہ شرعی ہے اور نہ ہی مقبول ہے۔ جنانچے مجدود بین وملت الشاہ امام

احدرضا خان فاضل بریلوی علیه الرحمه فرماتے ہیں: یہ حقیقت ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت ان کی ذات کی وجہ

سے ہیں ، نہ اہل ہیت کی محبت خود ان کے نفوس کی وجہ سے ہے بلکہ ان سب كى محبت رسول الله عليك سے ان كى نسبت وتعلق كى وجه سے ہے توجش نے

رسول کریم علی سے محبت کی ، اس پر واجب ہے کہ وہ ان سب سے محبت

كرے اور جس نے ان میں ہے کسی ایک سے بغض رکھا تو اس سے بیر ثابت ہوگا کہ وہ رسول اللہ علیہ سے محبت نہیں رکھتا۔لہذا ہم صحابہ واہل ہیت رضی الله تعالی عنهم کے ساتھ محبت میں کسی ایک کے ساتھ فرق نہیں کرتے جیسا کہ ہم اینے رب کے رسولوں پر ایمان لانے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔اورجو سيرنا ابوبكررضي الله تعالى عنه سے محبت كرے اور سيدناعلى رضى الله تعالى عنه سے محبت نہ کرے جیسے نواصب اور خوارج ہیں تو وہ ابن الی قحافہ سے تو محبت کرتا ہے مگر رسول اللہ علیہ کے خلیفہ اور ان کے محبوب اور ان کے صحابی سے محبت نہیں کرتاا ورجوسیر ناعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتا ہے اور سید نا

ابوبكررضى اللدنعالي سے محبت نہيں كرتا جيسے روافض ہيں تو وہ ابن ابي طالب

سے تو محبت کرتا ہے مگر رسول اللہ علیہ کے بھائی اور ان کے ولی اور ان کے

نا ئب سے محبت نہیں کرتا اور بہی معنی مثنوی میں امام مولوی مثنوی کے قول کا -- (البستند البعتيد على البعتقد البنتقد، صفحه نمير

187، دار العرفان لاهور) اے گرفتارِ ابوبکر و علی تو چیہ دانی سر حق کہ غافلی اے ابو ابکر وغمر رضی الله عنیما کے گرفتار

اے غافل! تو کیا جانے کہ سرحق کیا ہے؟

ثابت ہوا کہ شریعت اہل ہیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام

رضی اللہ تعالی عنہم سے ایسی محبت جا ہتی ہے کہ بید ونو ل محبتیں بیک وفت ایک

ہی سینے میں جمع ہوسکیں اور اس کا فارمولا صرف اور صرف یہی ہے کہ ان میں

سے کسی طرف گی محبت بھی ان کی پرائیویٹ حیثیت میں یعنی ذاتی طور پر نہ

ہو بلکہرسول یاک علیہ کے صدیے ہوتا کہ محب کو محبت کرتے وقت ایک

3_رسول پاک علیہ کے مقام نبوت ورسالت کا

لليح طريقے سے ابلاغ كياجائے:

رسول ماك عليه كل حيثيت جناب على المرتضى رضى الله تعالى عنه يا ابل بيت

اطہار رضی اللہ تعالی عنہم میں ہے کسی دیگر فرد کے مقابلے میں (معاذ اللہ)

ثانوی ماطفیلی کی ہے۔ چنانچے معاشرے کو بیر باور کرایا جائے کہ حضرت مولا

علی ضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت مستقلاً نہیں ہے بلکہ رسول ا کرم علیہ کے وسیلے

حضرت مجددالف ثانی شیخ احدسر مهندی فاروقی فرماتے ہیں:

الركوئي شخص حضرت سيرنا مولاعلى رضى الله تعالى عنه كي محبت كومستقل

ایسا مذہبی بیانیہ شدت سے رد کیا جائے جس میں بیرتا ثر ویا جار ہا ہو کہ

سینے میں دونوں محبتیں جمع کرتے ہوئے کوئی مشکل پیش نہ ہو۔

طور پراختیار کرتا ہے اور حضرت محرمصطفی علیہ کی محبت کواس میں دخل نہیں

دیتا، وہ بحث سے خارج ہے اور اس لائق نہیں کہ اس سے بات کی جائے۔ ایسے شخص کی غرض دین کو باطل کرنا ہے اور شریعت کومنہدم کرنا ہے۔ایسا شخص جاہتا ہے کہ حضرت محمد علیہ کو جھوڑ کر حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس آئے حالانکہ بوں کرناعین کفرہے اور محض زندیقیت ہے اورحضرت مولاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے خص سے بیز ار ہیں اور آپ رضی

الله تعالیٰ عنه سے اس کے رویئے سے تکلیف میں ہیں۔ (مکتوبات امام ر بانی، جلد2، حصه ششم، دفتر دوم ،صفحهٔ نمبر 86، مکتبه احمد به مجد دیه)

4_ دعوت وتبليغ ميں انصاف كيا جائے:

دوران تبلیغ انصاف کیاجائے۔بعض سیٰ شار کئے جانے والے علماء و خطباء دانستہ یا نا دانستہ ادھوری یا مبنی برخیانت تبلیغ کرتے ہیں۔اس میں کوئی

شک نہیں کہ جنگ جمل یا جنگ صفین میں اہل سنت و جماعت کے نز دیک حضرت مولاعلى كرم الله وجهه حق يرشط اورحضرت سيدناعا كشهصد يقهرضي

الله تعالى عنها خطاء يرخص اليسے ہى حضرت سيدنا امير معاويه رضى الله تعالىٰ

عنہ پر تھے لیکن پیرخطائے اجتہادی تھی۔اہل سنت و جماعت کے نز دیک جہاں بھی فریقین میں اجتہادی اختلاف یا یا جا تاہے وہاں دومراحل ہوتے 🖈 پېلامرحلەہ ابتدائے اجتہاد

🖈 دوسرامرحلہ ہےا نتہائے اجتہاد

ابتدائے اجتہاد میں دونوں طرف ہی جق ہوتا ہے، انتہائے اجتہاد میں

فریقین میں سے ایک حق پر ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف خطا ہوتی ہے۔

انتہائے اجتہاد میں بنہیں کہا جاتا کہ دونوں ہی حق پر ہیں۔ بی فیصلہ کیا جاتا

ہے کہ ایک طرف حق ہے اور دوسری طرف خطاء ہے۔ لیکن چونکہ اختلاف

اجتہادی تھا توایک طرف کے تن کوت اجتہادی کہیں گے اور دوسرے کی خطا

کو خطائے اجتہادی کہیں گے۔حق اجتہادی میں دو اجر ہیں جبکہ خطائے اجتہادی میں ایک اجر ہے۔خطائے اجتہادی کوئی عیب نہیں، نہ ہی گناہ ہے

بلکہ موجب اجروثواب ہے۔ ہمارے ہاں بیربیان کیا جاتا ہے کہ جنگ جمل و

صفین کےمعاملے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور حضرت سيده عا ئشهصد يقه رضى الله تعالى عنها خطاء پرتھيں اور حضرت امير معاويه رضى

الثدتعالى عنه خطاء يرتصه الميه بيہ ہے كەبعض مقررين كى طرف سے سالہا سال سے يہاں بير

بيان نہيں کيا گيا گہ حضرت سيدناعلی المرتضیٰ کرم الله وجہہ اور حضرت سيدہ عائشه صديقه رضى اللدتعالى عنها كاختلاف ميں اور حضرت سيدناعلى المرتضى

كرم الله وجدالكريم اورسيدنا امير معاويه برضى الله تعالى عنه كے انتقلاف ميں

اجتہاد کے پہلے مرحطے ہیں دولوں طرف ہی تک تھا بین اجتہاد کے دوسر سے مرحلے میں مولاعلی رضی اللہ تعالیٰ حق پر تھے کیکن بہتن اجتہادی تھا، بہتن وہ نہیں جو باطل یا کفریا گناہ کے مقالبے میں ہو۔اس کے مقالبے میں خطائے اجتہادی تھی جو کفر و باطل و گناہ نہیں بلکہ باعث اجروثواب ہے۔ یہاں

اجبها دی می بوترو بال و ساہ بین بلند بالنظر دیں ابردواب ہے۔ یہاں مجر مانہ طریقے سے بعض سنی کہلوانے والے مقررین کی طرف سے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی

عنہ کی خطا کوخطائے اجتہادی بتانے کی بجائے اسے ایک جرم یا گناہ کی صورت میں بیان کیا جا تار ہاہے یااس کا تاثر دیا جا تار ہاہے جس کی وجہسے قوم کے ضمیر میں اجتہادی خطاء بھی ایک عیب اور گناہ کی صورت میں درج

وم سے بیریں اہمہادی مطاع میں ایک بیب اور ساہ کی سورت ہیں دری ہوگئی۔ بیا بیک طرف توان نفوس قد سیہ حضرت سیدہ عا نشہ صدیقہ درضی اللّٰدعنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰدعنہ پرظلم نھا۔ دوسری جانب حضرت سیدہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت پر قوم کوتشویش میں ڈالا گیا۔اگر پہلے انصاف کیا گیا ہوتا تو یہاں شور نہاٹھتا۔شوراس لئے بریا ہوا کہ ماضی میں خطائے اجتہادی کوقصداً ایک عیب، گناہ اور جرم بنا کر

بر پا ہوا کہ ماضی میں خطائے اجتہادی کوقصداً ایک عیب، گناہ اور جرم بناکر پیش کیا گیا تھا۔ رہی بیہ بات کہ حضرت مولاعلی رضی الله تعالیٰ عنه اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله تعالیٰ عنہا والے اختلاف میں دونوں طرف حق کیسے

تھا؟ وہ ایسے ہے کہ فریقین میں کسی کا مقصد دنیاوی مفادات، انانیت اور

کشتی نوح

ہوں پرستی نہیں تھی۔ دونوں طرف ہی دل ستھرے تھے اور مقصد غلبہ اسلام

تھا۔ آ گے غلبہ اسلام حضرت مولاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں اپنے دلائل

کی روشنی میں تب تھا کہ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللّٰدعنہ کے خون کا

قصاص موخر کیا جائے اور حضرت عا کشہ صدیقہ اور حضرت امیر معاویہ رضی

الله عنها کے نز دیک اپنے ولائل کی روشنی میں غلبہ اسلام اس میں تھا کہ امیر

المومنین حضرت سیرنا عثمان غنی رضی الله عنه کے خون کا بدله لیا جائے۔اگر

ابتدائے اجتہاد میں کسی جانب حق مفقود ہوتا تو پھرعیب تھا جبکہ ابتدائے

اجتهاد ميں حق جانبين ميں موجود تھا۔

كشتئ نوح كشتئ نوح

امیر معاوید شی الله عنه کی خطا خطائے اجتہادی ہی گئتم میں سے ہے امام احمد رضاخان محدث بریلی علید الرحمہ کا فتو کی

المنظم ا

هِمِي أَنَّا يُنْكُونِ عِنْ اللهِ ٢٩

امام احدرصا برطوی درس بزر ۱۳۵۶ --- ۱۳۵۶ ۱۳۸۷م --- ۱۹۲۱م

O

رصا فا وندل ه جامعه لطامر مصوريم اندرون لوهاری دروازه ، لاموردم باکتان (۱۰۰۰ ۵)

4404m1r

فون ۲۰۶۵ ۲۰۲۵

(٢) حدیث اور آیت اسی طور پرشیں آئی کرتم لوگ امام صاحب کے مذہب پرطیس رئینٹوا نوجب وا (بیان فرمایتے اجروئے جا دُگے۔ ت)

(1) أمَّ المرمنين صديقة رضى الله تعالى عنها روميت بمعي اصاطركا إنكار فرما تي بين كد لا تندرك الإبصيار معصسندلاتی بیں اوراحا دیث میحد میں رؤیت کا اثبات معنی احا طرشیں کر اللہ ع ومل کو کو ٹی شنے محیط

نهيس بوسكتي وسي مبرشت كو محيط ب اور اثيات نفي برمندم - والتدّنا لي اعلم

(٢) عديث اوراً يت الس طوريراً في ب كرتمين علم خرجو توعلماء سے پوچو- امام اعظم مراران علمايين داخل بیں۔ واللہ تعالے اعلم

مره ۱ الما من از لا برور مسجد بيم مث بي اندرون دروازه مستى مرسله صوفى احدالدين طالب علم

حضرت با دی و رسنما ت سانگال فبلهٔ و دجهال دام فیضهٔ انسلام علیگم و رحمهٔ الله و بر کاته سالل ذيل من مضرت كيا فرط ته بي ،

ا) حضرت على كرم الشرتعالي وجهدان كريم مضرت الميرمعا ويدرضي الشرنعال عندير ايك روز خفا بوت اور روانص کے میں میں وجر ہے باغی ہونے کی ۔ مجراکی کتاب مولانا عاجی صاحب کی تصنیف اعتقادنام ببورجوں كوراسا اجانا بانا الماس ميں يستعري درج سے است ی در این برست صیدر بود توگ با او خطب و منگر بود

(حق و بال حيد د كوا رمني الله تعالى عنه كه ما تعمير تعالى على علطاورالمينديد على) ٢.) المام سن دمني المندتوا لي عنه نه خلافت الميرمعا ديردمني الندتعا لي عنه يحميرد كي هي واستطاد فع

ا بواب المن كا قول كذب محض ہے۔ عقامَة نا مرمي "خطا ومنكر بود" نہيں ہے بلكر " خطائے . نگر بور '' اہل سنت کے نز دیک امیرمعاویر رضی اللّم تعا کے عنہ کی خطا خطب اوا جہا دی تھی ، اجتہادیر ن جار نہیں۔ خطار اجہادی دوقتم ہے ، مقرد و منگر . مقرد وہ من کے ساحب کواس پر برقرار

الوال الحريم الرسموا

MAA

رکھاجائے گااورائی سے تعرض نرکیاجائے گا، جیسے تنفید کے زدبک شافتی المذہب مقدی کا الم کے بیجے سورہ فائخہ پڑھا، اور شکر وہ جس برائکار کیاجائے گا جبر اسس کے سبب کو ل فقر بہا ہو جسے اجر آصی جس میں وہ فائخہ پڑھا ہو جسے اجر آصی جس میں افرائی میں اور اُن کی خطا لفین آ اجہادی جس میں کسی نام سنیت لینے والے کو محل دس کا اینہ مدائس پر انکاد لازم تھا جس امیرالمومنین مولی علی کرم المتر تعالی دجہرا نکوم نے کیا جب کشائی تہیں، یا اینہ مدائس پر انکاد لازم تھا جس امیرالمومنین مولی علی کرم المتر تعالی دجہرا نکوم نے کیا باقی مشاجرات محاب رضی المدت تعالی علیہ وسلم باقی مشاجرات محاب رضی المدت تعالی علیہ وسلم فرائے ہیں ،

افدا ذکسد اصحابی فامسکوات جب بیرب صحابرکا ذکراً تو زبان دوکو، دوسری صرب میں سب فرماتے ہیں ملی اللہ تعالیٰ وسلی و

قوم يكيهم الله على منا خرهم الله على منا خرهم الله على منا خرهم الله على منا خرهم ولا أكبرى مركارين من الله على منا خرهم فول أكبر كرم كرم كوالله تعالى الله كالم منا في النادليه

یس اونرهاگردے گا۔

ید وہ بیں جوان لغرشوں کے سبب محابہ رطعن کریں گے ، اِلله عزوم اِلله عام صحابہ ست ما لم صلے الله تعالی علیہ وسلم کو قرآن عظیم میں اور م کیا برمنین قبل فتح محروم و مونین بعد فتح ۔ اول کو دوم پر تفضیل دی اور صاف فرما دیا ، و کلا وعد الله الحسن الله سے الله سے الله سنے بھلائی کا دعدہ فرما لیا ۔ اور سائح بی اُن کے فرما دیا ، و کلا وعد الله الحسن الله سے الله سے الله سے بھلائی کا دعدہ فرما لیا ۔ اور سائح بی اُن کے

ا فعال کی تفتیش کرنے والوں کا ممذ بند فرما دیا واللہ بعا تعملون خب یو اللہ فوی جا ناہے ہو کیے تم کرنے والے ہور باینهمدوہ تم سب سے مجلائی کا دعدہ فرما چکا بھر دومسراکون ہے کہ ان میں سے

مسى كى بات پرطعن كرے ، والله الهادى ، والله تعاملے اعلم ، (٢) بيشك امام جيتے رضى الله تعا ئے عنه في اميرمعاويه رضى الله تعالے عنه كونلانت سپرد فرائى '

ك المعم الكبير حديث ١٢٧٦ المكبة الغيصلية بروت ١٢٧٦ عرب ١٢٣٦ كم ١٢٢٦ عديث ١٢٢٦ عرب ١٢٢

314

إدرائس مصلح وبندش مبنك مقصورتني أوريسل وتفولفي خلافت التدورسول كأب تدسته ولأرمول لذ صلة المتدتعا ليعليه وسلم ف امام حسن كوكودس في كرفرما بالتما ، ان ابنى هذا سيد لعل الله ان يصلح به بين ميرايه بنيا مستيد بيمن الميدكرة البول كمرا المداسك فلتين عظيمتين ص السلمين ليه سبيعي مسل نون و وي كروبون مين سلح كوا ديكا ..

الميرمعاويدرضى الشرتعاك عرا اكر خلافت كابل مدبوق توامام ميخية بركز المفي تفوايس مذفرما في م الله ورسول اس جائز ركت والله تعالى الله على .

5_روافض کی خوشنودی کا خیال ہمیشہ کیلئے دل سے نکال دیا جائے:

کیجھ لوگ ا کابرین اہل سنت کا راستہ چھوڑ کر روافض کے لئے (ایک

وجہ سے) نرم روبیا ختیار کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی محب اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم مان لیں۔ بیجی رفض کی واردات ہے۔ جب روافض کی خوشنودی

کے لئے تھوڑا سا طریق اہل سنت سے ہٹے گا تو وہ اسے مزید منوانے کے لئے ہوم ورک دے دیں گے۔ نیتجناً اسے صریح رفض میں تھسیٹیں گے۔

🖈 حضرت مجد دالف ثانی رحمته الله علیه مکتوبات شریف میں فر ماتے ہیں: ر وافض اہل سنت سے اسی وفت خوش ہوں گے کہ اہل سنت بھی انہی

(روافض) کی طرح ویگر صحابه کرام رضی الله عنهم سے برأت کا اعلان كرديں۔ اور دين كے ان اكابرين رضى الله تعالی عنهم كے بارے ميں برے ظن کا ارتکاب کریں۔ بعینہ اس طرح جیسے خوارج کی خوشنو دی تب

حاصل کی جاسکتی ہے جب اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم سے (معاذ اللہ) عدادت کی جائے اور آل محمد علیہ ہے (معاذ اللہ) بغض اختیار کیا جائے۔

کشائی نوح (مكتوبات امام ربانی، جلد 2، حصه ششم، دفتر دوم، صفحهٔ نبر 78، مكتبداحمد به مجدد بیر)

6 مشتر كهالفاظ واصطلاحات كے يح معانی كو عوامی اجتماعات میں بیان کیا جائے:

ایسے الفاظ جو ہمارے اور روافض کے درمیان بظاہر مشتر کہ ہیں کیکن

معنی ومفہوم میں زمین وآسان کا فرق ہے۔قرآن وسنت اور چودہ صدیوں کے اصول اہل سنت کے مطابق عوامی اجتماعات میں فوری طور پر اور بلا جھجک ان الفاظ کا اہل سنت کے نز دیک جومعنی ومفہوم ہے، اسے اجا گر کیا جائے

اور جور دافض نے قرآن وسنت سے برعکس ان الفاظ کے معنی گھڑے ہوئے ہیں،ان کامکمل از الہ کیا جائے۔

مثلا: من گُنٹ مولا محولا محولا محولات مولا کا معنی محولات میں روافض کے مزد یک مولا محنی خلیف مولا محمول محبوب مرد کر کے مولا محمول محبوب

وناصروغيرہ اجا گركبا جائے۔ 7۔عقائداہل سنت کی تعبیر وتشریح میں چودہ صدیوں کے

ا کابرین اہل سنت کی طرف رجوع کیا جائے: اہل سنت و جماعت کی صفوں میں گھسے ہوئے آج کے بعض نام نہاد

مفکرین رافضی نظریات کی آمیزش سے تیار شدہ بیار نظریات قوم کے اندر دھرا دھر پھیلانے میں مصروف ہیں۔ان کی تشریحات و تحقیقات اہل سنت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ ہمارے لئے امام اعظم ابوحنیفہ، سیدناغوث اعظم،

سیدنا دا تا گنج بخش ہجو بری، حضرت خواجه غریب نواز اجمیری، حضرت مجد د الف ثانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی،امام فضل حق خیرآ بادی اور مجد د

دین وملت الشاه ا مام احمد رضا خان بریلوی رحمته الله علیهم اجمعین جیسے ا کابرین

کی تعلیمات کافی ہیں۔ 8۔ مند انہیں یہ خصصہ کی فکر کی جارین

8۔ دنیا ہیں ، آخرت کی فکر کی جائے:

اے علماء ومشائخ! حالات حاضرہ میں دو دھاری تلوار سے شریعت کی دھجیاں اڑتے دیکھ کراگر ہم میں سے کوئی خاموش رہے گاتو بہاں تو شاید

سہولت مل جائے، اسے کوئی گالیاں نہ دے، اسے قید وبند کی صعوبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے مگراسے میدان محشر میں توامر بالمعروف اور نہی عن المنکر

سامنا نہ کرنا پڑے مکرا سے میدان ستر بیل کو امر بالمعروف اور ہی کن اسمبر سے پسپائی کا محاسبہ ضرور ہوگا۔ اگر آج معصومیت، ولایت، خلافت مولی،

سے پیسپاں کا حاصبہ طور ہوں۔ ہوران میں تو بیٹ، ولایٹ ہمان مول ہوں۔ محبت اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ جیسے الفاظ کے کوئی شرعی مفاہیم

بیان کرے گاتواسے ضرور گستاخ اہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کا طعنہ ملے گا۔ صرف روافض نہیں، اپنے بھی بہت سارے جوحق سے بے خبر ہیں، یہی

آ وازیں کسیں گے۔ مگر اللہ تعالی اور اس کے رسول علیہ ضرور راضی ہوجا ئیں گے۔اب بیہ ہماراامتحان ہے یقیناعلائے حق کسی کے طعن یا الزام

، وجا یں سے ۱۰۰ ب میر ۱۰۰ مان ہے جیسیا ۱۰۰ سے اللہ کے دوستنودی کو پیش نظر سے بیس ڈرتے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ کی خوشنودی کو پیش نظر

ر کھتے ہیں اوراس کی پکڑ سے ڈرتے ہیں۔ Q ناص سانا جہد مشرحین ٹران ام کی بر دارہ کی سامین

9_ناصبیت یا خارجیت کے جھوٹے الزام کی پرواہ نہ کی جائے:

ہمارے اعتقادی تاریخ میں یہ بات تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ شیٰ وہ ہوتا ہے جسے رافضی ناصبی قرار دیں۔ہمارے ا کابرین حضرت مجد دالف منذ شیز

ثانی شیخ احمدسر ہندی رحمتہ اللہ تعالی اوراعلی حضرت عظیم البرکت نے بھی یہ صراحت کی ہے کہ جب کوئی سنی عالم وین روافض کاردکر تاہے تو روافض فوراً

اس کوناصبی ہونے کی گالی دیتے ہیں۔ اس کوناصبی ہونے کی گالی دیتے ہیں۔ اے علماء و مشائخ! آج ایسی ہی گالیوں گا ہمیں بھی سامنا ہے مگر

ہمارے ضمیر مطمئن ہیں کیونکہ ہمارے عقائد میں سوائے اہل سنت ہونے کے پچھابیں۔ کے پچھابیں۔

۔ گئے۔انہیں دیکھ کرآج بیہ فیصلہ کرنا آسان ہے کہ کون رافضی ہےاور گون ناصبی اور خارجی ہے۔ہم جنہیں رافضی یا رفض زوہ قرار دیے رہے ہیں ان

ناصبی اور خارجی ہے۔ہم جنہیں رافضی یا رفض زوہ قرار دےرہے ہیں ان کے عقائد ونظریات سے رفض برآ مدکیا جاچکا ہے۔ان کے تانے بانے ،ان

کے عقائد ولطریات سے رحص برآ مدلیا جاچکا ہے۔ان لے تا ہے باہے ،ان کا اٹھنا بیٹھنا وران کے پوشیرہ اور اعلانیہ روابط روافض سے ثابت ہو جیکے مد سے سرچہ ناری سے نامی کی نامی جسک کے میں میں اسال میں اسال میں کی میں جب اسال میں اسال میں اسال میں کی میں ج

ہیں۔جبکہ آج نواصب اورخوارج کی ذریت جو وہابیت اور د بوبندیت کی شکل میں موجود ہے لیکن ہمارے عقائد ونظریات میں نہ تو کوئی ان کی ہمدیثر میں مدین میں میں اس کی کی مشونا میشونا میں ان کی تنظیمی ہے۔

اسی لئے ہرفتم کے بدعقیدہ لوگوں کومعلوم ہے کہ ہم نے ان سے ملا قات

جراُت بھی نہیں کر سکتے۔ بیبھی ایک تکلخ حقیقت ہے کہ بھارے مسلک کے گئی منحرفین جو رفض زدہ ہو چکے ہیں ،خوارج عصراورنواصب وقت سے بھی انہی کی دوستیاں ہیں۔ انہی کی دوستیاں ہیں۔ انہی کی دوستیاں ہیں۔ انہی کی دوستیاں ہیں۔ اے عظیم علماء مشائخ! ہمیں صرف اپنا دامن اورعوام اہل سنت کا دامن اے عظیم علماء مشائخ! ہمیں صرف اپنا دامن اورعوام اہل سنت کا دامن

صاف رکھنا ہے اور الزام لگانے والے کی گندی زبان اسے مبارک ہو۔ 10 _ فتنوں کی سرکو ہی میں مرکز اہل سنت کا ساتھ و یا جائے:

10 فتنوں کی سرکو بی میں مرکز اہل سنت کا ساتھ دیاجائے: اللہ تعالیٰ کا کروڑوں بارشکر ہے کہ مرکز اہل سنت بریلی شریف کی مرکزیت آج بھی قائم ہے۔ آج جبکہ بڑے بڑے مراکز (الا ماشاءاللہ)

مرائزیت آن بن قام ہے۔ آن جبلہ بڑنے بڑے سرائر رالا ماساء اللہ) امر بالمعروف اور اور نہی عن النگر کے فریضہ کی ادائیگی سے دست بردار ہو چکے ہیں، مرکز اہل سنت بریکی شریف آج بھی فتنوں کی سرکوبی کے لئے

ا پنا گردارادا کررہاہے۔حال ہی میں علمائے برطانیہ کی طرف سے عرفان شاہ مشہدی کے بارے میں پیش کئے گئے استفتاء کی روشنی میں عرفان شاہ

مشہدی کی خلاف فیصلہ کن اور جامع فتو کی صادر کر کے مرکز اہل سنت نے اپنا فریضہ سرانجام دیا ہے۔اب بیہم پر ہے کہ ہم اس فتو کی کے ابلاغ اوراس کی ترویج و تنفیذ کے لئے اپنا کر دارا دا کریں۔اس وفت بیفتو کی محض ایک شخص

کے غلط نظریات کا محاسبہ ہی نہیں ، بلکہ تیزی سے بھیلنے والی رفض کی بیماری کا ایک شافی علاج بھی ہے۔ 11_معاشرے میں عقیدہ معصومیت کا احیاء کیا جائے:

لوگوں کو بتایا جائے کہ جس طرح حضرت محمر مصطفی علیہ ہے خری نبی

ہیں، ایسے ہی آپ علیہ آخری معصوم بھی ہیں۔جس قدر ہم پرعقیدہ ختم نبوت علی کا تحفظ لازم ہے، اس قدرہم پر عقیدہ ختم معصومیت علیہ کا

تحفظ بھی لازم ہے۔منگرین ختم نبوت تو معاشرے میں خال خال ہیں اور جھیے ہوئے ہیں۔ اگر چیہ اسلام کے خلاف وہ تبھی ہروفت سازشوں میں

مصروف ہیں مگر منکرین ختم معصومیت علیہ مسلم آبادیوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں اور جھنڈے لگا کے بیٹھے ہیں۔ان تمام منکرین کا روبلیغ

چوہیں گھنٹے ضروری ہے۔ چنانچہ پنجگانہ اذان کے بعد الپیکر میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں بیدرودشریف پڑھنے کامعمول بنایا جائے۔

ٱلصَّلُوتُهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِي يَاخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَعَلَى اللَّهُ وَ اصْحَبِكَ يَاسَيِّدِي يَ يَاخَاتَمَ الْمَعْصُومِينَ

نیز خطباء اپنی نقار مرکے آغاز میں جو خطبہ پڑھتے ہیں، اس میں بھی ال عقیدے کا تذکرہ اپنامعمول بنائیں۔مثلا:

ٱلْحَمْنُ يِلْهِ رَبِّ الْعُلَمِيْنَ وَالصَّلُولَةُ وَالسَّلَامُر عَلَى خَاتَمِه النَّبِيِّينَ سَيِّدِالرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْعَابِهِ

خطبے کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے، وہاں بھی مذکورہ بالا درود

شريف پڑھيں جيسے تاجدارختم نبوت عليقة زندہ باد کانعرہ لگا يا جائے، ايسے

ہی گلی گلی میں تا جدار ختم معصومیت علیہ زندہ باد کا نعرہ بھی لگا یا جائے۔ 12_ميلا دخاتم النبيين والمعصومين كانفرنسز كاا هتمام:

ربيع الاول شريف مين ميلاد خاتم النبيين والمعصومين عليه كانفرنسز

اوررجب المرجب ميںمعراج خاتم النبيين المعصو مين عليك كانفرنسز منعقد کی جائیں۔اس کےعلاوہ سال بھر میں تاجدارختم نبوت ومعصومیت علیہ کانفرنس کےعنوان سے اجتماعات کئے جائیں۔

13 ـ سالانه عشرهُ ختم نبوت ومعصومیت علی ا

ستمبر مين سالانه عشرة ختم نبوت ومعصوميت عليه منايا جائے اور منكرين ختم نبوت اورمنكرين ختم معصوميت عليسة كالبحر يورردكيا جائے۔اس کے علاوہ گرمیوں کی چھٹیوں میں اور دیگرموا قع پرختم نبوت ومعصومیت کورسز

کروائے جائیں۔

(بشكريه: ما بهنامة فكرمتنقيم ُلا بهور)